لمعاتِ بخشش

(دیوانِ نعت)

چمک جائے مرا ظاہر مرا باطن مرے آقا
منور قلب ہو جائے مرا لمعاتِ بخشش سے

_____ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

کتاب: لمعاتِ بخشش
شاعر: محمد حسین مُشاہدؔ رضوی
نظرِ ثانی وتاثرات: حسان العصر حضور سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی
تقدیم: حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی
تعارف: محمد رضا عبدالرشید مالیگ
اصلاح: محترم فاروق اختر مالیگ (مدرس اے ٹی ہائی اسکول مالیگاؤں)
حروف ساز: مُشاہدؔ بدستِ خود و مزمل حسین رضوی، مالیگاؤں
تزئین: عقیل ورلڈ ڈی ٹی پی سینٹر، مالیگاؤں
سرورق: محترم رشید آرٹسٹ، مالیگاؤں
سن اشاعت: 1430ھ / 2009ء
تعداد: پانچ سو
قیمت: 100 روپے
مطبع: رشید آرٹسٹ، مالیگاوں

رابطہ
محمد حسین مشاہدؔ رضوی ابن عبدالرشید
سروے نمبر 39 پلاٹ نمبر 14 نیا اسلامپورہ، مالیگاؤں -423203
ضلع ناسک، مہاراشٹر، موبائل: 9420230235

کتاب کیلئے
سٹی بک ڈپو، نزد قصاب باڑہ مسجد، محمد علی روڈ، مالیگاؤں
باہتمام
آل انڈیا سُنّی جمیعۃ العلماء، شاخ مالیگاؤں (ناسک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصَّلٰوۃُ والسَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جاں نثاری وفدا کاری

قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَاَبۡنَآؤُکُمۡ وَاِخۡوَانُکُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ وَعَشِیۡرَتُکُمۡ وَ
اَمۡوَالُ ۨ اقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ
اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ
اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ (سورۂ توبہ آیت ۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا

سرمستی وسرشاری

لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی اَکُوۡنَ اَحَبَّ اِلَیۡهِ
مِنۡ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ

(بخاری شریف، لاہور، ج۱، ص۲۱۱)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی نظر میں اُس کے باپ، بیٹوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاوں۔

نذرانۂ عقیدت

مارہرہ مطہرہ کی مقدّس ترین سرزمین پر آرام فرما

آقایانِ نعمت

شہزادگانِ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید شاہ برکت اللہ عشقیؔ مارہروی (ولادت ۱۰۷۰ھ وفات ۱۱۴۲ھ)

حضور سید شاہ حمزہ عینیؔ مارہروی (ولادت ۱۱۳۱ھ وفات ۱۱۹۸ھ)

حضور سید شاہ آلِ رسول احمدیؔ مارہروی (ولادت ۱۲۰۹ھ وفات ۱۲۹۶ھ)

حضور سید شاہ ابوالحسین نوریؔ مارہروی (ولادت ۱۲۵۵ھ وفات ۱۳۲۴ھ)

کی تقدّس مآب بارگاہ میں

کہ جن کے فیوضِ روحانی سے

مجھے نعتِ سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعور حاصل ہوسکا

نور والوں کا گھرانہ اپنا مارہرہ شریف
جھلملاتے جیسے پرتو مصطفیٰ کے نور کے

______ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

ارمغانِ خلوص

مجدّدِ اعظم، امامِ نعت گویاں

حسّانُ الہند

اعلاحضرت عظیم البرکت

امام احمد رضا قادری برکاتی محدثِ بریلوی قدّس سرّہ (ولادت ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۴۰ھ)

کی مقدّس ترین بارگاہ میں

کہ

جن کے فیضانِ روحانی کے سبب

میں ثناخوانِ باعثِ تکوین کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بن سکا

کلام احمد رضا کا پڑھ کے جھوم اُٹھا مُشاہدؔ بھی
انھیں کے در سے سیکھا ہے سلیقہ نعتِ سرور کا

______ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

انتساب

میری زندگیِ مستعار کا یہ عظیم سرمایہ

وارثِ تدقیقاتِ مجدّدِ اعظم، جانشین حضور مفتیِ اعظم

مرشدی و مولای تاج الشریعہ

حضور مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری دام ظلہ العالی

کے نام

جن کے دامن کرم کی غلامی میرے لیے باعثِ صد فخر اور سرمایۂ آخرت ہے

خداوندا! اس عظیم المرتبت ذاتِ والا صفات کا سایۂ عاطفت

ہم غلاموں پر دراز فرما (آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اہل سنّت کے سروں پر دائماً

سایۂ اختر رہے پروردگار

اور

اپنے والدین کریمین کے نام

جن کی شفقت اور دعاے سحر گاہی

میری زندگی کی بیش بہا دولت ہے

اللہ عزوجل ان کا سایۂ شفقت مجھ پر دراز فرمائے (آمین بجاہ الحبیب الامین ﷺ)

سایۂ مادر پدر بھی ہو دراز

میرے سر پر اے مرے پروردگار

______ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

سرنوشت

نعت وہ مقدّس و محترم، مکرّم و محتشم اور پاکیزہ لفظ ہے ۔۔۔۔۔۔ جو اپنی ساعتِ آفرینش سے ہی رسول اللہ ﷺ کی توصیف و ثنا اور شمائل و خصائل کے اظہار و اشتہار کے لیے مختص و مستعمل ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت منشاے قرآن ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت تقاضاے ایمان ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت قلب و نظر کے لیے نور ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت روح و جگر کے لیے سرور ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت حریمِ جاناں میں اذانِ شوق ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت آبروے فن اور معراجِ ذوق ہے ۔۔۔۔۔۔ نعت کسی ایک نہیں بلکہ ہر زبان کے شعر و ادب کی بلاشبہہ عزت و آبرو اور عصمت و عفّت ہے ۔۔۔۔۔۔

برِّ صغیر ہند و پاک میں فروغِ نعت سے متعلق اعلاحضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدثِ بریلوی اور ان کے تلامذہ و خلفا، مریدین و متوسلین اور معتقدین کا بہت بڑا حصہ ہے ۔۔۔۔۔۔ ان حضرات نے امام احمد رضا کے پیغامِ عشقِ رسالت کو اکنافِ عالم میں عام کرنے کے لیے ہر ممکن قربانیاں پیش کیں ۔۔۔۔۔۔ عشقِ رسالت مآب ﷺ کے فروغ و ابلاغ کے لیے امام احمد رضا اور ان کے معتقدین نے نعتیہ شاعری کو اپنا شیوہ بنایا ۔۔۔۔۔۔ اور نعتیہ نغمات کی مُشک بار خوشبو سے اہلِ ایمان و اسلام کی مُشامِ جان ایمان کو معطر و معنبر کیا ۔۔۔۔۔۔ امام احمد رضا اور ان کے معتقدین کی ملکوتی اور کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی پاکیزہ شعری کائنات کے اکثر شعراے کرام صاحبِ دیوان ہیں ۔۔۔۔۔۔ ہر ایک کا کلامِ بلاغت نظام اندازِ بیان کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ، شگفتہ و شیریں، شعری و فنّی خوبیوں اور محاسن سے آراستہ اور مزیّن، عشق و محبتِ رسول (ﷺ)

کی سچّی تڑپ اور کسک لیے ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔

نعتیہ شاعری جو کہ تلوار کی تیز دھار پر چلنے کے مترادف ہے اس میں اگر شاعر حد سے تجاوز کرتا ہے تو الوہیت تک پہنچ کر شرک کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔اور اگر کمی کرتا ہے تو شانِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تنقیص و گستاخی کا مرتکب قرار پا کر ایمان و اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔اس خصوص میں امام احمد رضا اور ان کے معتقدین کا کلام سب سے اعلا، جملہ شرعی خامیوں اور لغزشوں سے پاک و صاف، افراط و تفریط، خیالات کی بے راہ روی اور تصنع و بناوٹ سے مبرّہ و منزّہ ہے۔۔۔۔۔۔

راقم کی پرورش حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ جمیل کے نور و نکہت سے معمور پاکیزہ ماحول میں ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔میری قدیم رہائش گاہ اسلام پورہ میں حضور سید العلما سید آلِ مصطفی سیدؔ میاں مارہروی علیہ الرحمۃ کے مقدّس نام سے منسوب ''سید آلِ مصطفی چوک'' پر تھی۔۔۔۔۔۔مالیگاؤں میں دین و سنّیت کی ترویج و اشاعت کے لیے تشریف لانے والے علماے اہلِ سنّت کے بیانات بیش تر اسی چوک پر منعقد ہوا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔اور یہاں نعت خوانی کی مبارک محفلیں بھی سجتی تھیں۔۔۔۔۔۔اسی طرح میرے مکان کے روبرو ایک شبینہ مدرسہ حزب الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زمانۂ قدیم سے جاری ہے اس مدرسہ میں ہر جمعرات کو بزمِ اکبر (محفلِ میلاد) کے اراکین نعت خوانی کی پاکیزہ محفل آراستہ کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔نیز قریب ہی آل انڈیا سُنّی جمیعۃ العلما شاخ مالیگاؤں کا دفتر بھی ہے۔۔۔۔۔۔یہاں پر بھی ہمیشہ نعت و منقبت کی مبارک محفلیں سجتی رہتی تھیں۔۔۔۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان مجالس میں پڑھے جانے والے بیشتر نعتیہ نغمات امام احمد رضا بریلوی اور ان کے معتقدین جیسے علامہ حسن رضا بریلوی، علامہ مصطفی رضا نوریؔ بریلوی، علامہ جمیل الرحمن بریلوی، جناب رازؔ الہ آبادی، جناب اجملؔ سلطانپوری، جناب بیکلؔ اُتساہی، جناب حقؔ کانپوری، جناب سید قیصرؔ وارثی، جناب اکبرؔ میرٹھی، جناب الطافؔ انصاری سلطانپوری، جناب کلیمؔ شاہدوی وغیر ہم کے علاوہ مولانا محمد سعید اعجازؔ کامٹوی علیہ الرحمۃ، مرشدی حضور

علامہ اختر رضا بریلوی اور علامہ سید آلِ رسول حسنین میاں نظمیؔ مارہروی کے لکھے ہوئے ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔ان محافل میں مذکورہ شعراے کرام کے کلامِ بلاغت نظام خوش الحانی کے ساتھ نہایت ذوق و شوق اور محبت و الفت سے پڑھے اور سُنے جاتے تھے۔۔۔۔۔۔ان حضرات کی نعتیں پڑھنے اور سُننے سے ایک عجیب طرح کا لُطف و سرور حاصل ہوتا رہا اور طبیعت میں وجدانی کیفیت طاری ہوتی رہی اور دل کو نورِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادراک ہوتا رہا۔۔۔۔۔۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں جماعت چہارم پنجم میں زیرِ تعلیم تھا۔۔۔۔۔۔رفتہ رفتہ جب گھریلو ماحول کی وجہ سے مذہبی کتب و رسائل کے مطالعہ کا ذوق و شوق پیدا ہوا اسی دوران خصوصاً امام احمد رضا اور عموماً آپ کے معتقدین کے نعتیہ دیوان بھی زیرِ مطالعہ رہے۔۔۔۔۔۔بس یہیں سے میرے اندر بھی نعت خوانی کا جذبہ بیدار ہوا اور جب مزید شعور حاصل ہوا تو نعت خوانی سے نعت گوئی کا شوق پروان چڑھنا شروع ہوا۔۔۔۔۔۔اِس ضمن میں امام احمد رضا اور ان کے دیوان ''حدائق بخشش'' ہی میرے لیے ایک روحانی استاذ کا درجہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔اس سچائی کا اظہار و اعتراف راقم نے اپنے کلام میں جا بجا کیا ہے ؎

کلام احمد رضا کا پڑھ کے جھوم اُٹھّا مُشاہدؔ بھی
انھیں کے در سے سیکھا ہے سلیقہ نعت سرور کا

اے مُشاہدؔ نعت گوئی عاشقوں کا کام ہے
سیکھنا احمد رضا سے یہ ہنر اچھا لگا

نہیں میری اوقات میں نعت لکھّوں
مُشاہدؔ یہ فیضانِ احمد رضا ہے

اخترؔ کی ہے نظر تو حدائق کا فیض ہے
مجھ کو مُشاہدؔ آقا کا عرفاں یہیں ملا

کہاں مُشاہدؔ خستہ کہاں ہے نعتِ رسول
قلم ہے میرا مگر سب رضاؔ کا مال رہے

مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں جماعت دہم میں زیرِ تعلیم تھا تب اعلاحضرت امام احمد رضا کی مشہورِ زمانہ نعت ؎

زہے عزت و اعتلائے محمد (ﷺ)
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد (ﷺ)

کی زمین میں پہلی نعت قلم بند کی جس کا مطلع یوں ہے ؎

ہے بہتر وظیفہ ثنائے محمد (ﷺ)
خدا خود ہے مدحت سرائے محمد (ﷺ)

اور اس نعت میں پہلی نعت اور فیضِ رضاؔ کا ذکر کچھ یوں ہے ؎

رضاؔ کے کرم سے بنی نعتِ اوّل
جو اوّل رقم کی ثنائے محمد (ﷺ)

اس کے بعد فیضانِ رضاؔ کے سائے میں راقم نعتیہ نغمات زیبِ قرطاس کرتا رہا جس کے نتیجے میں یہ دیوانِ نعت ''لمعاتِ بخشش'' آپ کے ہاتھوں کی زینت بنا ہوا ہے ..... میں نے فنِ شاعری میں باضابطہ کسی کی شاگردی اختیار نہیں کی البتہ مشفق و مہربان استاذِ محترم جنابِ عالی محمد فاروق اختر مالیگ (فاروق تشنہ، معلم اے ٹی ٹی ہائی اسکول، مالیگاؤں)، محترم ڈاکٹر اشفاق انجم صاحب (سابق صدر و ریڈر شعبۂ اردو و فارسی ایم ایس جی کالج، مالیگاؤں) نے اس مجموعہ کو حرف بحرف ملاحظہ فرما کر اسے زیورِ اصلاح سے آراستہ و مزین کرتے ہوئے مجھے انتہائی مفید مشوروں سے نوازا ہے ..... ناچیز ان دونوں حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے .....

میرے لیے یہ بات کسی اعزاز سے کم نہیں کہ ناچیز کے اصرار پر اس دیوانِ نعت کو اپنی گوناگوں اور متنوع مصروفیات کے باوجود شہزادۂ رسول، حسان العصر حضور سید شاہ آلِ رسول حسنین

میاں نظمی مارہروی دام ظلہٗ العالی نے ملاحظہ فرما کر ضروری اصلاح سے نوازتے ہوئے اپنی گراں قدر رائے بھی قلمبند فرمائی نیز اس مجموعہ کا موجودہ نام ''لمعاتِ بخشش'' تجویز فرمایا ..... راقم حضور نظمی میاں کی بارگاہِ عالیہ میں سراپا تشکّر طراز ہے ..... اسی طرح علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمسؔ مصباحی صاحب بھی میرے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے بھی باوجودِ مصروفیات میری حوصلہ فزائی کرتے ہوئے تقدیم قلم بند کی .....

اسی طرح اس دیوان کی جزوی کمپوزنگ کرنے والے عزیزی مزمل حسین رضوی، اس کی خوب صورت تزئین کرنے والے صدیق محترم عقیل احمد (عقیل ورلڈ)، دیدہ زیب، خوشنما اور جاذبِ نظر سرورق بنا کر کتاب کے صوری حُسن کو دوبالا کرنے والے محترم رشید آرٹسٹ اور دیگر مخلصین و محبین اور آل انڈیا سنّی جمیعۃ العلماء شاخ مالیگاؤں کے اراکین کا راقم ممنون و متشکر ہے کہ ان کی حوصلہ افزائی کے سبب یہ مجموعہ منظرِ عام پر آیا .....

آخر میں اس بات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ناچیز ادب کا ایک ادنیٰ طالبِ علم ہے فن کی باریکیوں سے ناآشنا ہے اس مجموعہ میں یقیناً فنّی اسقام ہوں گے لہٰذا اساتذۂ ادب اور ناقدینِ فن سے التماس ہے کہ تنقید برائے تنقید کی بجائے تنقید برائے اصلاح سے کام لے کر مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ میری ناقص معلومات میں اضافہ ہوسکے .....

کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ میں انتہائی توجہ دی گئی ہے پھر بھی بتقاضائے بشری کچھ خامیاں راہ پاگئی ہوں گی تو اس کی نشاندہی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں .....

_____ محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں

۶؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ / ۱۰؍جولائی ۲۰۰۸ء، بروز جمعرات

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

از: شہزادۂ رسول حسان العصر سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی دام ظلہ العالی

زبانِ اردو کی یہ جہاں گیر دھوم اس کے شعری سرمایہ کی بدولت ہے۔ دلّی کے لال قلعے کی ناقابل عبور دیواروں کے بیچ یہ زبان جس ماحول میں پروان چڑھی اسے دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ یہ زبان مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے فوجیوں کی لسانی کھچڑی سے اوپر اُبھر کر جہانِ ادب میں ایک ایسی مرغّن بریانی کا روپ اختیار کرلے گی جس کے چٹخارے مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب ہر زبان داں کی زبان پر ہوں گے۔ آج اردو اپنی لسانی خصوصیات اور ادبی انفرادیت کے لحاظ سے ایک بھرپور زبان ہے۔ اپنے ارتقاء کے حساب سے یہ بھلے ہی جدید زبانوں کے زُمرے میں آتی ہو مگر اپنے بھاری بھرکم ادبی سرمائے کے لحاظ سے یہ دنیا کی دوسری کلاسیکی اور نیم کلاسیکی زبانوں کے شانہ بشانہ چلنے کی بھرپور صلاحیت کی حامل ہے۔ دوسری زبانوں کا ارتقائی سفر ختم ہوچکا ہے لیکن اردو کا کارواں ہنوز رواں دواں ہے، خوب سے خوب تر کی تلاش آج بھی جاری ہے۔ اور اس سفر میں ہر موڑ پر نئے نئے لوگ قافلے میں جڑ رہے ہیں۔

لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اسی کارواں کے ایک ذمہ دار فرد ہیں محمد حسین مُشاہدؔ رضوی ۔۔۔۔۔۔

جن دنوں میں ناسک کے تبلیغی دورے پر تھا، تبھی میری ملاقات مُشاہدؔ سے ہوئی۔ صورت سے مولوی نظر آنے والے مُشاہدؔ سیرت سے بھی مولوی ہیں۔ پیشہ سے استاذ ہیں اس لیے سماج کی تعلیم و تربیت ان کی عادت بنی ہوئی ہے۔ ایک اسلامی تحریک سے وابستہ ہونے کے سبب نیکیاں بانٹنے کا جذبہ ان میں بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ اچھے لوگوں کی

صحبت اٹھائی ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ نعتیہ شاعری کا بھی شوق ہے۔ شعر کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں۔

اس وقت میرے سامنے مُشاہدؔ رضوی کی نعتوں کا ایک مسودہ ہے اور ان کا اصرار ہے کہ میں ان کی شاعری کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کروں۔

شاعری ایک وجدانی کیفیت کا نام ہے۔ یہ ایک فرد کا خالصتاً ذاتی معاملہ ہے۔ یہ اور بات کہ وہ اپنے وارداتِ قلبی کو دوسروں پر کھول دے اور اپنے نفسیاتی تجربوں میں اوروں کو بھی حصہ دار بنائے۔ مُشاہدؔ رضوی اردو ادب میں ایم۔اے۔ کے بعد پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کر رہے ہیں جو اُن کے علمی و ادبی سفر کا یقیناً ایک اہم پڑاؤ ہے۔ یہاں مجھے علامہ کوکب نورانی کے یہ الفاظ یاد آتے ہیں: ’’ہر عالم شاعر نہیں، اور ہر شاعر عالم نہیں ہوتا۔‘‘ میں خود ایسے کئی اردو داں حضرات کو جانتا ہوں جو اردو میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ہیں مگر ایک مصرع موزوں کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اسی لیے میں نے کہا ہے کہ شاعری ایک وجدانی کیفیت کا نام ہے۔ مُشاہدؔ رضوی ان مستثنیات سے ہیں جہاں ایک شخص عالم بھی ہوتا ہے اور شاعر بھی۔ شاید اسی کو علم اور فضل کا امتزاج کہا جاتا ہے۔

مُشاہدؔ رضوی نے اپنے نعتیہ دیوان کا نام ’’نغماتِ بخشش‘‘ تجویز کیا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی کے ۷۵ رویں عرس کے آس پاس سُنّی دعوتِ اسلامی نے ہندی میں نعت و منقبت کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا جسے ’’نغماتِ بخشش‘‘ کے نام سے سید عبدالجلیل صاحب رضوی، خطیب و امام، عبدالسلام مسجد، عبدالرحمٰن اسٹریٹ ممبئی نے ترتیب دیا تھا۔ میری ناقص رائے ہے کہ مُشاہدؔ صاحب اس مجموعہ کا نام بدل کر ’’مشاہدۂ حبیب‘‘ رکھ دیں تو مناسب ہوگا۔ (۱)

دیوان کی ابتدا حسبِ روایت قدیم حمدِ باریِ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ مُشاہدؔ رضوی فرماتے ہیں:

بُطونِ سنگ میں کیڑوں کو پالتا ہے تُو ہی
صدف میں گوہرِ نایاب ڈھالتا ہے تُو ہی

اس کے بعد چھوٹی بحروں میں کئی اور محامد نظم کیے ہیں۔ مُشاہدؔ کے شعروں میں زندگی کا

پیغام پوشیدہ ہے۔ایک مناجات میں وہ اپنے رب سے التجا کرتے ہیں:

نگاہِ باطل میں تیغِ بُرّاں ہوں اپنوں میں نرم ومعتدل ہم
جلال دے اُنس و پیار بھی دے،شعورِ فہمِ رقیب دیدے

ایک نعت جس کا مطلع ہے:

شہ مدینہ بلالو در پر کہ میں بھی پیارا دیار دیکھوں
سنہری جالی وہ سبز گنبد وہ نور والے منار دیکھوں

اس کے ایک شعر کا پہلا مصرع:

جگا دو شاہا مری بھی قسمت سفر ہو میرا بھی سوئے طیبہ

اگر اس طرح ہو:

جگا دو شاہا مرا مقدر،سفر ہو میرا بھی سوئے طیبہ

تو بہتر ہے۔

ایک اور نعت کا مقطع:

لب پہ مُشاہدؔ کے ہے دعا یہ حج کی سعادت کردو عطا اب
دیکھیں ہم دربار محمد صلے اللہ علیہ وسلم

یوں ہوتا تو اچھا ہوتا:

لب پہ مُشاہدؔ کے ہے دعا یہ،یارب حج کی سعادت دیدے
دیکھیں ہم دربار محمد صلے اللہ علیہ وسلم

یہ شعر بڑا عجیب سا لگتا ہے:

الگ یہ بات چشم دوستاں میں ہم کھٹکتے ہیں
مگر مدح وثنا آقا کی بزم دشمناں تک ہے

مُشاہدؔ کی یہ نعت،بہت خوب ہے،آپ بھی لطف لیں:

نطق فدا،قلم فدا،ذہن فدا،زباں فدا

طیبہ پہ شاعری فدا،سارے سخن وراں فدا
رنگ کا رنگ ان سے ہے ان سے ہے نکہتِ شمیم
گل نہیں غنچہ ہی نہیں ان پر ہے گلستاں فدا
انگشت سے ہوا رواں چشمۂ آب بے گماں
آقا کی انگلیوں پہ ہیں دنیا کی ندیاں فدا

الحاصل مُشاہدؔ رضوی کے اندر ایک اچھے نعت گو کی ساری صلاحیتیں موجود ہیں بس ایک ذری مشق کی ضرورت ہے۔آں سلمہ کو میرا مشورہ یہ ہے کہ موجودہ دیوان چھپوانے سے پہلے مندرجہ ذیل اشعار پر نظرثانی ضرور فرمالیں۔

نقل آقا کی کرنے سے فرصت نہیں — غیر کا ڈھنگ پھر کیسے اپنائیں گے
لب پہ ہوں آپ کے اوصاف کے نغمے جاری — مجھ کو بھی بلبلِ رخ پرنور بنا دیں آقا
ناصرف کہکشاں شمس وقمر ہوا روشن — تجلی شہ دیں سے ہر این وآں ہوا روشن
چل کرائے زباں سید ابرار کا چرچا — محبوبِ خدا مونس وغمخوار کا چرچا

اگر اور زیادہ باریکی سے دیکھا جاتا تو کچھ اور فنی اسقام نکل آتے۔مگر میرا مقصد تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید برائے اصلاح ہے۔

امید کرتا ہوں کہ سرزمین مالیگاؤں کا یہ ہونہار جواں سال شاعر آنے والے وقت میں فن کی پختگی اور پائیداری کے نئے پائیدان عبور کرے گا۔اللہ تعالیٰ سے میری یہی دعا ہے کہ او تبارک وتعالیٰ مُشاہدؔ رضوی کو ان کے دادا مرشد حضور مفتیِ اعظم ہند کی شاعری پر پی۔ایچ۔ڈی۔مکمل کرنے میں کامیابی عطا فرمائے اور خاندانِ رضا کا فیض ان پر اور ان کے خاندان پر جاری وساری رکھے۔آمین۔

سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی

ممبئی، ۸؍رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

(۱)اس مجموعہ کلام کا موجودہ نام ”لمعاتِ بخشش“ بھی حضور نظمی میاں کا تجویز فرمودہ ہے۔۔۔۔۔۔مُشاہدؔ

اللہ! کرے زورِ قلم اور زیادہ

از: شہزادۂ رسول سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی دام ظلہ العالی

(انکم ٹیکس کمشنر، دہلی)

"مجھے دلی خوشی ہوئی کہ ۲۱ ربرس کا نوجوان اتنی اچھی اردو اتنی صحیح نثر اور ایسی پیاری نعتیہ شاعری لکھنے پر قادر ہے :

اللہ! کرے زورِ قلم اور زیادہ

(آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

فنِ نعت کسبی نہیں وہبی ہے، یہ صرف عطاے الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ البتہ تکنیکی نوک پلک درست کرنے کے لیے مشق اور مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔ قرآنِ عظیم اور احادیثِ کریمہ کے علاوہ مدارج النبوۃ (شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان) اور حدائق بخشش کا مطالعہ رکھیں، یہ بہت کافی ہوگا۔ زندگی میں اگر دس نعتیں بھی ایسی ہوگئیں جو منھ سے نکلیں اور دلوں پر بسیرا کرلیں تو سمجھیے آپ اس میدان میں کامران ہیں۔

"عظمتِ ساداتِ مارہرہ سے واقف اک جہاں"

نظر نواز ہوئی، سبحان اللہ! آپ کا خلوص ایک ایک مصرع سے عیاں

ہے۔۔۔۔۔۔اس میں ایک مصرع ہے :

مارہروی بن کے مدنی ہوگئے ہم دوستو!

عروض کے ماہر اس مصرع پر ناک بھوں چڑھائیں گے اسے اگر یوں کرلیجیے تو عروض کا تقاضا بھی پورا ہوجائے گا اور مصرع رواں تر ہوجائے گا۔

ہو کے مارہرہ کے مدنی بن گئے ہم دوستو!"۔۔۔۔۔(۱)

سید محمد اشرف قادری برکاتی

(۱) راقم کے نام حضور اشرف میاں کے تحریر فرمودہ مکتوب ۲۳ رستمبر ۲۰۰۰ء سے اک اقتباس۔۔۔۔۔۔ مُشاہدؔ

بسمہٖ تعالیٰ

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب

از: حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمسؔ مصباحی، ایم اے، پی ایچ ڈی، ممبئی

خوبصورت غم نہ ہو تو زندگی ہوتی نہیں
خوفِ حق دل میں نہ ہو تو بندگی ہوتی نہیں

میری کتاب ”کلیاتِ مکاتیبِ رضا“ ۲۰۰۵ء میں چھپی تھی، مشاہدؔ بھائی نے پڑھی تھی، بعدِ مطالعہ جو تاثرات ان کے لوحِ دل پر مرتب ہوئے، تاثرات کی صورت میں مضمون نما ایک مکتوب لکھا، مجھے روانہ کیا، ہاں! اس مکتوب کے ساتھ ایک آزاد نظم بھی تھی، یہ نظم بھی تاثراتی تھی، جو میرے تحقیقی مشن پر تھی، یہ پہلا مراسلاتی تعارف تھا مُشاہدؔ بھائی سے۔۔۔

وہ ایک خوب صورت شام تھی، ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء کی تاریخ تھی، میں منماڑ اسٹیشن پر اُترا تھا، سامنے مُشاہدؔ بھائی تھے، ان کے ساتھی عقیل بھائی اور یوسف بھائی تھے اور دوسرے احباب تھے، یہ لوگ مجھے لینے آئے تھے، پلیٹ فارم پر ہی ان لوگوں نے ہار پھول سے میری سواگت کی، پھر کار میں بٹھا کر منماڑ سے مالیگاوں لے گئے، مالیگاوں میں پہلی بار پہونچا تھا، مُشاہدؔ بھائی سے یہ روبرو ملاقات تھی، نوجوان احبابِ اہلِ سُنت پہلی بار مجھے دیکھ رہے تھے، میں ان کا دیدار کر رہا تھا، میں وہاں کل نکلنے والے جلوسِ عید میلاد النبی (ﷺ) کی قیادت کے لیے مدعو تھا، جامعہ حنفیہ سنیہ میں میرا قیام تھا، رات گئے تک لوگ باری باری آتے تھے، گفتگو ہوتی رہی، گفتگو کا زیادہ تر حصہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے علمی کاموں کے متعلق تھا، کم سِن مگر پُختہ اسلوب کے قلم کار جناب غلام مصطفیٰ رضوی سے بھی وہیں پہلی ملاقات ہوئی تھی، مالیگاوں کی دیگر انجمنوں کے احباب سے دیر تک بات چیت چلی تھی، رات کی زُلف اس کے کمر تک آئی، تو میزبانوں نے مجھے سونے کو کہا، گدے ہٹا کر جب میں ننگی چٹائی پر سویا تو اُن کو بڑا تعجب ہوا تھا۔۔۔

صبح، صبح بہاراں تھی، جلوس نکلا، آگے کاریں ماروتیاں، ٹاٹا سومو سواریاں تھیں، پیچھے پاپیادہ لوگ تھے، جب میں اپنے روایتی لباس کُرتا، پائجامہ، ٹوپی میں ملبوس گاڑی پر بیٹھا، تو ایک بار پھر ان حضرات کو حیرت ہوئی، عقیل بھائی بھاگ کر کہیں سے شیروانی لائے تھے، جو اپنے کندھے پر رکھ لیا تھا، جلوس بڑا پُرشکوہ تھا، فدایانِ مصطفیٰ جانِ رحمت (ﷺ) کی بھاری تعداد شریک تھی، جلوس شہر کی سڑکوں، چوراہوں سے گزر رہا تھا، لوگ گھروں سے نکل نکل کر جلوس کا استقبال کر رہے تھے، اور شریک ہو رہے تھے، جگہ جگہ شربت، جوس، کسٹرڈ، چائے، مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھیں، قائدِ جلوس اور معزز علما کو ہار پھول کا نذرانہ پیش کیا جا رہا تھا، پولیس تھانوں اور سیاست دانوں کی طرف سے بھی جلوس اور قائد جلوس کو خوش آمدید کہا جا رہا تھا، گھنٹوں گشت کے بعد ایک کالج کے گراونڈ میں جا کر یہ جلوس تھم گیا، جہاں اختتامی رسم ادا ہونی والی تھی، یہاں پہلے پولس کمشنر کی طرف سے قائدِ جلوس کو پگڑی پہنائی گئی، پھر سُنی جمیعۃ العلما جس کے زیرِ اہتمام یہ جلوس نکلتا رہا ہے، کی طرف سے ایک خوب صورت شیلڈ قائد کو پیش کی گئی، جو اس کی علمی تحقیقی خدمات کے اعزاز میں تھی، پھر قائد کی تقریر ہوئی، جو آدھی اردو اور آدھی انگریزی میں تھی، صلوٰۃ وسلام کے بعد جلوس منتشر ہو گیا، لوگوں کا بیان تھا، اب تک اس جلوس کی قیادت کرنے والی شخصیات میں غلام جابر شمسؔ مصباحی سب سے کم عمر تھا۔۔۔

درمیان میں یہ گفتگو بطورِ جملۂ معترضہ آ گئی، اس دن سے مُشاہدؔ بھائی ٹیلی فونک رابطہ رہا، انہوں نے بتایا تھا کہ وہ مفتیِ اعظم ہند کی شاعری پر پی ایچ ڈی کرنا چاہتے ہیں، خاکہ ترتیب دینا ہے، انہوں نے ایک خاکہ مجھے بھیج دیا جس کو میں مرتب کر کے انگریزی میں کرا کر روانہ کر دیا، وہ بہت خوش ہوئے، پچھلے برس وہ بمبئی آئے، میں اپنی کتابیں کمپوز کرا رہا تھا، وہیں وہ تشریف لائے، دوبارہ اپنی دید کرائی، جو میرے لیے عید ثابت ہوئی، یہ ہے ان سے رسم و راہ کی ایک جھلک، اس برس کے شروع میں انہوں نے مجھے اپنی شاعری کا ایک مجموعہ ”لمعاتِ بخشش“ بھیجی، اور حکم دیا کہ میں ان کی شاعری پر اظہارِ خیال کروں، اس وقت میں جہانِ ملک العلما کی ترتیب وتیاری کے ابتدائی مراحل میں تھا، سوچا تھا، کچھ لکھ دوں، مگر ان دنوں اپنی ماں جی کی علالت سے میرا ذہن کچھ ماوف بھی تھا، سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کی تیاری بھی چل رہی تھی، لہٰذا چاہتے ہوئے بھی نہ لکھ سکا، یہاں تک کہ ۲۱/فروری ۲۰۰۹ء کو ماں جی کا وصال ہو گیا، پھر تو اور غائب الدماغ ہو کر رہ گیا، مُشاہدؔ بھائی نے بھی منظوم تعزیت نامہ بھیج کر میرے غم کو

غلط کرنے کی کوشش کی، مہینے بیت گئے، پھر ذہن و دماغ کی یکسوئی کے ساتھ ”جہانِ ملک العلما“ کی ترتیب میں لگنا پڑا، یہ جہانِ ملک العلما مظہرِ علومِ اعلیٰ حضرت مولانا محمد ظفر الدین قادری کی حیات و خدمات پر مشتمل ہے۔ جو عظیم آباد (پٹنہ) کے رہنے والے تھے، امام احمد رضا قدس سرہ کے ولد الاعز، اخص الخاص شاگرد، احب الاحباب مرید اور اجل خلیفہ تھے، امام العصر ملک العلما اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سب سے بڑے کثیر الفنون، کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ ان کی وفات (۱۹۶۲ء) کے کوئی پچاس برس بعد یہ ایک علمی تاریخی کام ہوا ہے۔ ”جہانِ ملک العلما“ بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب سے جہاں حضرت ملک العلما کی ممتاز شخصیت اور ان کی علمی خدمات سامنے آئیں گی، وہیں رضویات کے بہت سے نادیدہ گوشے بھی اجاگر ہوں گے، کیوں کہ حضرت ملک العلما کی ذات اور خدمات رضویات سے ہٹ کر کوئی الگ چیز نہیں بلکہ یہ رضویات ہی کا دوسرا پارٹ ہے۔ جب مُشاہد بھائی کو معلوم ہوا کہ میں اس کام میں مصروف ہوں، تو انہوں نے مجھ سے کہا، جیسے ہی یہ کام پورا ہو، میرا کام کر دیجیے گا، چنانچہ میں نے ۲۵ر جولائی کو اس علمی کام سے چھٹکارا پایا، تو مجھے وعدہ اور ان کی یادوں کا نگارخانہ یاد آیا تو اب یہ سطریں قلم بند ہو رہی ہیں۔

مُشاہد بھائی کا نام محمد حسین ہے، مُشاہد تخلص ہے، ان کے پر دادا ٹانڈہ یوپی کے متوطن تھ، جو نقلِ مکانی کر کے مالیگاؤں آبسے۔ وہ مولداً، منشأً، مسکناً مالیگانوی ہیں۔ جامعۃ الازہر سے فخرِ ازہر ایوارڈ یافتہ، تاج الشریعہ سماحۃ الشیخ الشاہ محمد اختر رضا ازہری میاں مدظلہٗ سے شرفِ بیعت رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے کو محمد حسین مُشاہد رضوی لکھتے ہیں، دینی عصری تعلیم سے آراستہ ہیں، علمِ دین تو انہوں نے بہت حاصل کیا ہے، مگر وہ سند یافتہ عالم دین نہیں، ڈی ایڈ، بی اے، ایم اے کر چکے ہیں، فی الوقت وہ مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد سے ’مصطفیٰ رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ‘ کے موضوع پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ جب کہ وہ پرائمری اسکول میں پڑھاتے بھی ہیں۔ اسکول، کالج، یونیورسٹی جہاں بھی تعلیم حاصل کی، نمایاں کامیابی اور ٹاپ پوزیشن حاصل کی، کئی ایوارڈ و اعزازات بھی حاصل کیے۔ NET کا اکزام دیا، اور ملازمت سے لگ گئے۔

کہنے کو تو وہ پرائمری اسکول ٹیچر ہیں، مگر ان کا حلیہ اور ذہن خالص دینی مذہبی ہے۔ ٹوپی کُرتا پائجامہ ان کی پوشاک ہے، چہرے پر سنتِ رسول (صلی اللہ علی وسلم) کی کالی کالی بہاریں ہیں، چھریرا

بدن، سانولا رنگ، نکلتے قد کے مُشاہد بھائی بات کم کام زیادہ کے قائل ہیں۔ ادبی ذوق رکھتے ہیں، مطالعہ وسیع ہے عمر میں بھلے ہی وہ مجھ سے کم ہوں لیکن علم، عمل، اخلاق میں مجھ سے بڑے ہیں۔ جب ملتے ہیں، ٹوٹ کر ملتے ہیں، فون کرتے ہیں، تو خلوص، اپنائیت، حلاوت کا احساس ہوتا ہے۔ ان کو ادب سے لگاو ہے، اس لیے ان کا قلم اور کلام دونوں ادب آشنا ہیں۔ نثر و نظم دونوں ہی جولانگاہِ فکر و عمل ہے۔ علمی ادبی حلقوں میں وہ غیر متعارف نہیں ہیں، ان کی تحریریں روزناموں اور رسالوں میں نگاہوں کو شاد کام کرتی رہتی ہیں۔

ایک دفعہ میں نے مُشاہدؔ سے کہا: نہ میں شاعر ہوں، نہ شاعری سے شغف ہے، عروض و قوافی، بحور و اوزان سے بالکل نابلد، پھر میں کیا لکھوں، کہنے لگے، آپ جو چاہیں لکھیں، اب یہ جو چاہیں لکھیں حاضر ہے۔ ”لمعاتِ بخشش“ کا مسودہ سامنے ہے، میں مخمصے میں ہوں کہ کیا لکھوں، ارشادِ مُشاہدؔ ناطق تھا، ناچار اس راہ پر چل پڑا ہوں۔

شعر گوئی، شعر فہمی کسبی کم، وہبی زیادہ، یہ عطیۂ الٰہی ہے۔ یہاں شاعری سے میری مراد حمدیہ و نعتیہ شاعری ہے۔ یہ پاکیزہ شاعری ہے۔ یہ شاعری وہی شخص کر سکتا ہے جو بذات پاک ہو، دل دماغ پاک ہو، جذبات و احساسات پاکیزہ ہوں، وہ پاکباز افراد ہوتے ہیں، جن کو یہ پاکیزگی نصیب ہوتی ہے، یہ بھی عطیۂ ربانی ہے۔ اس صفت کے لوگ گنگناتے ہیں تو ان کی گنگناہٹ شاعری کہلاتی ہے۔ مصحفیؔ نے کہا تھا: صوفی اور شاعری چولی دامن کا ساتھ ہے، صوفی کا دل صاف ہوتا ہے، ان کی شاعری شفاف ہوتی ہے، ورنہ شعرا کی کمی نہیں بن ڈھونڈے ہزار ملتے ہیں۔ مبارک پور کے رکشہ چلانے والے شعر کہتے ہیں۔ بریلی کے رکشہ والے مسئلے بتاتے ہیں۔ دہلی کو حضرتِ دہلی ہونے کا شرف حاصل تھا، خواص تو خواص تھے، عام کسان و کوچوان بھی شاعری کرتے نظر آتے تھے۔ اب شاعری کی جہت بدل گئی ہے، نعتیہ شاعری، نعتیہ غزلیں نعتیہ قصائد شعرا تبرکاً کہتے ہیں یا وہ کہتے ہیں جن کو خدا کی جناب سے توفیق ملتی ہے۔

عاشقِ رسول حضرت جامیؔ نے کہا تھا، مشک و گلاب سے ہزار بار منہ دھو کر بھی نامِ پاک لیا جائے یا نعت کہی جائے، تب بھی بے ادبی ہے۔ جہاں جنید و بایزید اپنے انفاس گم پاتے ہوں، جہاں سر کے بل چلنے میں بھی خبردار، ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ایسی ذات یا جگہ کا ذکر چھیڑنا آسان بات نہیں، یہ ذکر تو وہی کرے گا، جو عقلمند سے زیادہ دردمند ہوگا، جس کا دل فرزانہ نہیں، دیوانہ ہوگا۔ عقلمند تر عقلِ

عیارکی پیروی کرتا ہے۔دردمند بے دریغ آتشِ نمرود میں کود پڑتا ہے۔فرزانگی بے مراد ہوتی ہے،دیوانگی بامراد ہوتی۔

سیدالکونین ﷺ کی شان ہی نرالی ہے۔اس کی حقیقت کی خبر کس کو ہے،وہ تو 'تجھے یک نے یک بنایا' ہے،وہ تو 'بعد از خدا بزرگ توئی' ہے۔خدا کے سوا اس کو کون جان سکتا ہے،حضرت امیر خسروؔ نے کہا تھا :

بسیار خوباں دیدہ ام مہرِ بُتاں دز دیدہ ام　　　بازارِ یوسف دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ہاں! وہ جو بیدار بخت ہوتے ہیں،خوش قسمت ہوتے ہیں،خدا کی توفیق سے وہ اس کے محبوب کی ثناخوانی کرتے ہیں۔حضرت حسّان (رضی اللہ عنہ) کی رہبت پر چلتے ہیں،روزِ اول سے ہی نعت خوانی ہوتی رہی ہے،ہوتی رہے گی یوں ہر دن 'نہارالنعت' اور ہر رات 'لیل النعت' بنتی رہے گی۔

نعت کا واحد مستقل موضوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریم ہے،غرض اس کی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ عالیہ ہے۔یہ ثناخوانی نثر میں ہو یا نظم میں ہو،جتنی بھی ہو کم ہے،جتنی زیادہ ہوگی،اتنی ہی بابرکت ہے۔دارین کی فلاح ونجات کا ذریعہ ہے۔لیکن اس میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے کیوں کہ جو نابینا ہو،وہ نہ دیکھ سکتا ہے،نہ دکھا سکتا ہے،ہاں! وہ جو دانا بینا ہو،وہ دیکھتا بھی ہے،دکھاتا بھی ہے،وہی عین الیقین کی منزل پر فائز ہوتا ہے۔اپنی اپنی زبان میں اپنی اپنی رسائی کے مطابق نعت کہتے اور خدمتِ نعت انجام دیتے ہیں۔یہ نعت ِنبی کی بات ہے،یہاں نہ بے ہوش جوش کی ضرورت ہے،نہ بے جوش ہوش کی گنجائش ہے،یہاں تو باہوش جوش اور باجوش ہوش چاہئے۔پھر یہ کہ نعت سراسر آمد کی چیز ہے،آورد کی نہیں،اس خدمت کے لیے حضوریِ قلب چاہئے،طہارتِ نفس چاہئے،دیدۂ تر چاہئے۔

مُشاہدؔ بھائی کی نعتوں میں ان خصوصیات کی مہک محسوس کی جا سکتی ہے۔ان کی نعتیں بے جا خیال آرائی،افراط وتفریط،غلو واغراق،تصنع وتکلف،مبالغہ آمیزی اور بناوٹ سے پاک وصاف ہے۔مُشاہدؔ بھائی کی نعتوں میں سچائی ہے،صداقت ہے،شیرینی ہے،حلاوت ہے،صفائی ہے،نظافت ہے،پاکیزگی ہے،طہارت ہے،ادب ہے،احترام ہے،تعظیم ہے،توقیر ہے،وارفتگی ہے،شیفتگی ہے،شگفتگی ہے،شادابگی ہے،عشق کی چمک ہے،محبت کی دمک ہے،خلوص کی مہک ہے،شعروں میں زندگی ہے،شاعری میں بندگی ہے،کیف آگیں پیکریت ہے،استعارہ سازی ہے،صنائع کے نجوم درخشاں

ہیں،بدائع کے مہر وماہ روشن ہیں،محاورات کا ادیبانہ استعمال ہے،ہندی بھاشا کی آمیزش ہے،فارسیت کا رچاؤ ہے۔آپ بھی چند اشعار پڑھیں،لطف اُٹھائیں،کیف وسرور سے سرشار ہو جائیں ؎

وہ رنگِ بیاں آپ کا اعجازِ کلامی　　　فُصحائے عرب کرتے ہیں گفتار کا چرچا
اللہ اللہ! شہرِ مدینہ جس کے چپّے چپّے پر　　　جان نچھاور کرتے ہیں سب کیا کہنا مستانوں کا
ہمارے لفظ ہیں بے بس ثنائے سرور میں　　　کہ جب قرآن ہے رطبُ اللساں شمائل کا
نکالا ہم کو جہالت کے اندھے غاروں سے　　　نہ آیا جگ میں کوئی میرے رہنما کی طرح
تھے ظلم وجور کے طوفاں جہاں میں اوج پر لوگو!　　　شہِ کون ومکاں آئے پیامِ آشتی لے کر
آپ آئے سرکشی کا جنازہ نکل گیا　　　پھیلا دی جگ میں عظمتِ انسان کی شعاع
مجھے طلب نہ ہو دنیا کے سیم وزر کی خدا　　　فقط ہو دل سے مرے دل کو آرزوئے نبی
نہ جامِ جم کی طلب ہے نہ تختِ قیصر کی　　　مجھے تو چاہیے یارب زمین کوئے نبی

مشکل اور ادق ردیفوں دوست،صورت،حیات،باعث،کاخ،کاغذ،عزیز،بخشش،اخلاص،عارض،ربط،محفوظ،شعاع،چراغ رونق،خوشبو،آبرو وغیرہ میں مُشاہدؔ بھائی نے کامیاب تجربہ کیا ہے۔اتنی کچی عمر میں ایسی خوب صورت نعتیں کہنے پر میں مُشاہدؔ بھائی کو مبارک باد دیتا ہوں،فضل مجید سے امید ہے "لمعاتِ بخشش" قارئین سے داد وتحسین حاصل کرے گی اور شاعرِ گرامی کے لیے فلاح ونجات کے لئے ذریعہ بنے گی۔

دربارِ نبویہ کا ادنیٰ سوالی
غلام جابر شمسؔ مصباحی
مرکزِ برکاتِ رضا،میرا روڈ،ممبئی،
۲۲رشوال المکرم ۱۴۳۰ھ،۱۲راکتوبر ۲۰۰۹ء

حمد و مناجات و دعا

اے مُشاہد حمد و نعت و منقبت
روح کی تسکین ہیں دل کا قرار

حمدِ باریِ تعالیٰ

بُطونِ سنگ میں کیڑوں کو پالتا ہے تُو ہی
صدف میں گوہرِ نایاب ڈھالتا ہے تُو ہی

دلوں سے رنج و الم کو نکالتا ہے تُو ہی
نفَس نفَس میں مَسرّت بھی ڈالتا ہے تُو ہی

وہ جنّ و انس و ملک ہوں کہ ہوں چرند و پرند
تمام نوعِ خلائق کو پالتا ہے تُو ہی

بغیر لغزشِ پا تو ڈوب بھی سکتا ہے
پھسلنے والوں کو بے شک سنبھالتا ہے تُو ہی

تُو ہی تو مُردہ زمینوں کو زندہ کرتا ہے
گُلوں کے جسم میں خوشبوئیں ڈالتا ہے تُو ہی

ترے ذبیح کی نازک سی ایڑیوں کے طفیل
سلگتے صحرا سے زم زم نکالتا ہے تُو ہی

نجات دیتا ہے بندوں کو ہر مصیبت سے
شکم سے مچھلی کے زندہ نکالتا ہے تُو ہی

جو لوحِ ذہنِ مُشاہدؔ میں بھی نہیں یارب
وہ حرفِ تازہ قلم سے نکالتا ہے تُو ہی

☆

حمد ہے بے حد۔۔۔۔۔۔

حمد ہے بے حد مرے پروردگار　　ہے تو ہی معبود تو ہی کردگار
حمد ہے خالق، خدائے کارساز　　تیری بخشش زندگیِ ذی وقار
تجھ سے قائم ہیں جہاں کے کاروبار　　ذرے ذرے پر ہے تیرا اختیار
نور تیرا ہر جگہ موجود ہے　　تیرا جلوہ ہر طرف ہے آشکار
رنگ و نکہت پھول کو دیتا ہے تو　　بھیجتا ہے گلستانوں میں بہار
ہیں تری تخلیق یہ شمس و قمر　　جن و انس و مرغزار و کوہسار
ذرے ذرے کا تُو ہی مسجود ہے　　ہے تُو ہی معبود اے پروردگار
ہے زمانہ تیرا اور اس کا نظام　　تیرے تابع گردشِ لیل و نہار
کلمۂ توحید ہے وجہِ سکوں　　ہے تری وحدانیت وجہِ قرار
تیری ستّاری کا یارب واسطہ　　ہم سرِ بازار ہو جائیں نہ خوار

ہو گیا تیرا جو اُن کا ہو گیا
ہے رسولِ پاک سے تجھ کو وہ پیار

ذکر سے تیرے ملے تسکین دل　　ذکر کا بھر دے مرے دل میں خمار
اپنی الفت میں مجھے بے خود بنا　　خود کو بھی پاوں نہ میں پروردگار
الفتِ شاہِ دو عالم کر عطا　　عشقِ احمد میں رہوں میں بے قرار
مجھ سے عاصی کو بھروسہ تجھ پہ ہے　　ہے ترے عَفو و کرم پر انحصار
حد نہیں میرے گناہوں کی مگر　　اے عَفُو تیرے عَفو کا کیا شمار
ہیں ترے محبوب کی اُمت میں ہم　　ان کے صدقے بخش دے پروردگار
روزِ محشر کا تُو ہی مختار ہے　　جس کو چاہے بخش دے پروردگار
واسطہ یارب ترے محبوب کا　　جو رہے امت کی خاطر اشک بار
واسطہ صدّیق کا، فاروق کا　　ہم بھی صدق و عدل کرلیں اختیار
دیدے عثمان و علی کا واسطہ　　ہو سخاوت اور شجاعت ہی شعار
از طفیل امّہات المؤمنین　　دین کی حرمت پہ ہو جائیں نثار
از طفیل فاطمہ بنتِ نبی　　الفتِ احمد ہو ہستی کا مدار

واسطہ حسنین کا، اصحاب کا　　حق کی خاطر ہوں بسر لیل و نہار
طیّب و طاہر کے، قاسم کے طفیل　　ہم کو دنیا میں بنا با اعتبار
صدقہ ابراہیم کا بھی ہو عطا　　ہم کو تیری ہی رضا سے ہو قرار
غوث و خواجہ کا رضا کا واسطہ　　الفتِ احمد کا ہو گردن میں ہار
شاہِ برکت اور حمزہ کے طفیل　　کردے مولا مجھ سے بد کو نیکوکار
رحم کر اچھے میاں کے واسطے　　نیک بن جائے ہر اک غفلت شعار
اچھے پیارے شمسِ دیں کے واسطے　　دین پر ہوں ہم فدا پروانہ وار
میرے آقا حضرتِ نوری میاں　　دے شب و روز ان کا صدقہ بار بار
حامد و نوری و جیلانی سے بھی　　فیض حاصل ہوں خدایا صد ہزار
مسلکِ احمد رضا کا یا خدا　　ہم مریدوں کو بنا خدمت گذار

اہلِ سنت کے سروں پر دائماً
سایۂ اختر رہے پروردگار

مصطفیٰ پیارے کا صدقہ دو جہاں　　ہیں وہی وجہِ بنائے روزگار
پاک قرآں ہے ہدایت کی کتاب　　آتا ہے ذکرِ محمد بار بار
راہ اپنی چھوڑ کر سورج پھرے　　وہ جو چاہیں لیل ہو جائے نہار
اک اشارے سے قمر ہو جائے شق　　ہوں شبِ اسرا حدِ امکاں سے پار
پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں　　ایسے ایسے معجزے ہیں بے شمار
عظمتِ احمد میں جس کو ہے شبہ　　اس کا انسانوں میں کیا کرنا شمار

"بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے"
اے مُشاہدؔ رب کے پیاروں کو پکار

میرے مُرشد حضرتِ اختر رضا　　ہیں جہاں میں اک ہدایت کا مَنار
نظمی آقا کا کرم فیضِ رضا　　نعت لکھواتا ہے مجھ سے بار بار

اے مُشاہدؔ حمد و نعت و منقبت
روح کی تسکین ہیں دل کا قرار

☆

خدایا ہر اک جہاں ہے تیرا

خدایا! ہر اک جہاں ہے تیرا　　زمیں ہے تیری زماں ہے تیرا
کرم کی حد ہے نہ رحمتوں کی　　جو بحر ہے بیکراں ہے تیرا
ہے ذرے ذرے میں تیرا جلوہ　　عیاں ہے کیا سب نہاں ہے تیرا
گلوں کی نکہت ہے تیری نکہت　　نوائے بلبل بیاں ہے تیرا
وہ نورِ اوّل بنائے عالم　　نبیِ آخر زماں ہے تیرا
تری ہی توفیق سے مُشاہدؔ
ہمیشہ رطبُ اللّساں ہے تیرا

☆

تجھے حمد ہے

مری ابتدا مری انتہا ترے فضل سے تجھے حمد ہے
یہ مرا بیان و مری زباں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

یہ شفق میں جو ہے حنائی رنگ، یہ جو مہر میں ہے طلائی رنگ
یہ قمر کا نور بھی یا خدا ترے فضل سے تجھے حمد ہے

یہ ستارے تارے یہ کہکشاں، یہ زماں زمین یہ آسماں
یہ مکیں مکاں ہوئے ضوفشاں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

یہ سمن و سوسن و یاسمن، یہ بنفشہ، سنبل و نسترن
ہوئے مُشک بُو جو یہ برملا ترے فضل سے تجھے حمد ہے

یہ فاختائیں، یہ قُمریاں، یہ بُلبلیں، یہ طُوطیاں
چڑیاں و مینا نغمہ خواں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

دریا، سمندر، آبشار، صحرا و دشت و کوہ سار
سب کو ملی جِلا یہاں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

پربت کی اونچی چوٹیاں، تری عظمتوں کی نغمہ خواں
وادی میں ہے جوئے رواں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

ترا نام لب پہ ہو صبح و شام، شہِ انبیا پہ پڑھوں سلام
رہے زندگی یوں رواں دواں ترے فضل سے تجھے حمد ہے

نہیں مجھ میں اتنی لیاقتیں، کہ بیاں کروں تری عظمتیں
جو مُشاہدؔ ہے ترا نغمہ خواں، ترے فضل سے تجھے حمد ہے

نبی کا عشق و خیال دیدے

کوئی رضا کی مثال دیدے　　مجددِ عصرِ حال دیدے
ترے نبی کو پسند ہو ، جو　　خدایا! ایسا کمال دیدے
نبی کے گستاخ کانپ اُٹھیں　　ہمیں تو ایسا جلال دیدے
کریں فقط تیری بندگی ہم　　ترے نبی کا خیال دیدے
جو دیکھے جانے ہے مردِ مومن　　جبیں پہ ایسا جمال دیدے
نبی کے جتنے ہیں نام لیوا　　تو سب کو رزقِ حلال دیدے
دلوں میں تیری تڑپ ہو یارب　　تو ہم کو ایسا ملال دیدے
مری محبت کے آئنے میں　　نبی کا عکس جمال دیدے
رضا کے صدقے میں یاالٰہی　　نبی کا عشق و خیال دیدے

کرے تری ہی ثنا مُشاہدؔ
اسی میں اس کو کمال دیدے

☆

ہمیں عطا ہوں نعیمِ جناں مرے اللہ

ہے تیرے نور سے روشن جہاں مرے اللہ
ہے تیرے فیض کا دریا رواں مرے اللہ

ترے سوا نہ کسی سے طلب کروں کچھ بھی
تُو بخش دے مجھے ایسی زباں مرے اللہ

ترا بیان مری دسترس سے باہر ہے
ہر اک عیاں میں ہے تو ہی نہاں مرے اللہ

نجات دیدے غموں سے ہر اک مسلماں کو
تو سب کو رکھنا سدا شادماں مرے اللہ

ہمارا عہد کہ بپھرا ہوا سمندر ہے
ہے نامِ پاک ہی اک بادباں مرے اللہ

ترے حبیب کا میں وصفِ رخ بیان کروں
ہو نامِ پاک ہی وِردِ زباں مرے اللہ

رضا کی راہ پہ چلنے کا فیض دے ہم کو
ہمیں عطا ہوں نعیمِ جناں مرے اللہ

دکھا دے جلوہ شہِ دیں کا مجھ مُشاہدؔ کو
نہ چشم میری بنے خوں فشاں مرے اللہ

☆

دعا

خدایا! حامل آدابِ بندگی کردے
ہر این آں سے جدا میری زندگی کردے

جو کردے خرمنِ باطل کو راکھ کا تودہ
تو اہلِ حق کو وہ نمناک شعلگی کردے

فضائے دہر پہ خوں ریزیاں محیط ہوئیں
فنا جہان سے یارب درندگی کردے

زبانِ حال کی گل کاریاں بڑھیں حد سے
عمل سے منسلک اب میری زندگی کردے

ہے مست اطلس و کمخواب میں بغفلت قوم
خدایا! دور ہماری غنودگی کردے

شکست و ریخت سے دوچار ہیں مسلماں آج
اے چارہ گر! تو علاجِ شکستگی کردے

شرابِ عشقِ نبی دے رضا کے صدقے میں
جدا جنوں سے تو شکلِ ربودگی کردے

شکستہ ہیں پروبالِ مُشاہدؔ خستہ
مرے خدایا! مُداوائے خستگی کردے

☆

خدایا! عشقِ حبیب دیدے

مٹا کے دل سے خیالِ ہستی، خدایا! عشقِ حبیب دیدے
کٹے یہ سر نامِ مصطفیٰ پر، تو ہم کو ایسا نصیب دیدے

نگاہِ باطل میں تیغِ بُرّاں، ہوں اپنوں میں نرم و معتدل ہم
جلال دے، اُنس و پیار بھی دے، شعورِ فہمِ رقیب دیدے

مٹا کے دل سے تو داغِ فُرقت، تمنا پوری ہماری فرما
طوافِ کعبہ نصیب کردے، درِ حبیبِ لبیب دیدے

جو نبضِ عالم پہ ہاتھ رکھ کر، غم و الم کا کرے مداوا
جو فکرِ صالح کا ہو مبلغ، رضا سا ہم کو طبیب دیدے

دعائیں میری قبول فرما، تو دفن کے واسطے خدایا
مُشاہدؔ رضوی خستہ جاں کو، زمینِ کوئے حبیب دیدے

☆

دعا

دکھادے ارضِ حرم یارب — مدینہ رشکِ ارم یارب
میں دیکھوں روضۂ خیرِ بشر — مِٹا فرقت کا غم یارب
رہے روز افزوں عشقِ نبی — نہ ہو دل سے یہ کم یارب
عنایت تیرے پیارے کی — ہو تیرا فضل و کرم یارب
ترے بندوں پہ ہر لمحہ — فزوں ہے جَور و ستم یارب
دعا ہے ربِّ جہاں تجھ سے — مٹیں سب اہلِ ستم یارب

ہمیشہ کرتا رہے ہر پل
مُشاہدؔ نعت رقم یارب

☆

شمعِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خیالِ غیر کا نہ ہو گزر کبھی دل میں
مرے خدا ہو تری یاد ہی بسی دل میں
ترے ہی نُور سے تابندگی عالم ہے
مٹا کے ظلمتیں تو بخش روشنی دل میں
مٹا مٹا دے مری ساری عادتیں بیکار
تو ڈال ڈال دے عرفانِ بندگی دل میں
عیاں عیاں میں تو مضمر نہاں نہاں میں عیاں
عیاں نکھار مرا دیدے راستی دل میں
تو بخش دے ترا عرفان قادرِ مُطلق
بفیضِ رومی غزالی دے سادگی دل میں
جَلا جَلا دے مرے دل میں شمعِ عشقِ رسول
نہ آئے یا خدا دنیا کی دل لگی دل میں
شہِ مدینہ کی اُلفت میں یوں فنا کردے
مرا خیال بھی یارب نہ ہو کبھی دل میں
جہاں جہاں سے میں دیکھوں ہو سامنے طیبہ
کچھ اس طرح سے ہو یادِ نبی جمی دل میں
بفیضِ عشقیؔ و عیسیٰؔ رضاؔ و نوریؔ سدا
رواں دواں رہے آقا کی عاشقی دل میں
ترے حبیب کے پیاروں کا پیار دے مولا
بسے ہوں بوبکر، عثماں، عمر، علی دل میں
نصیب کردے مُشاہدؔ کو اطمینان و سکون
نہ آنے پائے خداوندا بے کلی دل میں

☆

نعتیہ نغمات

مقصد مُشاہدؔ اپنا ہے نعتِ رسولِ کبریا
کلکِ رضا ہے جس طرح حُسنِ ہنر کی آبرو

خدا کا یقین

اُن کے طفیل ہم کو خدا کا یقیں ملا
دنیا انھیں سے پائی انھیں سے ہے دیں ملا

آدم کو نورِ سرورِ دیں سے ملی حیات
اور عفو کیلئے بھی وسیلہ حسیں ملا

اَوروں کا کام کرکے مسرت سمیٹ لو
اَخلاق کا انھیں سے یہ درسِ حسیں ملا

دنیا سے جہل و کفر کی تاریکیاں مٹیں
انسان کو وہ رشتۂ درد آفریں ملا

آقا سے ہم کو درسِ مساوات کے طفیل
انسان دوستی کا اُصولِ حَسیں ملا

جس کو ہوا حضور سے ادراکِ نظم و ضبط
ایوانِ خسروی میں وہ مسند نشیں ملا

ایک ایک در سے خالی پلٹ آیا اور پھر
جو کچھ ملا زمانے کو آخر وہیں ملا

اخترؔ کی ہے نظر تو حدائق کا فیض ہے
مجھ کو مُشاہدؔ آقا کا عرفاں یہیں ملا

☆

بے مثال آقا

غم نے کیا ہے یہ حال آقا — دل ہوگیا پائمال آقا

ہر عادتِ بد مری چھڑا دیں — کر دیں مجھے خوش خصال آقا

اِتراتے پھر رہے ہیں جو نجدی — کب ہوگا اُنھیں زوال آقا

واللہ! میں ہوں غلام جس کا — وہ میرا ہے "بے مثال" آقا

ہیں شمس و قمر بھی آپ کے محکوم — آپ کے ہیں ماہ و سال آقا

قبضہ میں خدا نے دے دیا ہے — ہے جس قدر مُلک و مال آقا

ہو ظاہر و باطن ایک جیسا — ہو میرا یوں حال و قال آقا

رضوی ہو راہ ، حنفی منزل — بھٹکوں نہ مجھے سنبھال آقا

ہو کاش مُشاہدہ ، مُشاہدؔ
دیکھوں رخِ پُر جمال آقا

☆

طیبہ نگر اچھا لگا

قاہرہ بھایا نہ مجھ کو کاشغر اچھا لگا
مجھ کو تو بس دوستو! طیبہ نگر اچھا لگا

جس کے نقشِ پا کے آگے چاند سورج ماند ہیں
دوستو! مجھ کو عرب کا راہ بر اچھا لگا

رکھ دیا قدموں پہ ان کے سارے سلطانوں نے سر
دو جہاں کے شاہ کا یہ کرّ و فر اچھا لگا

یوں تو ہیں محبوب سارے انبیا مجھ کو مگر
ہے اُنھیں محبوب امت جس قدر، اچھا لگا

اُن کے صدقے میں بنائی رب نے ساری کائنات
اور بلوایا اُنھیں پھر عرش پر، اچھا لگا

ذرہ ذرہ آپ ہی کے نور سے معمور ہے
آپ پر ہیں منحصر شمس و قمر ، اچھا لگا

گھر لُٹایا، سر کٹایا دینِ احمد کے لئے
بنتِ احمد کا مجھے لختِ جگر اچھا لگا

اے مُشاہدؔ نعت گوئی عاشقوں کا کام ہے
سیکھنا احمد رضا سے یہ ہنر اچھا لگا

☆

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بحرِ غم میں ہوا غرق میں سر بسر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا
مجھ گنہگار پر ہو کرم کی نظر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

میں نے مانا خطاؤں سے معمور ہوں، بادۂ جرم پی پی کے مخمور ہوں
ہے بھروسہ شفیع الوریٰ آپ پر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

فوجِ غم بڑھ رہی ہے اِدھر جوش پر، دافعِ غم خدارا کرم کی نظر
طاقتِ صبر دیں وقت ہے پُرخطر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

حالِ دل کس کو جا کر سناؤں شہا، کوئی ہمدم نہ دمساز ہی ہے مرا
ماسوا آپ کے اے شہ بحر و بر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

کثرتِ جرم سے میں تباہ ہوگیا، نامہ عصیاں سے میرا سیاہ ہوگیا
کر علاجِ گنہ اے مرے چارہ گر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

در پہ آیا ہوں میں چاک سینہ لیے، دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لیے
دور کر دیجیے رنج و غم کا اثر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

خلق کے دادرس، سب کے فریادرس، بے بسوں کے ہیں بس بے کسوں کے ہیں کس
آپ خیرالوریٰ آپ خیرالبشر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

تو ہے فرماں روا ساری مخلوق کا، دونوں عالم پہ چلتا ہے سکّہ ترا
میرا سویا مقدر بھی بیدار کر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

عشق و عرفاں بھری زندگی بخشدیں، قلبِ تاریک ہے روشنی بخشدیں
نُور ربِّ العلا، مالکِ خشک و تر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

صدق و عدل وصفا، حلم وصبر وحیا، خُلق و زُہد و ورع، عجز دیں اور غنا
دور کر دیں مُشاہدؔ سے ہر ایک شر، مصطفیٰ مصطفیٰ یارسولِ خدا

☆

سایۂ زُلفِ رحمت

جبینِ مصطفیٰ پر ہے بندھا سہرا شفاعت کا
بھروسہ روزِ محشر ہے شہِ کوثر کی رحمت کا

گلے میں طوق گستاخوں کے ہوگا یارو! لعنت کا
ملے گا اُن کے دیوانوں کو سایہ زلفِ رحمت کا

مچی دنیا کے بُت خانوں میں اس دم کھلبلی یارو!
لگایا نعرہ جب فاران سے آقا نے وحدت کا

ہے پتھر میں بھی نقشِ پا مرے سرکار کا واضح
اے اندھے منکر اندازہ کر اعجازِ نبوت کا

ہے خود قرآن میں اللہ نے فرمائی نعت اُن کی
کرے گا حق ادا پھر کوئی کیسے اُن کی مدحت کا

ندائے "یارسول اللہ" لگاتے ہی رہیں گے ہم
جلانا تجھ کو نجدی ہے وطیرہ اہلِ سنّت کا

صداقت میں، عدالت میں، سخاوت میں، شجاعت میں
ہے شہرہ چارسُو، آقا ترے چاروں کی عظمت کا

درِ احمد سے نسبت ہے، رہے گی اور فزوں ہوگی
ہے مارہرہ شریف اک اعلیٰ مرکز اُن کی نسبت کا

مشاہدؔ نعت لکھے گا تری اوقات ہی کیا ہے
سلیقہ تُجھ کو بخشا ہے رضا نے اُن کی مدحت کا

☆

شمعِ جمالِ مصطفائی ﷺ

دل کی کلی مرجھائی، کِھلا جا | قسمتِ خفتہ میری جگا جا
خواب میں ہی جلوہ دِکھلا جا | آنکھوں میں آ کے دل میں سما جا
بارِ گُنہ سے پُشت مری خم | عفو و کرم کے پیکر آجا
”اے شمعِ جمالِ مُصطفائی“ | روح میں دل میں نظر میں آجا
دور ہو میرے دل سے ظلمت | ہر گوشے میں نُور بسا جا
آپ کا روضہ نور کا مخزن | کہہ دیں ”روضہ دیکھنے آجا“

غوث و رضا کا صدقہ عطا کر
بختِ مُشاہدؔ کو بھی جگا جا

☆

جلوۂ زیبا

سوئی قسمت مری اِکبار جگا دیں آقا | مجھ کو بھی روضۂ پُرنور دکھا دیں آقا
اک جہاں جس کیلئے منتظرِ فردا ہے | دید اُس جلوۂ زیبا کی کرا دیں آقا
ناو منجدھار میں آ کر مری ڈوبے نہ کہیں | آپ تَیرا کر اسے پار لگا دیں آقا
جلوہ فرما کسی دن ہوئیے میرے دلمیں | دل کو اک مہرِ پُر انوار بنا دیں آقا
پتھروں کو ہے ملا ثور و حرا کا منصب | میرے دل کو بھی کوئی درجہ دلا دیں آقا

ہے مشاہدؔ کی تمنا کہ رضا کے صدقے
خدمتِ دین کوئی مجھ سے کرا دیں آقا

☆

خوش اَطوار

جو عشقِ محمدؐ میں سرشار ہوگا	مُیسّر اُسے جلوۂ یار ہوگا
وہ وحدانیت کا پرستار ہوگا	رسالت کا جس دل میں اقرار ہوگا
شفاعت وہ کردیں گے جس اُمّتی کی	وہ جنت میں جانے کا حقدار ہوگا
نبی کو بشر اپنے جیسا کہے جو	وہ گستاخ دوزخ کا حقدار ہوگا
رہے گا رضا کے جو مسلک پہ قائم	ادب والا ہوگا خوش اَطوار ہوگا

ہے ایمان اپنا نبی کی محبت
مُشاہدؔ انھیں ہم سے بھی پیار ہوگا

☆

اغثنی یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ دور ہو ہی جائے گا	اپنا دل مسرور ہو ہی جائے گا
ذاتِ اقدس پر جو کردوں جاں نثار	خُلد تو منظور ہو ہی جائے گا
سُنیو! کہیے اغثنی یارسول	مدعا منظور ہو ہی جائے گا
زُلفِ واللیل وضحیٰ بکھری اگر	گوشہ گوشہ نور ہو ہی جائے گا
ہیں رسول اللہ جب تیرے شفیع	عاصی تُو مغفور ہو ہی جائے گا
مسلکِ احمد رضا اپنالے جو	نار سے وہ نور ہو ہی جائے گا

اے مُشاہدؔ نعت گوئی کے طفیل
اپنا غم کافور ہو ہی جائے گا

☆

فیضانِ رضا نوری

لاریب! ہر اِک درد سے ہے درد ترا اچّھا
جب درد ملا تیرا بیمار ہوا اچّھا

ہے روبروئے زاہداں جنّت کی تمنّا
دیوانوں کی خاطر ہے طیبہ ہی بڑا اچّھا

دامِ فریبِ الفتِ ہستی سے رہا کر
دے عشق ترا ہے جو ہر شے سے شہا اچّھا

مدحت کا سلیقہ کہاں مجھ احقر و بدکو
فیضانِ رضا نوری سے فن نعت ملا اچّھا

بدکار مُشاہدؔ پر ہو لطف و کرم آقا
صدقہ تجھے اچّھے کا، مجھ کو بھی بنا اچّھا

☆

گلشن گلشن جلوہ جلوہ

گلشن گلشن ، جلوہ جلوہ   پتّہ پتّہ ، بوٹا بوٹا
تارا تارا ، روشن روشن   صدقہ صدقہ، اُن کا اُن کا
بوئے زلفِ شاہِ دنیٰ سے   کوچہ کوچہ ، مہکا مہکا
دل سے ظلمت کوسوں بھاگی   چہرہ چہرہ ، اُجلا اُجلا
اُن کے تبسم کے صدقے سے   غنچہ غنچہ ، چٹکا چٹکا
ہے یہ قدومِ ناز کی برکت   صحرا صحرا ، لالہ لالہ
فاراں سے توحید کا ہر سو   نغمہ نغمہ گونجا گونجا

ٹھہر مُشاہدؔ تیرا نصیبہ
چمکا چمکا چمکا چمکا

☆

طیبہ پہ شاعری فدا

نُطق فدا، قلم فدا، ذہن فدا، زباں فدا
طیبہ پہ شاعری فدا، سارے سخن وَراں فدا

آپ گئے ہیں عرش پر، آپ پہ شش جہاں فدا
آپ کا دیکھ کے قربِ رب، ہوتی ہیں دوریاں فدا

نور کی بھیک لیتے ہیں، انجم و مہر و ماہ سب
حُسن پہ آقا آپ کے، کیوں نہ ہو آسماں فدا

رنگ کا رنگ اُن سے ہے، اُن سے ہی نکہتِ شمیم
گل نہیں غنچہ ہی نہیں اُن پر ہے گلستاں فدا

کلمۂ طیبہ پڑھا، بوجہل نے بھی سُن لیا
آقا کے نطق پر نہ کیوں ہوں سنگِ بے زباں فدا

انگشت سے ہوا رواں، چشمۂ آب بے گماں
آقا کی انگلیوں پہ ہیں، دنیا کی ندّیاں فدا

میری مراد ہے وہی، میرا سکونِ دل وہیں
جاوں گا طیبہ ہی کو میں، طیبہ پہ ہے جناں فدا

لائے مُشاہدؔ اور کیا، آپ کی نذر کرنے کو
اِس کا کلام ہو فدا اِس کی خموشیاں فدا

☆

سیدِ ابرار کا چرچا

چل کر اے زباں سیّدِ ابرار کا چرچا
محبوبِ خدا مونس و غم خوار کا چرچا

آدم کو ملی زیست ، ہے انوارِ نبی سے
ہر شَے نے کیا آپ کے انوار کا چرچا

انساں ہی نہیں حور و ملک بھی ہیں ثنا خواں
کس جا نہ ہوا احمدِ مختار کا چرچا

اَخلاق ہی سرکارِ دو عالم کے تھے ایسے
دشمن ہوئے تائب، کیا کردار کا چرچا

اک جست میں طے ہو گی ہر رفعتِ کونین
داناوں میں ہے آپ کی رفتار کا چرچا

وہ رنگ بیاں آپ کا اعجازِ کلامی
فُصحاے عرب کرتے ہیں گفتار کا چرچا

کیا مدح کروں سیّدِ کونین کی لوگو!
قرآن بھی جب کرتا ہے سرکار کا چرچا

اعداے نبی مٹتے گئے خود ہی جہاں سے
ہوتا ہی رہے گا سدا سرکار کا چرچا

نظمیؔ کی عنایت سے ہے یہ نعت مُشاہدؔ
اشعار کی صورت میں ہے سرکار کا چرچا

☆

کوئے نبی کے ارمان

دل میں اُٹھّا طوفانِ غم کوئے نبی کے ارمانوں کا
اب تو بلالیں ہم کو طیبہ دور ہو غم دیوانوں کا

اللہ اللہ! شہرِ مدینہ جس کے چپّے چپّے پر
جان نچھاور کرتے ہیں سب کیا کہنا مستانوں کا

نعرہ لگایا سرورِ عالم نے وحدت کا جب لوگو!
اوندھے منہ بُت گرنے لگے تھا حال بُرا بُت خانوں کا

رنج والم کے بحرِ بلا میں، جب کشتی میری پھنسی
جوں ہی اُن کو پکارا فوراً رخ پلٹا طوفانوں کا

کام مُشاہدؔ کا بن جائے، نام مُشاہدؔ کا بھی آئے
محشر میں جب ذکر ہو آقا آپ کے مدحت خوانوں کا

☆

ثنائے سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمہارا طرز نہیں ہے کبھی بھی زائل کا
ہمیشہ بھرتے ہو دامن تمہی تو سائل کا

ہر ایک وصف تو خالق نے آپ کو بخشا
احاطہ کس طرح کوئی کرے فضائل کا

ہمارے لفظ ہیں بے بس ثنائے سرور میں
کہ جب قرآن ہے رطبُ اللساں شمائل کا

وہ جس کے دل میں شہِ دیں کی کچھ نہیں عظمت
وہی بشر تو ہے پُتلا ہر اِک رذائل کا

لکھے گا نعت مُشاہدؔ کہاں کہ ہر اک لفظ
بیانِ وصف میں مصروف ہے حمائل کا

☆

رب کا شاہ کار

خدا کے فضل سے پیغامِ کردگار آیا
جو بے قرار تھے اب تک اُنھیں قرار آیا
کچھ اس ادا سے وہ جانِ گل و بہار آیا
کہ پھول ہی نہیں کانٹوں پہ بھی نکھار آیا
وہ جن کی خودسری صدیوں پہ تھیں محیط مگر
نگاہِ لطف و کرم سے انھیں سنوار آیا
دلوں پہ نقش نہ رہ پایا کوئی نفرت کا
کچھ اس طرح سے وہ تقسیم کرتا پیار آیا
خلوص و عدل و مساوات و نظم و ضبط و وفا
جہاں میں بانٹتا محبوبِ کردگار آیا
نظامِ خُلق و مروّت تھا ہر جگہ برہم
اُسے سنوارنے رب کا وہ شاہ کار آیا
شبِ خموشِ لحد میں تجلّیاں ہوں گی
جو بے نقاب یہاں روئے تابدار آیا
انھیں کا عشق ہے مشعل فروزِ قلب و نظر
وہ خوش نصیب ہے جس دل میں اُن کا پیار آیا
نہ بے ضمیری مُشاہدؔ کے دل میں آئے کبھی
مٹا دیں شیشۂ دل پر جو یہ غُبار آیا

☆

ایثار نبی کا

یارب ہے دعا دیکھ لوں دربار نبی کا
دربارِ ضیا بار گہر بار نبی کا
دل معدنِ انوار ہو اور ذہن منور
گر خواب میں قسمت سے ہو دیدار نبی کا
دیتا ہے سبق زندگی کس طرح گزاریں
اَخلاق نبی کا ہمیں ایثار نبی کا
سنگ باری کے بدلے میں دعاوں سے نوازا
لاریب! ہے بے مثل یہ کردار نبی کا
ہوں ہیچ مری نظروں میں ہر نعمتِ کونین
مِل جائے جو اک ذرۂ پیزار نبی کا
ہیں شمس و قمر کہکشاں پُرنور اُنھیں سے
اَجرامِ سماوی میں ہے انوار نبی کا
دنیا کی محبت سے مری جان چھڑا دے
یارب! یہ مُشاہدؔ رہے سرشار نبی کا

☆

شہرِ یارِ ارم سید الانبیا ﷺ

شہرِ یارِ ارم سید الانبیا
تاجدارِ حرم سید الانبیا

قاسمِ نعمتِ خالقِ دوجہاں
دیدیں ہم کو نِعَم سید الانبیا

آپ ہی کے سبب سے عیاں بے گماں
ہے حدوث و قدم سید الانبیا

آپ آئے تو ظاہر جہاں میں ہوئے
ہر وجود و عدم سید الانبیا

خوبیِ حُسن میں آپ یکتا ہوئے
سرو نازِ قَدَم سید الانبیا

آپ ہیں واقفِ رازِ کون ومکاں
مغزِ رازِ حِکَم سید الانبیا

کہفِ روزِ مُصیبت ہیں آقا مرے
موجِ بحرِ کرم سید الانبیا

آپ کو رب نے غیبوں پر آگاہ کیا
کنزِ علم و حِکَم سید الانبیا

جن وانس و مَلَک حور وغلماں سبھی
ہیں فرشتے خَدَم سید الانبیا

ہر نفس ہر گھڑی نام لیواوں پر
ہو رہے ہیں ستم سید الانبیا

آپ ہیں آسرا بے بسوں کے شہا
ڈالیں نظرِ کرم سید الانبیا

اپنے تیرِ نظر سے شہِ ذوالمنن
پھیریں تیرِ الم سید الانبیا

وہ بلا کو کریں مبتلائے بلا
کیوں الم پہ ہو غم، سید الانبیا

سبز گنبد ہو اور یہ مُشاہدؔ بھی ہو
نعت ہو یوں رقم سید الانبیا

☆

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

یوں بسی دل میں ہو عظمتِ مصطفیٰ
خود بخود ہو ادا مدحتِ مصطفیٰ

دید روئے منور ہے مقصود اگر
زیست ہو مراءتِ سیرتِ مصطفیٰ

سارے اصحاب تھے جاں نثار آپکے
سیکھو اے مومنو! اطاعتِ مصطفیٰ

اک اشارے میں سورج کو پلٹا دیا
اندھے نجدی یہ ہے قدرتِ مصطفیٰ

کیا ملے خاک جنت وہابی تجھے
خلد ہے پرتوِ ثروتِ مصطفیٰ

کوئی شایانِ شاں مدح کیا لکھ سکے
خود خدا جب کرے مدحتِ مصطفیٰ

اعلاحضرت کے مسلک پہ قائم رہو
دل میں پیدا کرو عظمتِ مصطفیٰ

اے مُشاہدؔ یہ سنّت ہے حسّان کی
سیکھو ان سے ہی تم اطاعتِ مصطفیٰ

☆

باعثِ کن فکاں

شاہِ کون و مکاں مالکِ دو جہاں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
آپ ہی سرورِ انس و جنّ و جناں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ کے واسطے دونوں عالم بنے، آپ کے واسطے دونوں عالم بنے
آپ کی ذات ہے باعثِ کُن فکاں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ہم کو ہے آپ ہی کا سہارا شہا، ہم کو ہے آپ ہی کا سہارا شہا
اوج پر ہیں ہماری پریشانیاں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نام لیتے ہی مشکل ہزاروں ٹلی ، نام لیتے ہی مشکل ہزاروں ٹلی
دافعِ ہر بلا والیِ بیکساں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ہم کو محشر میں کیوں کر رہے کوئی غم، ہم کو محشر میں کیوں کر رہے کوئی غم
جب کہ ہیں آپ ہی شافعِ عاصیاں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

آپکی نعت قرآں کے پاروں میں ہے، آپکی نعت قرآں کے پاروں میں ہے
آپ کا ذکر ہے از کراں تا کراں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

بحرِ الفت کی اک مَوج کر دیجیے، بحرِ الفت کی ایک مَوج کر دیجیے
بہرِ احمد رضا میرے دل میں رواں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

اس مُشاہدؔ پہ کردیں کچھ ایسا کرم، اس مُشاہدؔ پہ کردیں کچھ ایسا کرم
قبر میں بھی رہے یہ ہی وِردِ زباں مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

☆

نبیوں کے سلطان

نبیوں کے سلطاں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ
دین خدا کی جاں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

آپ سا کوئی آیا نہیں ہے، بلکہ رب نے بنایا نہیں ہے
خالق کل کی شاں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

آپ سے الفت دین کی پہچاں، آپ سے نفرت کفر کی پہچاں
جانِ جاں ایماں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

گنبدِ خضرا نور کا مخزن، مجھ کو دکھا دیں دل ہو روشن
میرا تو ارماں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

نورِ یقیں کی بارش پیہم، آپ کے دم سے جاری ہر دم
رحمت کی پہچاں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

قبضہ رب نے دیا ہے سب پر، جنّ وانس وحور وملک پر
مالک ہیں سلطاں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

روزِ محشر پیارے آقا، اپنے مُشاہدؔ کو بھی بچانا
محبوبِ رحماں ہیں آپ پیارے آقا صلیٰ علیٰ

☆

صہبائے طیبہ

کرم کی نظر ہو کمینے کی جانب
بلا لیجیے اب مدینے کی جانب

جو ہجرِ مدینہ میں دامن ہوا چاک
توجّہ ہو کیوں اُس کو سینے کی جانب

لو تیّار ہے کاروانِ محبت
چلو جھومتے اب مدینے کی جانب

مدینہ میں مرنا بقا کی ضمانت
چلو طیبہ میں مَر کے جینے کی جانب

جو ایماں کی دولت کا حامل ہے یارو!
وہ کیوں جائے فانی خزینے کی جانب

ہے جامِ بریلی میں صہبائے طیبہ
چلو بادۂ عشق پینے کی جانب

مُشاہدؔ کو پابندِ سُنّت بنا دیں
نہ جائے مخالف قرینے کی جانب

☆

امین آپ امانت کی آبرو بھی آپ

صبیح آپ، صباحت کی آبرُو بھی آپ
ملیح آپ ، ملاحت کی آبرُو بھی آپ
ہوا ، نہ ہے ، نہ کبھی ہوگا آپ سا کوئی
وجیہ آپ ، وجاہت کی آبرُو بھی آپ
سعادتوں نے سعادت ہے آپ سے پائی
سعید آپ، سعادت کی آبرُو بھی آپ
سراپا آپ کا معمور نکہتوں سے ہے
نفیس آپ، نفاست کی آبرُو بھی آپ
زبان گنگ فصیحانِ کائنات کی ہے
فصیح آپ، فصاحت کی آبرُو بھی آپ
بلاغتوں میں جو یکتا تھے بن گئے گونگے
بلیغ آپ ، بلاغت کی آبرُو بھی آپ
جو قتل کرنے کے درپَے تھے وہ بھی کہتے تھے
امین آپ ، امانت کی آبرُو بھی آپ
قسیمِ نعمتِ رب آپ ہیں مرے آقا
کفیل آپ، کفالت کی آبرُو بھی آپ
ہزار جُرم وخطا ہیں، ہیں آپ کے لیکن
شفیع آپ، شفاعت کی آبرُو بھی آپ
بروزِ حشر مشاہدؔ کے، پیشِ ربِّ جلیل
وکیل آپ ، وکالت کی آبرُو بھی آپ

☆

قاسمِ روزگار

تاج داروں کے تاج دار ہیں آپ   غم کے ماروں کے غم گسار ہیں آپ

آپ کے مِثل ہو نہیں سکتا   رب کے وہ شاہ کار ہیں آپ

آپ کے لب پہ 'لا' نہیں آتا   قاسمِ روزگار ہیں آپ

آپ ہیں اصلِ عالمیں آقا   نائبِ کردگار ہیں آپ

میری شہرت ہے آپ کا صدقہ   میری عزت مرے وقار ہیں آپ

یہ مُشاہدؔ ہو کس لیے بے کل
بے قراروں کے جب قرار ہیں آپ

☆

خیالِ موئے دوست

جاں فزا ہے باغِ جنت سے ہوائے کوئے دوست
ہے مُشامِ ذہن و دل میں ہر گھڑی خوشبوئے دوست

خواب ہی میں دیکھ لوں گر جلوۂ نیکوئے دوست
ہر نفس قائم رہے پھر دل میں میرے بوئے دوست

جن کو قسمت سے ملی پُشتوں تلک مہکا کیے
ایسی خوشبو ہے بسی درمیاں گیسوئے دوست

یا خدا! مقبول فرما لے دعاے خستہ جاں
ہے تمنّا رویا میں ہو دیدِ حُسنِ روئے دوست

دشمنِ جاں کو دعاؤں سے نوازا آپ نے
ہاں نرالی اس قدر ہر ایک سے ہے خوئے دوست

اُن کی مدحت کا بیاں کرنا تو ممکن ہی نہیں
خود خداے پاک قرآں میں ہے مدح گوئے دوست

ہے یقیں مقبول ہو گی مجھ مُشاہدؔ کی دعا
کیوں کہ میرے دل میں ہے چھایا خیالِ موئے دوست

☆

نقشِ قدم کی صورت

دشتِ طیبہ ہے ہمیں باغِ ارم کی صورت
یا خدا! اب تو دکھا دونوں حرم کی صورت

حالِ دل کس کو سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے
آپ ہی ہم کو دکھائیں گے کرم کی صورت

جس کو ملتا ہے جو ملتا ہے آپ ہی کا صدقہ ہے
آپ نہ چاہیں تو نظر آئے نہ غم کی صورت

آپ چاہیں تو ہو شاخِ شجر پل میں شہا
بے گماں تیز تریں تیغِ دو دم کی صورت

دور ہے ہم سے شہِ کون و مکاں کے صدقے
درد و غم رنج و الم ظلم و ستم کی صورت

درِ اقدس پہ جبیں خم ہو مری، میرے خدا
جس گھڑی سامنے ہو مُلکِ عدم کی صورت

از پئے نوریؔ ، مُشاہدؔ کی دعا ہے مولا
''اُن کے کوچے میں رہوں نقشِ قدم کی صورت''

☆

نبوی طلعت

میرا ایماں آپ کی الفت، سوزِ محبت میری دولت
میرے دل میں کر دیں پیدا شاہِ مدینہ اپنی چاہت

نُور کا مخزن روضہ دیکھوں، اب تو آقا طیبہ بلا لیں
ارماں یہ ہے دل میں مچلتا، پوری کر دیجے یہ حسرت

کوچہ کوچہ مہکا مہکا ، صحرا صحرا لالہ لالہ
لوگو! یہ ہے بوئے زلفِ شاہِ دنیٰ کی نکہت نکہت

شمعِ جمالِ شہ سے روشن ظلمت خانہ دل کا ہوگا
برسے گی جب نبوی طلعت فکرِ دنیا ہوگی رخصت

اہلِ جہاں کرتے ہیں آقا لمحہ لمحہ ہم کو پریشاں
قلبِ مُشاہدؔ سے کر دیجے دور خدارا ہر اِک کلفت

☆

خاکِ طیبہ

خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو جائے حیات
رنج و غم درد و الم سے پاک ہو جائے حیات

زندگی کی زندگی ہے عشق و الفت آپ کی
حُبِّ احمد گر نہ ہو خاشاک ہو جائے حیات

اُسوۂ سرکار کا ہو جو کہ پیرو روز و شب
اس کی تو پھر حاملِ ادراک ہو جائے حیات

داغ ہائے عشقِ نبوی سے مُزّین قلب ہو
سب خیالاتِ غلط سے پاک ہو جائے حیات

بہرِ طارق، خالد و سلمان و بوذر یا نبی
دشمنانِ دین پر بے باک ہو جائے حیات

گر مُشاہدؔ سنتِ سرکار اپنا لیں سبھی
زہرِ گنہ کے واسطے تریاک ہو جائے حیات

☆

جشنِ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عرشِ اعظم پر گئے شاہِ اُمم آج کی رات
مل گئے طالب و مطلوب بہم آج کی رات

سورۂ نجم کی تفسیر سے واضح یہ ہوا
حق نے کھائی ہے شہ دیں کی قسم آج کی رات

صرف یہ سوچ کے ہی عرشِ بریں جھوم اُٹھا
آئیں گے مجھ پہ شہ دیں کے قدم آج کی رات

حق نے رضواں سے کہا آئے گا محبوب مرا
خوب آراستہ کر باغِ ارم آج کی رات

عرش و کرسی ہی نہیں دیکھ کے آقا کو مرے
وجد میں آگئے خود لوح و قلم آج کی رات

کوئی انساں وہاں پہنچا ہے نہ پہنچے گا کبھی
آپ چھوڑ آئے جہاں نقشِ قدم آج کی رات

جب کہ سرکارِ مدینہ سے محبت ہے ہمیں
جشنِ معراج منائیں نہ کیوں ہم آج کی رات

مانگنا ہو جو، وسیلے سے نبی کے مانگو
جوش میں آیا ہے دریائے کرم آج کی رات

بالیقیں ہے یہ شہنشاہِ رسولاں کا کرم
ذکرِ معراج کیا میں نے رقم آج کی رات

اہلِ اسلام کو لازم ہے نہ غافل بیٹھیں
ذکرِ معراج کریں مل کے بہم آج کی رات

جن کا معراج پہ ایماں ہے مُشاہدؔ پختہ
سرِ تسلیم کریں کیوں نہ وہ خم آج کی رات

یارسولِ خدا الغیاث الغیاث

یارسول خدا الغیاث الغیاث — دور کردیں بلا الغیاث الغیاث

"فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے" — دافعِ ابتلا الغیاث الغیاث

نام لیواوں پر ظلم کا قہر ہے — ظلم کردیں فنا الغیاث الغیاث

آج دہشت کا بڑھنے لگا سلسلہ — امن کو دیں بقا الغیاث الغیاث

مجھ کو طوفِ حرم کردیں آقا نصیب — دیکھوں روضہ شہا الغیاث الغیاث

مجھ کو نوری کریں از پئے بوالحسین — میرے نورالہدیٰ الغیاث الغیاث

قلب ظلمت زدا کو منور کریں — میرے بدرالدجیٰ الغیاث الغیاث

ظلمتِ جہل کو علم کا نور دیں — کنزِ علم و صفا الغیاث الغیاث

آپ آئیں، مُشاہدؔ پڑھے نعت ہی
قبر میں، برملا الغیاث الغیاث

☆

سرکارِ دوعالم کے باعث

اللہ نے بنائے سب عالم، سرکارِ دوعالم کے باعث
حاصل ہوا آدم کو بھی دم، سرکارِ دوعالم کے باعث

جب دردوغم کی یُورش میں سرکار کا میں نے نام لیا
فوراً ہی مٹے سب رنج والم، سرکارِ دوعالم کے باعث

یہ رتبہ بڑا ہی عالی ہے، ہم اہلِ عقیدت کا لوگو!
پیدا ہوئے در افضل اُمم، سرکارِ دوعالم کے باعث

تھا دبدبہ شوکت کا ایسا، میلادِ حبیبِ اکبر پر
کعبہ میں گرے سب اوندھے صنم، سرکارِ دوعالم کے باعث

ہے عرقِ بدن میں وہ نکہت، نسلوں کو جو مہکا دیتی ہے
ہے خوشبو بداماں باغِ اِرم، سرکارِ دوعالم کے باعث

میں کچھ بھی نہیں میں کچھ بھی نہیں، ہے اُنکی عطا یہ اُنکی عطا
ہے نعت، مُشاہدؔ محوِ رقم، سرکارِ دوعالم کے باعث

☆

جشنِ ولادتِ شہِ کون ومکاں

جس کو بھی دیکھتا ہوں وہی شادماں ہے آج
چہرے سے ہر کسی کے مسرت عیاں ہے آج

ڈوبا ہوا جو نُور میں سارا جہاں ہے آج
جشنِ ولادتِ شہِ کون و مکاں ہے آج

ہر ایک شَے سے آپ کا جلوہ عیاں ہے آج
واللہ! بزمِ دہر کا دل کش سماں ہے آج

اللہ رے دیکھتا ہوں میں ہر اک زبان پر
سرکارِ کائنات کا ذکرو بیاں ہے آج

طیبہ سے آ رہی ہیں ہوائیں جو عطر بیز
مہکی ہوئی فضائے جہاں بے گماں ہے آج

کس کو پڑی ہے ڈالے نظر آسمان پر
فرشِ زمیں بنی ہوئی خود آسماں ہے آج

یہ بھی نہیں کہ صرف یہیں اُن کا ذکر ہے
ہر ایک سمت شہرۂ فخرِ جناں ہے آج

بشاش کیوں نہ ہوں کہ نبی کے طفیل میں
ہم پر خدائے پاک بڑا مہرباں ہے آج

احمد رضا کے صدقے مُشاہدؔ بصد خلوص
محوِ ثنائے سرورِ کون و مکاں ہے آج

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کوئی نبی نہیں سلطانِ انبیا کی طرح
قریبِ رب نہیں کوئی بھی مصطفیٰ کی طرح

بشر کے روپ میں نورِ خدا کے پیکر ہیں
کوئی بشر نہیں محبوبِ کبریا کی طرح

نکالا ہم کو جہالت کے اندھے غاروں سے
نہ آیا جگ میں کوئی میرے رہنما کی طرح

جمالِ یوسفِ کنعاں پہ دل مرا قرباں
ہے یہ بھی سچ نہیں وہ حُسنِ والضحیٰ کی طرح

ہیں یوں تو اور بھی اصنافِ شاعری لیکن
کسی کا رتبہ نہیں نعتِ مصطفیٰ کی طرح

رضا کا حُسنِ تخیل ہے رہنما میرا
کہ نعت گو نہیں کوئی مرے رضا کی طرح

اُنھیں کا عشق مُشاہدؔ بنے گا نورِ لحد
کسی کا عشق نہیں عشقِ مصطفیٰ کی طرح

☆

نعتِ رسولِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صباحتیں قربان جس پر آپ ہیں ایسے صبیح
ملاحتیں جس پر تصدق حُسن ہے ایسا ملیح

بلاغتیں دم توڑتی ہیں آپ کے قدموں تلے
فصاحتیں شیدا ہوں جس پر آپ ہیں ایسے فصیح

بشارتیں دیتے رہے ختم الرسل کی سب نبی
موسیٰ و عیسیٰ ہوں کہ ہوں حضرتِ خلیل و ذبیح

جو جان کے دشمن تھے باہم شیر و شکّر بن گئے
بھائی چارے کی نبی نے اس طرح سے کی تشریح

ہو جمالِ شاہِ کوثر سے جسے بُغض و عناد
وہ بشر لاریب لوگو! سب سے زیادہ ہے قبیح

یوں تو ہے باغِ جناں کا مرتبہ اعلیٰ بہت
طالبِ طیبہ مگر طیبہ کو دیتے ہیں ترجیح

جب حَسن کا اور رضا کا سامنے ہوگا کلام
اے مُشاہدؔ نعت ہوگی تب رقم بالکل صحیح

☆

جنت کے کاخ

بناتے ہیں جو اُن کی عظمت کے کاخ
خدا اُن کو دیتا ہے جنت کے کاخ

تباہ ہوگئے آمدِ مصطفیٰ سے
کہ جتنے بھی تھے بربریت کے کاخ

جو ہیں بے ادب شاہِ کونین کے
اُنھیں ملتے ہیں قہر و ذلّت کے کاخ

ہے جن کو درودوں سلاموں سے رغبت
عطا ہوں گے اُن کو ہی رحمت کے کاخ

ہمیں جان سے پیارا اسلام ہے
بچائیں گے ہر پل شریعت کے کاخ

دعا، جس میں نہ ہو نبی کا توسُّل
نہ پائے گی ہرگز اجابت کے کاخ

مُشاہدؔ بھی اُس کے مکینوں میں ہے اِک
بنائے رضا نے جو مدحت کے کاخ

☆

بارہویں تاریخ

دل ونظر کو لبھاتی ہے بارہویں تاریخ — خوشی کے گیت سناتی ہے بارہویں تاریخ

نشاط وکیف بڑھاتی ہے بارہویں تاریخ — جہاں میں دھوم مچاتی ہے بارہویں تاریخ

خوشی کے جام لُنڈھاتی ہے بارہویں تاریخ — ہمیں سُرور میں لاتی ہے بارہویں تاریخ

ہمارے دل کو جِلاتی ہے بارہویں تاریخ — عدو کے دل کو جَلاتی ہے بارہویں تاریخ

خزاں کو دور بھگاتی ہے بارہویں تاریخ — کرم کے پھول کھلاتی ہے بارہویں تاریخ

خوشی کے پھول اُگاتی ہے بارہویں تاریخ — چمن میں خوشبو بساتی ہے بارہویں تاریخ

گھروں سے اہلِ سنن کے طفیل شاہِ دنیٰ — نشانِ رنج مٹاتی ہے بارہویں تاریخ

ہر ایک درد والم رنج وغم فنا کرتے — کچھ ایسی شان سے آتی ہے بارہویں تاریخ

اگر نہ ہوتے شہِ دیں تو کچھ نہیں ہوتا — نبی کا رتبہ بتاتی ہے بارہویں تاریخ

ہزار عید سے بڑھ کو خوشی ولادت کی — ہمیں تو خوب ہی بھاتی ہے بارہویں تاریخ

ہمیں نشاط ومسرت سے آشنا کرتی — عدو پہ برق گراتی ہے بارہویں تاریخ

زمیں پہ عیدِ ولادت کی فرحتوں کے سبب — بہارِ خلد بساتی ہے بارہویں تاریخ

سوائے شیطاں کے ہر ایک کو خوشی دیتی — عدو کے دل کو جَلاتی ہے بارہویں تاریخ

تمام بے کسوں مظلوموں اور یتیموں کو — کرم کے جلوے دکھاتی ہے بارہویں تاریخ

ہو کیوں مُشاہدؔ رضوی کو فکر وغم کوئی
کہ سویا بخت جگاتی ہے بارہویں تاریخ

☆

میری پہلی نعت

ہے بہتر وظیفہ ثنائے محمد ﷺ — خدا خود ہے مدحت سرائے محمد ﷺ

اُسی کی نگاہوں میں تاثیر ہوگی — ہوئی جس کو حاصل لقائے محمد ﷺ

اُجالا جو پھیلا ہوا ہے جہاں میں — ہے منت کشِ خاکِ پائے محمد ﷺ

فرشتے ادب سے وہاں آرہے ہیں — جہاں ہو رہی ہے ثنائے محمد ﷺ

ہیں جتنے بھی، حقدارِ جنت یہی ہیں — گدائے محمد ﷺ، فدائے محمد ﷺ

محمد ﷺ نہ ہوتے تو ہوتے نہ عالم — زمین وزماں ہیں عطائے محمد ﷺ

جو اُن کا ہوا ہوگیا وہ خدا کا — خدا کی رضا ہے، رضائے محمد ﷺ

دیا اِذن کعبہ کو قبلہ بنا لیں — رضائے خدا ہے رضائے محمد ﷺ

حبیبِ خدا باعثِ کُن فکاں ہیں — نہیں کوئی ایسا سوائے محمد ﷺ

گنہ گارو! محشر کی گرمی کا ڈر کیا — ہیں کوثر پہ تشریف لائے محمد ﷺ

صدائے دلی اور وِردِ زباں ہو — ہمیشہ درود وثنائے محمد ﷺ

ہے مجھ پر کرم مُرشدِ باصفا کا — ہے بالواسطہ یہ عطائے محمد ﷺ

رضا کے کرم سے بنی نعتِ اوّل — جو اوّل رقم کی ثنائے محمد ﷺ

مُشاہدؔ یہ آنکھیں ہیں کس کام کی پھر
نہ دیکھے اگر جلوہ ہائے محمد ﷺ

☆

معطّر کاغذ

نام جب اُن کا لکھا ہو گیا بہتر کاغذ
اُن کے اوصاف کی خوشبو سے معنبر کاغذ

سادہ تھا، چھپ گیا جب اُس پہ قرآنِ اکرم
بن گیا دیکھو مقدّر کا سکندر کاغذ

شاخِ طوبیٰ کے قلم سے ہو رقم نعتِ نبی
تو لکھوں لالہ وگل کے میں بنا کر کاغذ

جس پہ سرکار کا فرمان ہوا ہے مرقوم
ہے وہ لاریب! بڑا دل کش وسُندر کاغذ

جس پہ نامِ شہِ کونین ہو ارقام وہی
میری نظروں میں ہے وہ بہتر و برتر کاغذ

جس پہ ہو عارضِ تاباں کی صفت کا احوال
کر دے نامہ کی سیاہی کو منوّر کاغذ

ہے مُشاہدؔ کی دعا از پئے حسنین، خدا!
''حشر میں ہو مرے نامہ کا معطّر کاغذ''

☆

حُسنِ رسولِ پاک ﷺ

حُسنِ رسولِ پاک ہے نقصِ جہاں سے دور دور
جس کو ہو عیب کی تلاش ہو وہ یہاں سے دور دور

جس کو ملے نصیب سے، قُربتِ کوچۂ رسول
کیوں کر نہ اس کا دل رہے عیشِ جہاں سے دور دور

نورِ رسول کے طفیل ، آدم نے پائی زندگی
ان کے ہی نور سے ہوئی ظلمت جہاں سے دور دور

گُستاخ نجدیو! چلو دامن نبی کا تھام لو!
ورنہ رہو گے دیکھنا کل تم جناں سے دور دور

یارب ترے حبیب کا گلشن اُجاڑتے ہیں یہ
مولا انھیں ذلیل کر، کر دے یہاں سے دور دور

خاکِ مدینہ میں جگہ مل جائے دفن کے لیے
رکھنا ہمارے لاشے کو ہندوستاں سے دور دور

جب سے غمِ رسول کی لذّت سے آشنا ہے دل
واللہ! میں تو ہو گیا آلامِ جاں سے دور دور

احمد رضا کے صدقے میں، عشقِ رسول ہے فزوں
رہتا ہے دل مُشاہدؔ اب، حُبِّ جہاں سے دور دور

☆

شعورِ زندگی

محمد مصطفیٰ آئے جہاں میں روشنی لے کر
ہر اک انسان کی خاطر شعورِ زندگی لے کر

مساوات وصفا وصدق وعدل وآگہی لے کر
جہاں میں کون لایا؟ آئے یہ میرے نبی لے کر

تھے ظلم و جور کے طوفاں جہاں میں اوج پر لوگو!
شہِ کون ومکاں آئے پیامِ آشتی لے کر

عطا کرتے ہیں بِن مانگے ہی وہ نعمت جہاں بھر کی
جو آتے ہیں درِ والا پہ دامانِ تہی لے کر

اجل آنے سے پہلے ہے تمنّا یہ مُشاہدؔ کی
وہ آئے نعت کی سوغات روضہ پر کبھی لے کر

☆

کوچۂ انوار

جو جان و دل سے رکھتے ہیں سرکار کو عزیز
ہوتے ہیں وہ ہی حضرتِ غفّار کو عزیز

سب کو رضائے خالقِ کونین سے غرض
لیکن خوشی ہے آپ کی ستّار کو عزیز

اللہ کو پسند ہیں بے شک وہی بشر
رکھتے ہیں حق کی خاطر جو دار کو عزیز

”قرآن کھا رہا ہے اُسی خاک کی قسم“
رکھتا ہے حق بھی کوچۂ انوار کو عزیز

اُن کو گلِ جناں کی طلب کیا ستائے گی
رکھتے ہیں جو کہ طیبہ کے ہر خار کو عزیز

مجھ کو غرض نہیں ہے زر و سیم و مال کی
رکھتا ہوں نعل احمدِ مُختار کو عزیز

ہے التماسِ خستہ مُشاہدؔ شہِ انام
رکھیے ہمیشہ آپ کے دربار کو عزیز

☆

آستاں کے پاس

بلالیں مجھ کو بھی سرکار آستاں کے پاس
کہ میں بھی آوں مدینہ کے گلستاں کے پاس

نفَس نفَس میں مدینہ کے جلوے بس جائیں
جو آوں روضۂ سرکارِ انس و جاں کے پاس

گنہ گار ہوں ، غفّار ہے مِرا مولا
کھڑی ہے رحمتِ حق بارِ عاصیاں کے پاس

سُنا ہے میں نے بزرگوں سے آگ دوزخ کی
نہ آئے گی کبھی اُن کے قصیدہ خواں کے پاس

یہی دعا ہے مُشاہدؔ کی ، جیتے جی مولا
پڑھوں میں نعت کبھی اُن کے آستاں کے پاس

☆

مختارِ بخشش

زمانہ ہے اُن سے طلب گارِ بخشش
بنایا اُنھیں رب نے مختارِ بخشش

چلے آو منہ مانگی پاو مرادیں
سجا ہے مدینہ میں دربارِ بخشش

مرے مصطفیٰ جانِ رحمت کے صدقے
پھلا پھولا دنیا میں گلزارِ بخشش

وہ عالم میں نفسی کے، اِنّی لہا سے
کریں گے یوں محشر میں اظہارِ بخشش

وہی قاسمِ نعمتِ کبریا ہیں
اُنھیں سے ہُوَیدا ہیں اَسرارِ بخشش

مُشاہدؔ لحد کے سرہانے وہ آکر
بسائیں گے ظلمت میں انوارِ بخشش

☆

بصد اخلاص

کروں میں آپ کی مدحت شہا، بصد اخلاص
ہے میرے دل میں یہ چاہت شہا، بصد اخلاص

کروں میں آپ سے اُلفت شہا، بصد اخلاص
ہو دل میں جاری عقیدت شہا، بصد اخلاص

مجھے بھی دولتِ دارین سے نوازیں آپ
ہوں میں بھی طالبِ نعمت شہا، بصد اخلاص

دکھا دیں روئے منور شہ دنیٰ اپنا
ہوں میں بھی طالبِ رویت شہا، بصد اخلاص

نوازیں مجھ کو بھی رحمت سے یاشہِ کونین
ہوں میں بھی طالبِ رحمت شہا، بصد اخلاص

ہو وقتِ نزع بھی لب پر ترانے نعتوں کے
ہے میرے دل میں یہ حسرت شہا، بصد اخلاص

حضور! دل میں مُشاہدؔ کے آرزو ہے یہی
بنے مدینہ میں تُربت شہا، بصد اخلاص

☆

مدحتِ عارِض

اُٹھا ہے ولولۂ شوقِ مدحتِ عارض
بیان کر اے قلم وصفِ رحمتِ عارض

جبین پاک ہے انوار کا خزانہ ایک
اور آئینے سے سوا حُسن و طلعتِ عارِض

ہے بوئے باغِ جہاں زُلفِ مصطفیٰ کے سبب
تو بوئے خلد ہے مرہونِ نکہتِ عارض

صحف کے پاروں میں تمثالِ عارضِ انور
بیان کیسے کرے کوئی رنگتِ عارِض

بروزِ حشر مُشاہدؔ کا ہے عقیدہ یہ
بچائے گی ہمیں گرمی سے برکتِ عارِض

☆

خاکِ شفا سے ربط

جو بھی رکھتے ہیں مصطفیٰ سے ربط　　اُن کا ہوتا ہے کبریا سے ربط

وہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے　　جس کو ہے نعلِ مصطفیٰ سے ربط

اُس پہ رحمت خدا کی برسے گی　　جو رکھے گا شہ دنیٰ سے ربط

حبِّ دنیا سے دور کر مولا　　مجھ کو ہو اُن کی ہی وِلا سے ربط

جس کا خاکِ شفا سے ہے رشتہ　　اُس کا نہ ہو کبھی دوا سے ربط

بعد مرنے کے بھی رہے قائم　　مدحتِ روئے والضحیٰ سے ربط

قبر کا کاش میری ہو جائے　　روئے والشمس کی ضیا سے ربط

مرتے دم تک رہے مُشاہدؔ کا
سنّتِ شاہِ انبیا سے ربط

☆

محفوظ

عشقِ مصطفیٰ کا گر دل میں ہے دیا محفوظ
پھر تو نارِ دوزخ سے رکھے گا خدا محفوظ

اُن کے روئے انور کے ذکرِ خیر کی خاطر
ہے کلامِ ربّی میں سورۂ ضُحا محفوظ

ہیں کہیں وہ مُزّمّل تو کہیں ہیں مُدّثّر
ہے کلامِ ربّی میں اُن کی ہر ادا محفوظ

ذاکرِ نبی ہے جو دیکھنا سدا اُس کو
ہر بلا سے رکھے گی رحمتِ خدا محفوظ

پُر خطا مُشاہدؔ کے دل میں جانِ رحمت کی
رکھنا اے خداوندا! الفت و وِلا محفوظ

☆

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب کہ جہاں میں سورجِ اسلام ہوا طلوع
بُت خانوں میں تباہی کے آثار ہوئے شروع

حکمِ خدا ہے جانوں پہ جب ظلم کرلو خوب
تم کرلو مصطفیٰ سے آ کر ذرا رجوع

لاریب! اُس کی ساری عبادت فضول ہے
بے عشقِ مصطفیٰ جو کرے سجدہ اور رکوع

جو بے ادب ہے وہ نہیں مومن کسی بھی طور
عشقِ نبی ہے ایماں کی سب سے بڑی فروع

ہے یَنطقُ سے ظاہر، ہر بات ہے وحی
نکلی جو دہن پاک سے سب ہوگئی مشروع (۱)

روتوں کو فقط ایک تبسُم سے ہنسایا
گرتوں کو شہ دین نے کردیا مرفوع (۲)

مجھ کو یقیں ہے رضوی مُشاہدؔ کہ جلد ہی
فیضِ رضا سے ہوگا دیواں ترا مطبوع

☆

(۱) شرع کے موافق۔۔۔(۲) اُٹھادیا۔۔۔

ایمان کی شعاع

روشن جو کردی آقا نے ایمان کی شعاع
روح ونظر میں بس گئی ایقان کی شعاع

ہر سُو جہاں میں پھیلی سرکار کے سبب
خلّاقِ دو جہان کے عرفان کی شعاع

غارِ حرا سے نکلی تھی عرصہ گزر گیا
اب بھی ہے خوب روشن قرآن کی شعاع

جینے کا حق جو دخترِ حوّا کو مل گیا
ہے یہ بھی ایک اُن کے فیضان کی شعاع

آپ آئے سرکشی کا جنازہ نکل گیا
پھیلادی جگ میں عظمتِ انسان کی شعاع

ہنسنے لگے، وہ رنج و الم بھی بھلادیے
چمکی جو رونے والوں پہ مُسکان کی شعاع

ہے آرزو مُشاہدؔ رضوی کی یاخدا!
دل میں رہے ہمیشہ حسّان کی شعاع

☆

شانتی کے چراغ

اُن سے روشن ہیں شانتی کے چراغ
امن وانصاف وآشتی کے چراغ

بجھ گئے مصطفیٰ کی آمد سے
ظلم وعدوان وسرکشی کے چراغ

چپّے چپّے پہ آج ہیں روشن
اُن سے عرفان وآگہی کے چراغ

وہ نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
اُن سے روشن ہیں زندگی کے چراغ

بزمِ میلاد میں مُشاہدؔ سُن
ہم جلائیں گے سرخوشی کے چراغ

☆

نعتِ پاک

پھیلی اُنھیں سے دین کی تنویر ہر طرف
توحید کی نبی نے کی تشہیر ہر طرف

اصنام اوندھے منہ گرے میلادِ نبی پر
گونجا جہاں میں نعرۂ تکبیر ہر طرف

ظالم کا سرنگوں ہوا میلادِ نبی سے
کج مج دلوں کی ہوگئی تطہیر ہر طرف

وہ جن کو سرکشی میں عروج وکمال تھا
اسلام لائے ہوگئی توقیر ہر طرف

آئے جو آپ، ٹوٹ کے فوراً بکھر گئی
لات وہُبل وکفر کی زنجیر ہر طرف

بیواؤں اور یتیموں کی نصرت نبی نے کی
کمزوروں کو عطا ہوئی توقیر ہر طرف

اہلِ سُنن کے یومِ ولادت پہ دیکھیے
مصروفِ خوشی سارے جواں پیر ہر طرف

طیبہ پہ جو قدم پڑے محبوبِ خدا کے
پَل میں وہ خاک ہوگئی اکسیر ہر طرف

فیضِ رضا ہے مجھ پہ مُشاہدؔ اسی لیے
کرتا ہوں نعتِ پاک جو تحریر ہر طرف

☆

قرآن کی رونق

اُن سے دنیا جہان کی رونق — لالہ و گلستان کی رونق
لاکھ دشمن کیا کریں سازش — کم نہ ہوگی قرآن کی رونق
ذکرِ سرکار کی بدولت ہی — ہے مرے قلب و جان کی رونق
ہر نفَس روز افزوں ہے — اُن سے میرے مکان کی رونق
جن کے لب پر ثنائے احمد ہے — اُن کو حاصل زبان کی رونق
کوئی اُن سا بلیغ نہ گزرا — اُن سے حاصل بیان کی رونق
فیضِ رضوی سے ہند میں باقی — عشقِ سرکارِ دوجہان کی رونق
میرے نظمی ہیں وقت کے حسّاں — نعتِ شاہِ زمان کی رونق

یارسولِ خدا مُشاہدؔ کو
دیدیں شیریں لسان کی رونق

☆

عشقِ شہِ بطحا ﷺ

عشقِ شہِ بطحا کا جو شیدائی ہے بے شک
ٹھوکر میں اس انسان کی دانائی ہے بے شک

دیکھے تو ذرا کوئی مرے شیشۂ دل میں
تصویرِ شہِ دیں کی اُتر آئی ہے بے شک

محدود نہیں عشقِ نبی صرف بشر تک
اللہ بھی سرکار کا شیدائی ہے بے شک

ہر شَے میں نظر آتے ہیں اُس کو شہِ والا
آنکھوں میں جس انسان کے بینائی ہے بے شک

وہ آنکھ بھی ہے کتنی مقدس و مبارک
جو دیدِ شہِ دیں کی تمنّائی ہے بے شک

سرکارِ مدینہ کے درِ پاک پر اب بھی
ہر وقت فرشتوں کی جبیں سائی ہے بے شک

حاصل نہیں جنّت کے چمن کو اے مُشاہدؔ
گل زارِ مدینہ میں جو رعنائی ہے بے شک

☆

غم گسارِ دل

ذکرِ مصطفیٰ کر کے لوٹ لو بہارِ دل
نعتِ مصطفیٰ سے ہے دوستو! قرارِ دل

وِردِ نامِ آقا سے قسمتیں سنورتی ہیں
باعثِ سکونِ دل اور ہے بہارِ دل

دل پہ وہ قدم رکھ دیں طالبِ کفِ پا ہوں
نقشِ پا بنے یہ دل ، دور ہو غبارِ دل

یا محمدِ عرَبی ، نورِ پاک اپنے
ظلمتوں کو دن کر دیں، دور ہو غبارِ دل

آپ سے سکونِ دل، آپ بے کلوں کے کل
آپ بالیقیں آقا، میرے غمگسارِ دل

نزع چین بخشے گا، موت زندگی دے گی
آئیں گے اگر آقا، وقتِ احتضارِ دل

نعت لکھنا کیا مشکل تجھ کو اے مُشاہدؔ سُن
احمدِ رضا جب ہیں تیرے رازدارِ دل

☆

آرزوئے رسول ﷺ

خدایا! دے تو مجھے دے بس آرزوئے رسول
کریں یہ قلب و نظر، میرے جستجوئے رسول

"بیاں قرآن نے والشمس میں کیا جس کا"
خدایا! مجھ کو دکھا دے وہ حُسنِ روئے رسول

شفا ملے نہ جسے قیمتی دواوں سے
مَلے وہ جسم پہ اپنے غُبارِ کوئے رسول

خوشا وہ سر جو کٹے آپ کی محبت میں
زہے وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوئے رسول

تری نگاہ سرِ عرش جا کے ٹھہرے گی
لگالے آنکھ میں اپنی غبارِ کوئے رسول

مری حیات بھی نازاں ہو موت پر میری
ملے جو دفن کی خاطر زمینِ کوئے رسول

زبانِ شوق سے کہتا رہوں میں صلِ علیٰ
قدم بنے یہ مرا سر چلوں جو سوئے رسول

چمن چمن ہے مُشاہدؔ اُسی سے مہکا ہوا
زمانے بھر میں جو پھیلی ہوئی ہے بوئے رسول

☆

مرے مصطفیٰ علم و حکمت کے حامل

مرے مصطفیٰ علم و حکمت کے حامل — شریعت کے حامل طریقت کے حامل

رہِ امن و انصاف کس نے بتائی؟ — وہی تو ہیں انساں کی عظمت کے حامل

جو پڑھتے ہیں نعتِ شہِ دین و دنیا — بنیں گے وہ رحمٰں کی رحمت کے حامل

نہ پائیں گے ہرگز عبادت کی لذّت — جو بندے نہیں اُن کی عظمت کے حامل

عتیق و عمر کو بنایا نبی نے — صداقت کے حامل عدالت کے حامل

تو عثمان و حیدر بنے بے مثالی — سخاوت کے حامل شجاعت کے حامل

تصلّب رہے سنّیت پر ہمیشہ — بنا دیں ہمیں استقامت کے حامل

خدا! شاد و آباد اُن کو تُو رکھنا — ہیں جتنے رہِ اعلیٰ حضرت کے حامل

مُشاہدؔ پہ احمد رضا کا کرم ہے
بنے جو شہِ دیں کی مدحت کے حامل

☆

یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فردوس بھی ہے جس پہ قربان یارسول
بے شک وہ آپ کا ہے ایوان یارسول

دونوں جہاں کے آپ ہیں سلطان یارسول
اس بات پر ہے میرا ایمان یارسول

مانے گا آپ کا جو فرمان یارسول
پختہ اُسی کا ہوگا ایمان یارسول

یوں تو ہیں ایک سے اک انسان یارسول
کوئی نہیں ہے آپ سا ذی شان یارسول

اب تو یہی ہے دل میں ارمان یارسول
ہوجائیں ہم بھی آپ پہ قربان یارسول

جو دامنِ کرم سے وابستہ ہی نہیں ہے
حاصل اُسے ہو کیسے عرفان یارسول

کس پر نہیں جہاں میں الطافِ خُسروانہ
ہر ایک پر ہے آپ کا احسان یارسول

بعدِ خدا ہو افضل کونین میں ہر اک سے
اِس بات کا ہے شاہد قرآن یارسول

دیوانہ آپ کا یہ جب تک نہیں بنا تھا
کہلاتا تھا مُشاہدؔ نادان یارسول

☆

اُمّت کے غم خوار

نبیوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دو جگ کے مختار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب کو سیدھا رستہ چلایا، نیک بنایا ایک بنایا
عظمت کے مینار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہیں ہر انساں سے بہتر، کوئی نہیں ہے ان سے برتر
قدرت کے شہکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عرشِ عُلا پر جانے والے، راز خدا کا پانے والے
محبوبِ غفّار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیواوں کا درد مٹایا، مسکینوں کو گلے لگایا
اُمت کے غم خوار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ظلم وتشدّد ختم کیا ہے، امن کا جھنڈا لہرایا ہے
امن کی ہیں مہکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لب پہ مُشاہدؔ کے ہے دعا یہ، یارب حج کی سعادت دیدے
دیکھیں ہم دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆

خالق کل کے نائبِ اکرم

آپ معظّم آپ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم
مُرسل اعظم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ محمد آپ ہیں احمد آپ ہیں محمود آپ ہیں حامد
آپ سراپا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں یٰسٓ آپ ہیں طٰہٰ آپ ہیں فرقاں آپ ہیں قرآں
خالق کل کے نائبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں طیب آپ ہیں طاہر آپ ہیں حاضر آپ ہیں ناظر
آپ ہیں حاشر آپ ہیں عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نخلِ جہاں کے اصل متیں ہیں آپ ہیں عاقب نورِ مبیں ہیں
دَورِ رسالت کے ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا آپ کے دم سے عالم چمکا
آپ ہیں وجہِ خلقتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

دیدیں مُشاہدؔ کو بھی آقا، آپ کے در کا ہے یہ منگتا
رزقِ خدا کے آپ ہیں قاسم صلی اللہ علیہ وسلم

☆

شہرِ مدینہ نور کا مسکن

رحمتِ عالم نور کے مخزن صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں جہاں ہیں آپ سے روشن صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ مدینہ آپ کا شہرہ، آج بھی ہے اور کل بھی رہے گا
صحرا صحرا گلشن گلشن صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ مبارک آپ کا سرور، آگیا جب بھی میری زباں پر
بڑھ گئی میرے دل کی دھڑکن صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا نام ہے لب پر پیہم، جیتے جی اے فخرِ دو عالم
کیسے میں چھوڑوں آپ کا دامن صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھے تو کوئی شانِ نبوت، کر کے ہی چھوڑے دیں کی اشاعت
سارا جہاں تھا آپ کا دشمن صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے فیض سے ساقیِ کوثر، بن گئے وہ بھی قوم کے رہبر
تھے جو ازل سے قاتل و رہزن صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ تمنّا شافعِ محشر، دیکھوں کسی دن میں بھی آ کر
شہرِ مدینہ نور کا مسکن صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سے کیوں ہے ربط ہمارا، صرف اِسی اک بات سے آقا
سارا جہاں ہے ہم سے بدظن صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مجسّم، نیّرِ بطحا، آپ کے دم سے وادیِ طیبہ
مُشاہدؔ کا بن جائے مدفن صلی اللہ علیہ وسلم

☆

چل قلم

چل قلم اب نعتِ احمد کر رقَم
ہیں وہی محبوبِ ربِ شاہِ اُمَم

جب مدینہ خود ہے جنّت دوستو!
کیوں ہو دل میں خواہش باغِ اِرم

ہیں سراپا نور میرے مصطفیٰ
ہیں وہی مہرِ عرب ماہِ عجم

زُلفِ اطہر کی ثنا واللیل ہے
اور ہے والشمس میں رخ کی قسم

مصطفیٰ ہیں وجہِ تخلیقِ جہاں
سارے عالم کا انھیں سے ہے بھرم

آپ کی آمد کا تھا یہ دبدبہ
گر گئے کعبہ میں اوندھے مُنہ صنَم

جانِ پاک اور نطقِ اطہر ہی نہیں
شہر کی بھی آئی قرآں میں قسم

ناز ہم کو رحمتِ غفار پر
اور شفاعت کو نبیِ محترم

آپ کے لب پر "نہیں" آتا نہیں
آپ کا بے مثل ہے جود و کرم

ہر طرف اُن کے کرم کی دھوم ہے
مُنکرو! کرلو سرِ تسلیم خم

عظمتِ احمد میں شک کرتے ہیں جو
حشر میں کھل جائے گا ان کا بھرم

ہم کو اُن کی ہی خوشی مطلوب ہو
ہو رسولِ پاک ہی کا ہم کو غم

فرقتِ طیبہ سے دل مغموم ہے
ذکرِ طیبہ چھیڑیے ، ہوگا کرم

پوری ہو جائے تمنّائے دلی
کاش طیبہ میں نکل جائے یہ دم

استقامت دیں شہِ بطحا ہمیں
مسلکِ احمد رضا پر نکلے دم

نعت لکھی آج اُنھیں کے فیض سے
ہے مشاہدؔ مجھ پہ نظمیؔ کا کرم

☆

مہرِ عرب ماہِ عجم

دور کردیں دل کی ظلمت مہرِ عرب ماہِ عجم
اور بھر دیں اپنی الفت مہرِ عرب ماہِ عجم

مجھ کو طیبہ میں بلالیں، روئے انور بھی دکھادیں
اور جگہ دیں بہرِ تربت مہرِ عرب ماہِ عجم

عادتِ بد میں پھنسا ہوں، اور گناہوں میں لگا ہوں
کردیں مجھ کو نیک سیرت مہرِ عرب ماہِ عجم

منتشر یہ ذہن و دل ہیں، جسم و جاں بھی مضمحل ہیں
فکرِ دنیا کردیں رخصت مہرِ عرب ماہِ عجم

رنج و غم دنیا کے آقا، کر رہے ہیں دل پہ قبضہ
دور کردیں درد و کلفت مہرِ عرب ماہِ عجم

میرے ماں اور باپ سے بھی، دور کردیں موجِ غم کی
بخش دیں اُن کو مسرت مہرِ عرب ماہِ عجم

میرے دل میں جانِ رحمت، نہ بسے دنیا کی الفت
بخش دیں اپنی محبت مہرِ عرب ماہِ عجم

اپنے ہی اے جانِ جاناں، کر رہے ہیں اب ہراساں
حاسدوں پہ دیدیں نصرت مہرِ عرب ماہِ عجم

یہ مُشاہدؔ ہے ثناخواں، آپ کا اے شاہِ شاہاں
کردیں اس پہ خاص رحمت مہرِ عرب ماہِ عجم

☆

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارسول اللہ! گدائے آستاں پر ہو کرم
دور کردیجے خدارا رنج و غم درد و الم

میں ہوں عاصی اور گناہوں میں سراپا غرق ہوں
نیک سیرت کردیں مجھ کو یارسولِ محتشم

کوچۂ پُرنور دیکھوں کاش میں بھی یارسول
آرزو پوری ہو میری رکھ لیں میرا بھی بھرم

آپ منگتا کو عطا کرتے ہیں بے مانگے شہا
سب سے اعلا شان والا آپ کا جُود و کرم

ہم گنواروں میں کہاں طرزِ طلب پیارے رسول
بخش دیں بس بھیک میں ہم کو خوشی شاہِ اُمم

ایک جُرعہ جامِ اُلفت سے پلا دیں یارسول
قلبِ مضطر دیدیں آقا دیدیں مجھ کو چشمِ نم

رب نے حاکم کردیا ہے آپ کو ہر چیز پر
ہو مُشاہدؔ پر عنایت ، ہے یہ محتاجِ کرم

☆

ولائے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غبارِ خاکِ قدم سے فلک ہوا روشن
ہے نورِ خلوتِ آقا سے کُجِ حرا روشن

فقط شمس و قمر روشن نہیں ہیں نورِ آقا سے
کہ نُورِ سرورِ عالم سے ہر عالم ہوا روشن

نہیں ہے دنیا میں طیبہ سا شہر کہ جس کی
شفق سے شام ہو پُر اور ہو ہوا روشن

لحد میں طلعتِ آقا جب ہوگی جلوہ فگن
اندھیرا قبر کا تب ہوگا دیکھنا روشن

تُو رکھنا دل میں مُشاہدؔ کے دائماً اللہ
وِلائے سرورِ کونین کا دیا روشن

☆

صدرشکِ خلد

شہ مدینہ بلالیں در پر کہ میں بھی پیارا دیار دیکھوں
سنہری جالی وہ سبز گنبد وہ نور والے منار دیکھوں

مدینے جاتے ہیں جانے والے، خوشی سے پھولے نہیں سماتے
کھڑا میں حسرت سے تک رہا ہوں، کرم ہو میں بھی مزار دیکھوں

دلوں میں ارماں مچل رہے ہیں، کہ دیکھیے کب بلاوا آئے
گلاب و گلشن سے جو ہیں پیارے، زہے مقدر وہ خار دیکھوں

جگا دیں شاہا مرا مقدر، سفر ہو میرا بھی سوئے طیبہ
کرم ہو صدرشکِ خلد آقا، مدینے کی میں بہار دیکھوں

مجھے یقیں ہے یہی مُشاہدؔ ، نہ ہوگی تکلیفِ نزع کچھ بھی
شہ دنیٰ کا حسین روضہ ، جو میں دمِ احتضار دیکھوں

☆

اختر کا کرم

مجھ سے ناصح تو نہ کر ذکرِ جناں
میں مدینے کا ہوں طالب بے گماں

ذاکرِ جنت تو سُن لے یہ سُخن
''طالبِ طیبہ کی طالب ہے جناں''

''بُلبل بے پر پہ ہو جائے کرم''
کردیں طیبہ میں عطا اک آشیاں

ہند کے جنگل سے کر کے دور اب
یانبی دکھلا دیں طیبہ کا سماں

اپنی اُلفت کا پلادیں جام وہ
بیقراری جائے نہ اے جانِ جاں

مجھ مُشاہدؔ پر ہے اختر کا کرم
بن گیا جو میں یہاں پر نعت خواں

☆

چلو طیبہ کو چلیں

پیارے سرکار کے پیارو! چلو طیبہ کو چلیں
ساری دنیا کو پکارو! چلو طیبہ کو چلیں

قرضِ ہستی کا اُتارو! چلو طیبہ کو چلیں
جذبۂ شوق کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

موت آجائے مدینہ میں تو سمجھو ہے بقا
زندگانی کے سہارو! چلو طیبہ کو چلیں

یارو! بگڑے ہوئے سب کام وہیں بنتے ہیں
رنج و اندوہ کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

روشنی تم کو ملی ہے مرے آقا کے طفیل
چلو اے چاند ستارو! چلو طیبہ کو چلیں

ان کے جلووں کی پھبن دیکھ کے شرماؤ گے
شبِ ظلمات کے تارو! چلو طیبہ کو چلیں

راہِ طیبہ میں قدم رکنے نہ پائے ہرگز
پست ہمت نہ ہو یارو! چلو طیبہ کو چلیں

کیوں مشاہدؔ رہے بیٹھا تن تنہا گھر پر
چلو اُس کو بھی پکارو! چلو طیبہ چلیں

☆

کیفِ حُسنِ آقا

دردِ عشقِ احمد کا کیوں گِلہ کروں گا میں
ہے یہی دوائے دل کیوں دوا کروں گا میں

دل میں یادِ خالق ہو، لب پہ ذکر ہو اُن کا
اور چاہیے پھر کیا اور کیا کروں گا میں

جان میری سوزاں ہے، عشقِ مصطفیٰ سے جب
سوزشِ جہنّم سے کیوں ڈرا کروں گا میں

عندلیبو! خوش رہنا، رنگ و نکہتِ گُل پر
خارِ طیبہ کا بوسہ لے لیا کروں گا میں

رازِ لی مع اللہ کے رازداں وہی تو ہیں
اُن کو مالک و مولا ہی کہا کروں گا میں

خواب میں جو ہو جائے دیدِ سرورِ عالم
کیفِ حُسنِ آقا میں گم رہا کروں گا میں

یوں تو واعظ اچھا ہے، ذکر باغِ جنت کا
حُسنِ طیبہ میں گم ہوں، خُلد کیا کروں گا میں

عزم ہے مُشاہدؔ کا نعت گوئی سے اپنی
سب کو عشقِ احمد میں مبتلا کروں گا میں

☆

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل کی دنیا اُنکی یادوں سے سنوارا کرتے ہیں
اپنی عمرِ مختصر، ہم اُن پہ وارا کرتے ہیں

چلتے پھرتے بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے
ہر گھڑی ہم "یارسول اللہ" پکارا کرتے ہیں

ہر مصیبت، ہر بلا سے، جلد ملتی ہے نجات
"یا حبیب اللہ انظرنا" پکارا کرتے ہیں

چاند شق ہوتا ہے اور منکر کا منہ فق ہوتا ہے
جونہی اس کی سمت انگلی سے اشارا کرتے ہیں

اے مُشاہدؔ یہ رضا کا فیض ہی تو ہم پہ ہے
راز وہ حُبّ نبی کے آشکارا کرتے ہیں

☆

صدائے سلّم

شان اُن کی دیکھیں گے لوگ سارے محشر میں
ذات اک خدا کی اور ایک آپ منظر میں

خوفِ حدتِ محشر کیوں ہو قلبِ مضطر میں
ہے مداوا اس کا بھی یارو! حوضِ کوثر میں

سب نبی یہ کہتے ہیں "اِذھبوا اِلیٰ غیری"
اور "انا لہا" بھی ہے اِدّعائے سرور میں

زندگی کا یہ انجام کتنا جانفزا ہوگا
کاش مجھ کو موت آئے یارو! کوئے سرور میں

مصطفیٰ جہاں پہنچے اور کون جا پائے
تاب جب نہیں اتنی جبرئیل کے پَر میں

نامِ پاکِ احمد کا عرش پر بھی چرچا ہے
دو جہان ہیں مصروف اُن کے ذکرِ اطہر میں

پُل سے تو تُو گذرے گا بے خطر مُشاہدؔ سُن
ہے صدائے سلّم جب لب پہ اُن کے محشر میں

☆

عرضِ گدا بحضور شافعِ روزِ جزا علیہ التحیۃ والثنا

(مشفق ومہربان والدین کے سفرِ زیارتِ روضۃ النبی وحج بیت اللہ شریف کے باسعادت موقع پر)

آپ یٰسٓ، آپ طٰہٰ، آپ شاہِ انس وجاں
نورِ یزداں، جانِ ایماں، چارہ سازِ بیکساں
آپ کی مدحت میں خلّاقِ جہاں رطبُ اللّساں
کس طرح سے ہو بیاں پھر ہم سے آقاِ عز وشاں
آپ نا تھے کچھ بھی نا تھا، آپ ہوئے تو سب ہوا
آپ ہی جانِ جہاں اور آپ وجہِ کُن فکاں
آپ ہیں محبوبِ اکبر، ربِّ اکبر کے حضور
اس طرح ہیں آپ مالک کل جہاں کے بے گماں
سب بری عادات مجھ سے دور فرما دیجیے
دل بنے صدق وصفا، عدل ومروّت کا مکاں
زندگی بھر گُم رہوں میں آپ کے اذکار میں
کاش ہو وقتِ نزع بھی نعت ہی وِردِ زباں
آپ ہی کی یاد میں یہ آنکھ میری تر رہے
دل میں میرے اپنا درد وغم شہا کیجے رواں
جارہے ہیں سوئے طیبہ اہلِ قسمت شوق سے
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
جارہے ہیں جانے والے وجد میں طیبہ نگر
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں

جارہے ہیں سوئے طیبہ میرے والد، والدہ
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
نور برساتی وہ گلیاں دیکھ کر سکیں ملے
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
سبز گنبد دیکھ کر پاؤں سکونِ دائمی
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
"فرقتِ طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے"
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
غوثِ اعظم، شاہِ برکت، سید حمزہ کے طفیل
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
واسطہ احمد رضا کا، صدقہ حامد رضا
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
مفتیِ اعظم کا صدقہ، صدقہ اختر رضا
مجھ کو بھی اِذنِ سفر ہو یا شفیعِ عاصیاں
ہم غلامانِ رضا و عشقی، عینی نوری کو
حاضری کی ہو اجازت اب تو اے شاہِ زماں
سبز گنبد دیکھ کر آجائے پیغامِ اجل
بہرِ تربت دیں مدینے کی زمیں فخرِ جناں
حاضری کی ہو اجازت بہرِ سلمان واویس
سب کو ہی دکھلا دیں آقا وہ زمیں فخرِ جناں
ایک جُرعہ جامِ اُلفت سے رضا کے صدقے میں
ہو مُشاہدؔ کو عطا اے جانِ رحمت جانِ جاں

☆

ظلمتِ قبر کی تنویر کا ساماں

ظلمتِ قبر کی تنویر کا ساماں کرلیں
تیرگی بڑھنے سے پہلے ہی فروزاں کرلیں

شاہِ کونین کی اُلفت کے جلا کر دیپک
دل کی دنیا میں ہر اک سمت چراغاں کرلیں

منزلیں خود ہی قدم بوسی کریں گی آکر
اپنی ہستی کا فقط اُن کو ہی عنواں کرلیں

ذکرِ سرکارِ دوعالم کی سجا کر محفل
دوستو! رنج و الم درد کا درماں کرلیں

پُر گناہوں سے اگرچہ کہ ہے زنبیل حیات
شافعِ حشر ہیں وہ، پختہ یہ ایماں کرلیں

منکرو! مان لو پچھتاو گے محشر میں بہت
اپنی بخشش کا ارے کچھ بھی تو ساماں کرلیں

صدقہ دے دیجے رضا، حامد و نوری کا شہا
اِس مُشاہدؔ کو بھی اب اپنا ثنا خواں کرلیں

☆

توشۂ نجات

اب آو وصفِ شہِ دوجہاں کی بات کریں
بہم اسی طرح ہم توشۂ نجات کریں
فنائے کوچہ جاناں بقا سے افضل ہے
ہے زیست زیست جو طیبہ دن و رات کریں
حیات قید ہے زندانِ عیش و غفلت میں
مرا خیال اے آقائے کائنات کریں
زمین ہند پہ فسطائیت کا غلبہ ہے
حضور! دور ستم کی سیاہ رات کریں
نشانہ جبر و تشدد کا بن رہے ہیں ہم
حضور! دور ستم کی سیاہ رات کریں
پڑے ہوئے ہیں مسلماں کی زیست کے لالے
حضور! دور ستم کی سیاہ رات کریں
ہر ایک سُو ہے مُسلّط شرارِ بُولہبی
حضور! دور ستم کی سیاہ رات کریں
دیارِ غیر میں جینا ہے شاق ہم سب پر
حضور! دور ستم کی سیاہ رات کریں
ہماری حالتِ خستہ سے آپ واقف ہیں
انہیں بے کساں کچھ فضل و التفات کریں
مٹا دیں ظُلمتِ قلبِ مُشاہدؔ خستہ
اے شمعِ نورِ مجلاّ مری حیات کریں

☆

محبت کا حق

دل اپنا مجلا بنا کر چلوں میں　　　محمدّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلوہ بسا کر چلوں میں

یہ سر آپ پر ہاں فدا کر چلوں میں　　　محبت کا حق کچھ ادا کر چلوں میں

مقدر سے طَے ہو جو راہِ مدینہ　　　ہر اک گام نعتیں سنا کر چلوں میں

جو مل جائے نعلین پاکِ شہ دیں　　　سر آنکھوں پہ اس کو سجا کر چلوں میں

دمِ آخریں بھی یہی گیت گاوں　　　محمدّ محمدّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صدا کر چلوں میں

مشاہدؔ میں لکھتا رہوں نعتِ احمد
اسی کو وظیفہ بنا کو چلوں میں

☆

نورِ ربِّ عظیم

سگانِ کوچہ کا بختِ خفتہ شہِ مدینہ ذرا جگائیں
کہ چپتے جی سبز سبز گنبد، منار و منبر کو دیکھ آئیں

یہی تمنا بسی ہے دل میں، جو پہنچیں طیبہ کی سرزمیں پر
تو شوق ہم کو گرا دے ایسا، کہ اس جہاں سے گذر ہی جائیں

سما چکے ہیں نظر میں جب کہ، زمین طیبہ کے خار زاہد
تو باغِ جنت کے غنچہ و گل، نگاہوں میں پھر کہاں سمائیں

کہا یہ کرتے ہیں یا حبیبی، کہ شامِ تُربت مہیب ہوگی
اے نورِ ربِّ عظیم آ کر مری لحد کو بھی جگمگائیں

دلوں میں ارماں مچل رہے ہیں، کہ دیکھیے کب شہِ مدینہ
مُشاہدِؔ خستہ، بے نوا کو بھی روضۂ پاک پر بلائیں

☆

کونین کے سرور کی باتیں

اے کاش کہ ہو ہر صبح و مسا کونین کے سرور کی باتیں
ہو خُلقِ مُعظّم کا چرچا اور سیرتِ اطہر کی باتیں

رحمت کی گھٹا چھا جاتی ہے، چھٹ جاتے ہیں ظلمت کے بادل
جب ذہن و دل میں اُٹھتی ہیں روضے کے تصوّر کی باتیں

جب شامِ غم میں اے لوگو! انوارِ مسرّت لانا ہو
ہو زُلفِ معنبر کا چرچا، اور روئے منوّر کی باتیں

ہاں امن کے دشمن تم ہی ہو الزام ہمیں دیتے ہو مگر
آ کر کے ذرا تم دیکھ تو لو اَخلاقِ پیمبر کی باتیں

ہو جائیں گے زُعما عالم کے، نظروں میں تمہاری ماند اگر
پڑھ لو گے جو قرآں دل سے اور سیرتِ انور کی باتیں

جب اُن کے لب ہائے مبارک پر، سلّم اور اِلٰہا ہوگا
گھبرائے مُشاہدؔ کیسے بھلا، سُن سُن کے محشر کی باتیں

☆

شہکارِ قدرت

''مدیحِ سرورِ کونین میں خامہ اٹھاتا ہوں''
کہ اب سرکار کے اوصاف کا نغمہ سناتا ہوں

وہی شہکارِ قدرت ہیں نہ اُن کا کوئی ثانی ہے
قرآں سے زُلف و روئے ناز کا جلوہ دکھاتا ہوں

پڑھوں نہ وجد میں واللیل اور والشمس کیوں نہ میں
تصور میں میں ان سے آقا کا نقشہ جماتا ہوں

ملے دس رحمتیں اِک بار پڑھنے سے درودِ پاک
کہ میں کم خرچ کر کے بھی بہت زیادہ کماتا ہوں

عبادت ہے یقیناً مصطفیٰ کا ذکرِ اطہر بھی
مُشاہدؔ نعت لکھ لکھ کر میں اپنا قد بڑھاتا ہوں

☆

ادراکِ نظم وضبط

فریادرس ہیں آپ تو ہم رخ کدھر کریں
بے کس نواز ہم پہ کرم کی نظر کریں

وہ دن خدا دکھائے کہ ہم تشنہ کام بھی
سوئے مدینہ شوق سے رختِ سفر کریں

منگتے ہیں وہ بھی ایسے کہ بن مانگے پاتے ہیں
"ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلیں رخ کدھر کریں"

جن کو ہوا حضور سے ادراکِ نظم وضبط
حق ہے انھیں کو بادشہی بے خطر کریں

رستے مہک مہک اُٹھیں گزریں جدھر سے آپ
عنبر عبیر ماند ہوں وہ رخ جدھر کریں

دنیا سے ظلم وجور کے سارے نشاں مٹیں
اَخلاقِ مصطفی پہ عمل سب اگر کریں

ہو داغِ دل مُشاہدؔ رضوی کا باغ باغ
وہ خواب ہی میں دل سے مرے گر گزر کریں

☆

نعتِ پاکِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ تبسم اچھا نہیں اور یہ ہنسی اچھی نہیں
ہو نہ عشقِ مصطفیٰ تو زندگی اچھی نہیں

بھیجیے اُن پر درود اور بھیجیے اُن پر سلام
چار روزہ زندگی میں خامشی اچھی نہیں

نورِ عشقِ مصطفیٰ سے دل نہ ہو روشن اگر
ظاہری دنیا کی ہر اک روشنی اچھی نہیں

ذکر و فکرِ مصطفیٰ سے دور کردے جو ہمیں
ایسا غم بے کار ایسی دل لگی اچھی نہیں

جس کے دل میں کچھ بھی نہ ہو عظمتِ شاہِ رسل
ایسے انساں سے سراسر دوستی اچھی نہیں

روئے انور کے تصوّر میں جو ہیں کھوئے ہوئے
اُن کی نظروں میں گلوں کی تازگی اچھی نہیں

جن کو خارِ دشتِ طیبہ سے ہے مطلب دوستو!
اُن کی نظروں میں گلوں کی دل کشی اچھی نہیں

کردے جو غافل رسول اللہ کے فرمان سے
مردِ مومن کے لیے وہ بے خودی اچھی نہیں

قبر کے اندھیاروں کو جو کر سکے نہ دور، وہ
دوستو! تہذیبِ نَو کی روشنی اچھی نہیں

سُنّتِ نبوی کے جو برعکس ہی تعلیم دیں
حق کے متوالوں کو اُس کی پیروی اچھی نہیں

لکھ سکے نہ جو مُشاہدؔ نعتِ پاکِ مصطفیٰ
فکر ناقص اور اُس کی شاعری اچھی نہیں

☆

کوچۂ پُرنور

جب بلاوا آئے گا آقا کے حضور میں
سر کے بل چلیں گے ہم کوچۂ پُرنور میں

غیر ممکن ہے ہماری التجا نہ ہو قبول
جب پکاریں گے انھیں ہم حالتِ رنجور میں

قبر میں تشریف لائیں گے یقیناً مصطفی
ہر سو نور پھیلے گا تُربتِ دیجور میں

مولدِ شہِ دیں کا کیا بیان ہو منظر
ظلمتیں بدل گئیں سارے جہاں کی نور میں

جہل و کفر و ظلم و جبر مٹ گئے زمانے سے
دین و ایماں علم و امن آ گئے شعور میں

عدل و امن کا سبق جیسا پڑھایا آپ نے
اے مُشاہدؔ نہ ملے گا وہ کسی دستور میں

☆

اللہ کی بُرہاں آپ ہیں

تسکینِ دل و جاں آپ ہیں — دکھ درد کے درماں آپ ہیں
یٰسٓ و طٰہٰ صلِّ علیٰ — فرقان و قرآں آپ ہیں
مومن ہے وہی جو آپ کا ہو — ہاں! جانِ ایماں آپ ہیں
اللہ نے بنائے جتنے نبی — اُن سب میں ذیشاں آپ ہیں
قابض کیا رب نے ہر شَے پر — محبوبِ رحماں آپ ہیں
اب کوئی نبی نہ آئیں گے — کہ ختمِ رسولاں آپ ہیں
پُرنور ہے جس سے سب عالم — وہ شمعِ فروزاں آپ ہیں
ہیں امن و امانِ عالم آپ — اللہ کی بُرہاں آپ ہیں

ہو قلبِ مُشاہدؔ بھی صیقل
کہ مہرِ درخشاں آپ ہیں

☆

پابندِ سُنّت بنا دیں

ہمارا بھی سویا مقدر جگا دیں — دو عالم کے آقا مدینہ دکھا دیں
نہیں دور اُن کے کرم سے کچھ ایسا — وہ چاہیں تو پل میں ہی جالی تھما دیں
عطا کر دیں کونین کی ساری نعمت — وہ چاہیں گدا کو تو سلطاں بنا دیں
اے شمس الضحیٰ میری آنکھیں ہوں روشن — اے بدرالدجیٰ دل مرا جگمگا دیں
ہو کانوں کا مقصد بھی آقا مکمل — اذانِ مدینہ و کعبہ سُنا دیں
ہیں یاور مرے مصطفیٰ جانِ رحمت — وہ چاہیں تو پل میں ہی بگڑی بنا دیں

میں تقلیدِ غیروں کی آقا کروں نہ
مُشاہدؔ کو پابندِ سُنّت بنا دیں

☆

دیکھ لوں روضہ شہ دیں

ہو کرم ایسا شہِ دیں — دیکھ لوں روضہ شہِ دیں
ہوں بُرا گرچہ بہت — آپ کا ہوں یا شہِ دیں
نخلِ اُلفت دل میں ہو — آپ کا بڑھتا شہِ دیں
دم قدم سے آپ ہی کے — ہے بھلا میرا شہِ دیں
زُلفِ والا کی مہک سے — راستہ مہکا شہِ دیں
نام لیواوں سے ہر اِک — دور ہوں غم یا شہِ دیں

ہو مُشاہدؔ پر عنایت
دیکھ لے روضہ شہِ دیں

☆

طیبہ کی پیاری خوشبو

اے صبا لے کے تو آ طیبہ کی پیاری خوشبو
دل مہک اٹھے بسے روح میں نیاری خوشبو

”صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار“
کیا ہی پھیلاتی ہے جنت کی وہ کیاری خوشبو

ان کی نکہت کے تصور میں بھی خوشبو ہو گی
یارو! پھیلاتی ہے جب گرد سواری خوشبو

خوشبوئے گل کی ہو کیوں خواہش ہمارے دل میں
ہم پہ طاری ہے جب آقا یہ تمہاری خوشبو

اپنے عصیاں کی نہ بُو باس بھی رہ پائے گی
جب شفاعت کی وہ پھیلائیں گے پیاری خوشبو

”ہائے کس وقت لگی پھانس الم کی دل میں“
کہ رہی دور مُغیلان کی پیاری خوشبو

سبز روضہ کبھی دیکھوں کبھی منبر دیکھوں
اے مُشاہدؔ ہے مری روح پہ طاری خوشبو

☆

نوعِ بشر کی آبرو

ذاتِ رسولِ پاک ہے نوعِ بشر کی آبرُو
پُرنور رخ کی اک جھلک حُسنِ نَظر کی آبرُو

مثلِ مہر و مَہ کہوں کس طرح روئے پاک کو
ہے جب کہ ان کے تلووں سے شمس و قمر کی آبرُو

یادِ رخِ حبیب میں چھلکیں نہ اشک آنکھ سے
قائم ہے ضبطِ اشک سے دیدۂ تر کی آبرُو

شوقِ زیارتِ رسول میری متاعِ بے بہا
عشقِ حبیبِ کبریا ، زادِ سفر کی آبرُو

ہر درد کی ہے دوا سوزِشِ عشقِ مصطفیٰ
کیف و نشاطِ جاوداں، قلب و جگر کی آبرُو

رب کی عطا سے آپ پر ہر اک نہاں ہوا عیاں
ہر بے خبر کی آبرُو، ہر باخبر کی آبرُو

عَرَقِ بدن گلاب میں، آپ کا مہکے یا نبی
خوشبوئے زُلفِ مشک بُو، بادِ سحر کی آبرُو

مقصد مُشاہدؔ اپنا ہے نعتِ رسولِ کبریا
کلکِ رضا ہے جس طرح حُسنِ ہُنر کی آبرُو

☆

نعتِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا کے پیاروں میں مصطفیٰ سا نہیں ہے کوئی طبیب لوگو!
کہ ذاتِ حق سے کوئی پیمبر نہیں ہے اُن سا قریب لوگو!
میں مَرَضِ عصیاں میں مبتلا تھا، انھیں کے صدقے ملا مداوا
ہیں غم زُدا، غم زَدہ دلوں کے، وہی ہیں کامل طبیب لوگو!
نمازِ اقصیٰ سے ہے یہ ظاہر، وہی ہے اوّل وہی ہے آخر
نہ آیا ہے، اور نہ آئے گا اب، خدا کا ایسا نقیب لوگو!
نبیِ رحمت، شفیعِ محشر، پیمبروں کے امامِ اکبر
وہی ہیں بے شک فرید و یکتا، حبیبِ ربِّ حسیب لوگو!
عرب کے جتنے فصیح گذرے، کلام سُن کر بنے وہ گونگے
بلیغِ اعظم، فصیحِ کامل، نہ آیا اُن سا خطیب لوگو!
حبیبِ حق ہیں خدا کی نعمت، ہے جانِ ایماں اُنھیں کی الفت
جو منکرِ شانِ مصطفیٰ ہے، وہی تو ہے بدنصیب لوگو!
”عمر ہوں، صدیق ہوں کہ عثماں، علی ہوں یا ہوں بلال وحسّاں“
وہ جنتی ہے بشرطِ ایماں، جو آیا اُن کے قریب لوگو!
مدینے میں مجھ کو موت آئے، تو وحشتِ ناریکیوں ستائے
نصیب سے کاش ہو میسّر، جو مجھ کو ایسا نصیب لوگو!
جب ہوگی اُن کی تجلّی افگن، لحد مری ہوگی خوب روشن
یہ سچ ہے ہوتی ہے شامِ تُربَت، بہت ہی زیادہ مہیب لوگو!
طلب ہے سب کو دوائے دل کی، قرارِ جاں کی سکونِ دل کی
مجھے تمنّا ہے سوزِ دل کی، ہے حال میرا عجیب لوگو!
کہاں مُشاہدؔ اور نعتِ آقا، رضا کے صدقے ملا سلیقہ
جو گلشنِ عشقِ مصطفیٰ کا ہے خوش نوا عندلیب لوگو!

☆

نعتِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرے نبی کی مثال کیا ہو؟ کسی کا اُن سا جمال کیا ہو؟
نوازتے ہیں بغیر مانگے کسی کا ایسا نوال کیا ہو؟
وہی ہیں رحمت جہان بھر کی کسی میں ایسا کمال کیا ہو؟
جو دور اُن سے وہ دور رب سے تو منکروں کو نہال کیا ہو؟
قریبِ رب ہے نبی کا شیدا تو عاشقوں کو ملال کیا ہو؟
بڑھائے جب خود خدائے مطلق تو شانِ شہ کو زوال کیا ہو؟
ہے جبکہ سوزِ دروں سے راحت تو پھر دوا کا سوال کیا ہو؟
پڑھے مُشاہدؔ درود ہر پل
کہ اس سے بہتر خصال کیا ہو؟

☆

گنبدِ خضریٰ کی رنگت

سرکار بلا لیجے روضہ کی زیارت کو
چمکایئے بے کس کی ظلمت زدا قسمت کو

مدت سے مرے دل میں ارماں ہے مرے آقا
اے کاش مدینے کی میں دیکھ لوں طلعت کو

دل نور سے بھر جائے آنکھیں مری ٹھنڈی ہوں
جب گنبدِ خضرا کی میں دیکھ لوں رنگت کو

جالی کے قریں آ کر پڑھ لوں میں سلام آقا
سرکار بلا لیجے اس طالبِ رویت کو

دم میرا نکل جائے طیبہ میں مرے آقا
تسکین میسّر ہو پژمردہ طبیعت کو

ہیں آپ مرادوں سے آگاہ عطا کر دیں
دامانِ طلب میں نے پھیلایا ہے حاجت کو

وہ لوگ یقیناً ہی جل جائیں گے دوزخ میں
جو دل میں نہیں رکھتے سرکار کی عظمت کو

جتنے ہیں فدائی سب آ جائیں چلے آئیں
سرکار نے کھولا ہے دروازۂ جنت کو

کیا خدشہ مُشاہدؔ کو میزان و سرِ پل پر
سرکار کی رحمت ہے امت کی شفاعت کو

کچھ ایسا کرم کیجے اس خستہ مُشاہدؔ پر
مصروف رہے ہر پل یہ آپ کی مدحت کو

☆

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو فضل رب سے حاصل یہ سعادت یارسول اللہ
کہ دل میں آپ ہی کی ہو محبت یارسول اللہ

جگر شق ہے قمر کا صرف انگشتِ مبارک سے
عیاں ہے آپ کی نسبت و قدرت یارسول اللہ

یقیں ہے آپ ہم عصیاں شعاروں کو بچائیں گے
ہے زیبا آپ کو تاجِ شفاعت یارسول اللہ

درودِ پاک ہو وِردِ زباں میرے ہر اک لمحہ
بُرے کو ہو عطا یہ اچھی عادت یارسول اللہ

مٹے ظلمت مرے دل کی محبت کے اجالے ہوں
مرے کانِ مروّت، جانِ اُلفت یارسول اللہ

مدینہ راحتِ جان و سرورِ قلب و سینہ ہے
عطا ہو حاضری کی اب اجازت یارسول اللہ

کسی شب خواب میں آقا کرم فرمائیے، مجھ کو
عطا ہو روئے انور کی زیارت یارسول اللہ

رضا و مفتیِ اعظم کی سنت پر رہوں قائم
بنوں خدمت گزارِ اہلِ سنت یارسول اللہ

رضؔا سے عشق مل جائے حسنؔ سے حُسنِ گویائی
مُشاہدؔ سیکھ لے آدابِ مدحت یارسول اللہ

☆

یارسول اللہ ﷺ

ہوں کرتوتوں پہ اپنے میں پشیماں یارسول اللہ
پریشاں ہوں، پریشاں ہوں، پریشاں یارسول اللہ

تمہی ملجا ، تمہی ماوا ، تمہی داتا ، تمہی آقا
تمہی بے سروسامانوں کا ساماں یارسول اللہ

فلسطیں ، ہند میں ،صومالیہ، یوگوسلاویہ
ذلیل وخوار ہے ہر سُو مسلماں یارسول اللہ

تری الفت سے دوری نے دکھایا ہم کو دن ایسا
جو ہیں حیراں ، پریشاں اور ہلکاں یارسول اللہ

کرم کیجے ہماری ابتری پر اے شہِ کونین
تمہی رحم وکرم کا ابرِ باراں یارسول اللہ

گناہوں کی جو عادت ہے کسی حالت نہیں چھُٹتی
بدل دیجے رخِ امواجِ عصیاں یارسول اللہ

تمہارے پیاروں کے صدقے، وہی مارہرہ والوں کے
مشاہدؔ کو بنا دیجے ثنا خواں یارسول اللہ

☆

یارسول اللہ ﷺ

کیا خالق نے اظہارِ محبت یارسول اللہ
بنا کر تم کو سلطانِ رسالت یارسول اللہ

رسولوں میں بڑھادی حق نے عظمت یارسول اللہ
عطا کر کے تمہیں تاجِ شفاعت یارسول اللہ

جہاں میں اُن کو ہی حاصل ہے عزت یارسول اللہ
ہے جن پر آپ کی چشمِ عنایت یارسول اللہ

کرم ہے آپ کا جو آپ کی اُمّت کو داور نے
کہا قرآں میں کُنتم خیرَ اُمّت یارسول اللہ

کہے کیوں کر نہ یہ دنیا امام المرسلیں تم کو
جو کی تم نے رسولوں کی امامت یارسول اللہ

قسم اللہ کی شق القمر کا معجزہ سُن کر
زمانہ آج بھی ہے محوِ حیرت یارسول اللہ

عبادت لات وعزیٰ کی جہاں دن رات ہوتی تھی
وہاں کی آپ نے دیں کی اشاعت یارسول اللہ

یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا میری
رہیں شاداں ہمیشہ اہلِ سُنّت یارسول اللہ

بفیضِ ازہری اختر مُشاہدؔ ہے گدائے در
کرم اس پر بھی ہو از راہِ شفقت یارسول اللہ

التجا

اُمت کا عجب حال ہے سرکارِ مدینہ
دیکھیں جسے غربال ہے سرکارِ مدینہ

طوفانِ حوادث کے تھپیڑوں میں ہے اُمت
اَندوہ سے نڈھال ہے سرکارِ مدینہ

دیکھا نہ تھا دنیا کی نگاہوں نے کبھی، اب
اَخلاق کا وہ کال ہے سرکارِ مدینہ

مطلب کے لیے دین کی خدمت کا تماشا
اِخلاص کا زوال ہے سرکارِ مدینہ

اِخلاص و مروّت کا پتہ اب نہیں ملتا
اِنصاف بھی پامال ہے سرکارِ مدینہ

رگ رگ میں رواں ہوگیا اب اہلِ جہاں کے
زَہرابہ زرومال، ہے سرکارِ مدینہ

ظالم کے مظالم ہیں فزوں تر مرے آقا
دہشت کی ہری ڈال ہے سرکارِ مدینہ

اے امن کے خوگر، مرے سرتاپا مروّت
ہو امن یہ سوال ہے سرکارِ مدینہ

یہ آپ کا صدقہ ہے مُشاہدؔ پہ جہاں میں
جیسا بھی ہے خوش حال ہے سرکارِ مدینہ

☆

ثنائے مدینہ

کروں اب رقم میں ثنائے مدینہ
لبِ خامہ پہ ہے صدائے مدینہ

کہیں ظلمتِ یاس میں دل نہ ڈوبے
خدایا! دکھادے ضیائے مدینہ

اُسے کیا مزہ باغِ جنت میں آئے
کہ دیکھی ہو جس نے فضائے مدینہ

ہے روضہ کا منظر بھی کیا کیف پرور
تصور میں آ کر نہ جائے مدینہ

ہے معراجِ قسمت یہاں کی حضوری
نہ کیوں، ورنہ سب دیکھ آئے مدینہ

یہاں خار خوبی میں صد رشکِ گل ہیں
چبھن بھی پھبن ہے برائے مدینہ

مُشاہدؔ مروں گا نہیں جی اٹھوں گا
قضا لے کے جائے تو جائے مدینہ

☆

یادِ مغیلانِ مدینہ

پھر دل میں اُٹھی یادِ مغیلانِ مدینہ
اے کاش کہ مل جائے بیابانِ مدینہ

سر ہے وہی سر جس میں ہو آپ کا سودا
ہے دل وہی، جو دل سے ہو قربانِ مدینہ

ہے روئے منوّر کی بھی قرآں میں قسم جب
کیا حُسن بیاں ہو آپ کا سلطانِ مدینہ

فرقت کو رفاقت سے بدل دیں مرے آقا
مدّت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ

قربان ہوئے جاتے ہیں جنت کے بھی گلزار
کس شان سے پھولا ہے بیابانِ مدینہ

ہر کوئی تو جنت کی ہی نہروں کا ہے پیاسا
ہر نہرِ جناں تشنۂ نیسانِ مدینہ

کیا جنّ و ملک، حور و پری جس کو بھی دیکھو
ہے نوعِ خلائق سبھی قربانِ مدینہ

ہے عشقیؔ و عیسیٰؔ و رضا نوریؔ کی برکت
میں بن گیا یارو! جو ثنا خوانِ مدینہ

یا شاہِ امم لکھّے سدا نعت مُشاہدؔ
ہو اُس پہ کرم از پئے حسانِ مدینہ

☆

طیبہ کا آب و دانہ

تقدیر میری کر دے درِ مصطفیٰ پہ جانا
میں دیکھ لوں خدایا! شہ دیں کا آستانہ

سرشار مجھ کو کر دے وحدت کی مَے سے مولا
اور دیدے مصطفیٰ کی صہبائے عاشقانہ

نعلین مصطفیٰ جو پاؤں تو سر پہ رکھ لوں
کر دے عطا خدایا! اعزازِ خُسروانہ

سنگِ درِ نبی سے مولا! نواز مجھ کو
قسمت میں میری لکھ دے طیبہ کا آب و دانہ

بھٹکے نہ دربدر یہ بندہ ترا، مُشاہدؔ
کر دے عطا اِسے بھی طیبہ میں آشیانہ

☆

آرزوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے نصیب سفر ہو مرا بھی سوئے نبی
خوشا! میں دیکھ لوں یارب زمین کوئے نبی

سمجھ لو اس کا ستارا ہے اوج پر پہنچا
کہ جس نے خواب میں دیکھا ہو حُسنِ روئے نبی

اسے گلاب کی خوشبو سے کیا غرض ہو گی
جسے ملی ہو مقدر سے بھینی بوئے نبی

مجھے طلب نہ ہو دنیا کے سیم و زر کی خدا
فقط ہو دل سے مرے دل کو آرزوئے نبی

نہ جامِ جم کی طلب ہے نہ تختِ قیصر کی
مجھے تو چاہیے یارب زمین کوئے نبی

خدایا! روح ہماری یُوں تن سے کرنا جُدا
درود لب پہ ہو جاری نظر میں روئے نبی

طفیلِ غوث و رضا، عشقی، عینی و نوری
دکھا دے خواب میں یارب مجھے بھی روئے نبی

کوئی کرے گا مُشاہدؔ کا بال کیا بانکا؟
کہ ذہن و دل میں بسا ہے خیالِ موئے نبی

☆

جلالت اُن کی

اللہ اللہ! ہو بیاں کیسے جلالت اُن کی
عرش اُن کا ہے، زمیں اُن کی ہے، جنت اُن کی

رب عطا کرتا ہے، قاسم ہیں ہمارے آقا
جو ملا، جس کو ملا ہے وہ عنایت اُن کی

وہ ہیں محبوبِ خدا ملک میں اُن کی سب کچھ
چار سُو سکّہ رواں اُن کا، حکومت اُن کی

اُن کا دیوانہ ہی مومن ہے مکمل مومن
جانِ ایمان ہے لاریب! محبت اُن کی

نجدی منہ تکتے رہیں گے پہ ہماری خاطر
کام آئے گی سرِ حشر شفاعت اُن کی

اُن کی نسبت کا ہے مارہرہ حسیں اک مرکز
ہم کو مارہرہ سے حاصل ہوئی نسبت اُن کی

ہے یہ عشقیؔ و رضاؔ، نوریؔ و عینیؔ کی نظر
کرتا ہے رضوی مشاہدؔ جو یہ مدحت اُن کی

☆

یادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یادِ مصطفیٰ جس کے دل میں بھی بسی ہوگی
اُس کی زندگی ہی تو خاص زندگی ہوگی
اضطرابِ قلبی کی ایک ہی دوا تو ہے
ذکرِ مصطفیٰ کرلو دور بے کلی ہوگی
ہر ورق فروزاں ہے نعت سے صحیفے کا
نعت پڑھنا پھر اپنا کیوں نہ بندگی ہوگی
نقشِ پائے اطہر پر مٹ گیا جو دیوانہ
اُس کی موت پر نازاں اُس کی زندگی ہوگی
میرے گھر میں رونق ہے مصطفیٰ کی برکت سے
تم بھی نام لو اُن کا امن و شانتی ہوگی
جل گیا جو آقا کی آتشِ محبت میں
اُس کی قبر میں لوگو! خوب تازگی ہوگی
ظلمتِ جہالت کو نورِ علم سے بدلا
کیوں نہ اُن کے آنے کی ہر طرف خوشی ہوگی
ہر طرف اندھیرا تھا آپ نے ضیا بخشی
کیوں نہ اُن کے آنے کی طرف خوشی ہوگی
ظلم وجور کے طوفاں ختم ہوگئے سارے
کیوں نہ اُن کے آنے کی طرف خوشی ہوگی
آپ ہی کے ہونے سے کل جہاں کا ہونا ہے
کیوں نہ اُن کے آنے کی طرف خوشی ہوگی
کیوں بھٹک رہے ہو تم پڑھ لو سیرتِ سرور
نورِ علم و ایقاں سے دل کو آگہی ہوگی
سب چلے مدینہ کو رہ گیا اکیلا میں
کب شہا مشاہدؔ کی در پہ حاضری ہوگی

تجلّیہائے جاناں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہ جامِ جم کی خواہش ہے نہ چاہت مجھ کو کوثر کی
تمنا ارضِ طیبہ میں ہے جامِ چشمِ سرور کی

جہاں آتے ہیں یوں قدسی کہ آہٹ تک نہیں ہوتی
وہی ہے اِک مقدّس بارگہ محبوبِ داور کی

خدایا! روح میری مائل پرواز ہو جس دم
ترے در پر جھکا ہو سر نظر میں کو ہو سرور کی

چمک جائے دلِ عاصی تجلّیہائے جاناں سے
صفائی ہو نفَس کی اور مرے باطن کی ظاہر کی

مُشاہدؔ سرفرازِ کوکبِ الطاف ہو جائے
جو بھر لے دل میں اُلفت سرورِ دیں نورِ پیکر کی

☆

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذاتِ والا ہوئی مصطفیٰ آپ کی — کیا صفت ہو بیاں مجتبیٰ آپ کی

پوچھا قرآں ہے کیا؟ کہ اُٹھے اہلِ دل — ہر ورق میں بیاں ہے ثنا آپ کی

کیا مہر کیا قمر تارے اور کہکشاں — سب میں لاریب جاری ضیا آپ کی

آپ ہیں مالکِ مِلکِ ربّ العلا — یہ فلک یہ زمیں باخدا آپ کی

آپ کا سینہ ہے مخزنِ رازِ رب — چشم، مازاغَ وَما طغیٰ آپ کی

ہر زمانے کی خاطر ہوئی رہنما — ہر ادا آپ کی ہر ادا آپ کی

آپ کی مرضی سے کعبہ قبلہ بنا — ہاں! رضائے خدا ہے رضا آپ کی

ہو مُشاہدؔ پہ آقا کچھ ایسا کرم
قبر میں بھی کرے یہ ثنا آپ کی

☆

فیضِ احمد رضا

اُن کو چھوڑا تو ہم پھر کدھر جائیںگے — ہم تو واللہ! بے موت مر جائیںگے

دردِ دل کی دوا ذکرِ طیبہ میں ہے — جب بھی سُن پائیںگے پہلے مسکائیںگے

ہوگی کافور تاریکیِ ہجر بھی — جلوہ آقا ہمیں اپنا دکھلائیںگے

شدتِ تشنگی میں یقیں ہے یہی — حشر میں جامِ کوثر وہ پلوائیںگے

فیضِ احمد رضا ہے مُشاہدؔ یہی
نعتِ احمد ہمیشہ لکھے جائیںگے

☆

یادِ نبی ﷺ

وہ جو شام و سحر یاد آنے لگے
دل کو جلووں کا کعبہ بنانے لگے

ہم سے کم تر بھی معراج پانے لگے
دل میں یادِ شہ دیں بسانے لگے

جی اُٹھیں گے اُنھیں دیکھ کر قبر میں
موت آئی تو ہم بھی ٹھکانے لگے

نجدی 'خیر البشر' بھی تو کہ سکتے تھے
وہ بشر ہی کی رٹ کیوں لگانے لگے

دین کی راہ میں جب ضرورت ہوئی
بوبکر گھر کا ساماں لٹانے لگے

لے کے تلوار آئے عمر اور پھر
اپنی گردن بھی خود ہی جھکانے لگے

دل میں یادِ نبی لب پہ ذکرِ نبی
نعتِ اقدس مُشاہدؔ سنانے لگے

☆

آپ نبی پیارے پیارے

دونوں جہاں کے ملجا و ماوا، آپ نبی پیارے پیارے
آپ کو رنج و بلا میں پکارا، آپ نبی پیارے پیارے

آپ کا شہر ہے سب سے پیارا، آپ کا روضہ سب سے نیارا
ہم عشّاق کے قبلہ و کعبہ، آپ نبی پیارے پیارے

کنکریوں کو کلمہ پڑھایا ، ڈوبے سورج کو لوٹایا
بے شک معجزہ سرتاپا، آپ نبی پیارے پیارے

جس کو ملا ہے جو بھی ملا ہے، بے شک آپ کے در سے ملا ہے
رب کی عطا سے آپ نے بانٹا، آپ نبی پیارے پیارے

اُن کے کلام سے ہم نے جانا، حُسنِ رسولِ پاک مُشاہدؔ
ہم کو رضا نے ہے سمجھایا، ''آپ نبی پیارے پیارے''

☆

رہِ حق کی آشنائی

خدایا! چشمِ طلب کو جہاں نمائی دے
جہاں سے دیکھوں مدینہ مجھے دکھائی دے

خدایا! اور کوئی غم نہ ہوگا پھر مجھ کو
نبی کے غم سے نہ مجھ کو کبھی رہائی دے

ہم عاصیوں کو شفاعت کا مژدہ مل جائے
نہ نجدیوں کی طرح ہم کو پارسائی دے

جو دور ہوگئے سنت سے اور شریعت سے
خدا! تُو ان کو رہِ حق کی آشنائی دے

پھرے مُشاہدِ خستہ یہ دربدر کب تک
اِسے بھی فُرقتِ طیبہ سے اب رہائی دے

☆

نعتِ شہِ انام ﷺ

زمیں پر ہی نہیں، چرچا تو اُن کا آسماں تک ہے
اِسی عالم پہ کیا موقوف ہے، ہر اک جہاں تک ہے

الگ یہ بات چشمِ دوستاں میں ہم کھٹکتے ہیں
مگر مدح وثنا آقا کی بزمِ دشمناں تک ہے

اُسی کو دیکھتا ہوں اور اُسی کا نام لیتا ہوں
مری فکر ونظر کی حد بس اُن کے آستاں تک ہے

خدایا! رحم فرما کب تک اُس کی دید کو ترسوں
یہ دوری ختم کر طیبہ سے جو ہندوستاں تک ہے

نہ صرف اخترؔ رضا اور مفتیِ اعظمؔ سے نسبت ہے
مُشاہدؔ سلسلہ اپنا رضاؔ سے نعت خواں تک ہے

☆

قسمتِ خفتہ جگایئے

سرکار ہم غریبوں کو طیبہ بلایئے
طیبہ بلا کے جلوۂ زیبا دکھایئے

حرماں نصیبِ ہجر ہوں طیبہ بلایئے
یا خواب ہی میں آکے کبھی مسکرایئے

ہو دین پر عمل بھی عقیدت کے ساتھ ساتھ
آقا ہماری قسمتِ خفتہ جگایئے

واللہ! بس محمّد و احمد کی رٹ رہے
کچھ ایسا مجھ کو والہ و شیدا بنایئے

صلّ علا کے وِرد سے رغبت ہو خیر کی
بدکار ہوں مجھے بھلی عادت لگایئے

''منزل نئی، عزیز جدا، لوگ ناشناس''
برزخ میں آکے آپ ہی ڈھارس بندھایئے

نورالہدیٰ بھی آپ ہی شمس الضحیٰ بھی ہیں
دونوں جہان میرے مجلّا بنایئے

غوث و رضا و حامد و نوری کا واسطہ
سرکار ہم کو مسلکِ حق پر چلایئے

معراج میں مُشاہدۂ حق کا واسطہ
آقا مجھے بھی اپنا مُشاہدؔ بنایئے

☆

مختارِ جناں

عمل کی رہِ گزاروں میں بہت سے امتحاں آئے
تمہارے اُمّتی ہر امتحاں میں کامراں آئے

صدا صلّ علا کی دہر میں ہر اک زباں پر تھی
شہِ دیں بن کے جس دن رحمتِ کون مکاں آئے

زباں پر ربِّ ہب لی اُمّتی کا وِرد جاری تھا
نبی جب دہر میں بن کر شفیعِ عاصیاں آئے

یتیموں، مفلسوں، بیواؤں، مظلوموں کی نصرت کو
ذرا دیکھو تو کیسے داعیِ امن اماں آئے

مہکنے لگتی تھیں گلیاں گذرتے جس طرف آقا
سبھی یہ جان جاتے تھے کہ شاہِ دو جہاں آئے

فرشتو! اب ادب سے تم کھڑے ہو جاو صف بستہ
سوئے عرشِ عُلا محبوبِ ربِّ دو جہاں آئے

خدا نے حکم رضواں کو دیا جنت سجانے کا
شبِ معراج کے دولہا وہ مختارِ جناں آئے

وفورِ عشق میں نعتِ نبی جب گنگنائی ہے
فرشتے آسماں سے چومنے میری زباں آئے

مُشاہدؔ کا سرِ مغرور خم ہو جائے گا یارو!
نظر کے سامنے طیبہ کا دلکش جو سماں آئے

☆

فیضانِ احمد رضا

قلم چل پڑا ہے قلم چل پڑا ہے
اسے نعتِ احمد کا اب اِدّعا ہے

رخِ مصطفیٰ کا بیاں کس طرح ہو
دو عالم میں تلووں سے اُن کے ضیا ہے

دکھا دیجیے اپنا جلوہ خدارا !
قسم جس کی والشمس اور والضحا ہے

رضائے خدا سے غرض ہے سبھی کو
رضائے خدا آپ ہی کی رضا ہے

کہیں ذکرِ قرآں میں اُن کی ادا کا
کہیں رفعتِ شان کا تذکرا ہے

دگر انبیاء ”اِذ ہبوا“ کہہ رہے ہیں
زبانِ محمد پہ ”اِنّی لہا“ ہے

نہیں میری اوقات میں نعت لکھوں
مشاہدؔ یہ فیضانِ احمد رضاؔ ہے

☆

ترانے نور کے

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتے ہیں صدقے نور کے
صدقے لینے نور کے آئے ہیں تارے نور کے
ہیں مرے آقا بنے سارے کے سارے نور کے
ذکر اُن کا جب بھی ہوگا ہوں گے چرچے نور کے
دل میں نظروں میں بسیں طیبہ کی گلیاں نور کی
روح میں بس جائیں طیبہ کے نظارے نور کے
داغِ فرقت نور والے شہر کا اب دیں مٹا
گنگناؤں آکے طیبہ میں ترانے نور کے
طلعتِ آقا لحد میں میری جلوہ گر تو ہو
”قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے“
نوری سُرمہ خاکِ طیبہ کا لگاوں آنکھ میں
اپنی نظروں میں بسالوں میں ستارے نور کے
آپ کے زیرِ قدم ہیں سارے نیچر کے اُصول
پائے اطہر کے بنے پتھر میں نقشے نور کے
چشمۂ تسنیم و کوثر اور بہارِ خُلد بھی
زُلفِ احمد کیلئے ہیں استعارے نور کے
نورِ احمد ہے عیاں سارے جہاں میں بے گماں
جتنے جلوے بھی ہیں دنیا میں ہیں ان کے نور کے
نور والوں کا گھرانا اپنا مارہرہ شریف
جھلملاتے جیسے پرتَو مصطفیٰ کے نور کے
خاندانِ پاکِ برَکاتیہَّ کے فیضان سے
پھل رہے ہیں چار جانب ”نوری شجرے“ نور کے
اعلیٰ حضرت کے ”قصیدۂ نوریہ“ کے فیض سے
اے مُشاہدؔ لکھے میں نے کچھ ترانے نور کے

☆

طیبہ کا جمال

نَفَس نَفَس شہ کونین کا خیال رہے
نظر نظر میں بسا طیبہ کا جمال رہے

قدم قدم پہ مسرّت کی موج چھا جائے
تمہارے ذکر سے بے چین دل نہال رہے

نظر میں گنبدِ خضرا تو لب پہ ذکر و درود
اے کاش ! وقتِ نزع میرا ایسا حال رہے

مدینے آوں میں آقا وہیں پہ مر جاوں
ہو میری لاش مدینے کی وہ سُفال رہے

پَے بلال فزوں تر ہو آپ کی چاہت
رواں دواں شہا الفت سوئے کمال رہے

لحد میں بارگہِ شہ میں نذر کرنے کو
سجی درودوں کی ہاتھوں میں میرے تھال رہے

حضور! بڑھتا رہے دل میں نخل عشق مرے
بہار بداماں یہ الفت کی ڈال ڈال رہے

حضور! اپنی محبت میں یوں فنا کردیں
سوائے آپ کے نا دوسرا خیال رہے

گنہ، خطا مرا شیوہ ہے روز و شب لیکن
قسیمِ نعمتِ رب مائل نوال رہے

بنا دیں مجھ کو بھی اچھا، ہو صدقہ اچھے کا
حضور! آپ کا بندہ یہ خوش خصال رہے

کہاں مُشاہدِ خستہ ، کہاں ہے نعتِ رسول
قلم ہے میرا مگر سب رضا کا مال رہے

☆

شاہِ دنیٰ کی برکت

یقیں ہے مجھ کو یہ شاہِ دنیٰ کی برکت ہے
جو پہنچا اوج پہ میرا بھی نجمِ قسمت ہے

کہاں کرے کوئی اوصافِ ذاتِ والا بیاں
صُحف کے پاروں میں پنہاں تمہاری مدحت ہے

ریاضِ خُلدِ بریں میں بسی ہے جو خوشبو
نبی کے پاک پسینے کی سب بدولت ہے

وہ جن کو سرورِ عالم کا درد ہو حاصل
انھیں ہی سمجھو میسر سکون وراحت ہے

بُلا کے ہم کو بھی طیبہ میں کچھ جگہ دے دیں
مٹا دیں قلب و جگر سے جو داغِ فرقت ہے

ہمیں جو سیّدِ بطحا کا مل گیا دامن
بلاشبہہ کہ یہ فیضانِ شاہِ برکت ہے

کہاں سلیقہ مُشاہدؔ کو نعت کا لیکن
جو کچھ ہے مجھ میں، رضا کی وہ سب عنایت ہے

☆

وصف کی سوغات

عبیر و عنبر سارا کو دیدے مات کیا کہیے
گزرگاہِ حبیب کبریا کی بات کیا کہیے

جو اُن کی یاد میں گزرے وہ دن ہر دن سے بہتر ہے
جو اُن کے ذکر سے معمور ہو وہ رات کیا کہیے

کئی پُشتوں تلک خوشبو پسینے کی نہیں جاتی
نبی پاک کے عَرَقِ بدن کی بات کیا کہیے

غم و آلام میں لوگو! فقط اُن کے تصور سے
سنور جاتے ہیں فوراً بگڑے سب حالات کیا کہیے

وہ قسمت کے سکندر ہیں کہ جو طیبہ میں رہتے ہیں
کہ اُن پر ہو رہی ہے نور کی برسات کیا کہیے

فضائل کے بنیں منکر کریں دعوائے اُمّت بھی
جہنم میں جلیں گے جتنے ہیں بدذات کیا کہیے

حبیبی یارسول اللہ! کرم کیجے غلاموں کے
گزر جائیں مدینے میں تو کچھ لمحات کیا کہیے

بیاں کیسے کروں آقا رخِ پُر نور کی خوبی
ضحیٰ و لیل کی واصف ہیں جب آیات کیا کہیے

نہ کیوں کر بخت پر نازاں رہے اپنے مُشاہدؔ بھی
لُٹاتا ہے جب اُن کے وصف کی سوغات کیا کہیے

☆

سایۂ گیسوئے رحمت

ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ پُروائی ہے
"جیسے فردوس پہ فردوس اُتر آئی ہے"

کیوں نہ تخلیق کرے آپ کی تخلیق پہ ناز
سارے یکتاؤں میں یکتا تری یکتائی ہے

اس کی قسمت پہ فدا کردوں ہزاروں جانیں
ہاں وہی جس کو قضا طیبہ میں لے آئی ہے

ان کے تلووں کے سبب سُرخیاں پاتی ہے شفق
باغِ جنت نے پسینے سے مہک پائی ہے

بدرِ کامل ہو کہ ہو مہرِ مبیں، قلبِ حزیں
سب نے تو ان کے سبب ہی سے ضیا پائی ہے

"انت فیھم نے عدو کو بھی لیا دامن میں"
عیشِ جاوید اسے ان کا جو شیدائی ہے

یہ مُشاہدؔ، شہِ دیں گرمیِ محشر کے لیے
سایۂ گیسوئے رحمت کا تمنائی ہے

☆

سکونِ قلب

دہر میں جبکہ شہِ معتبر جناب آئے
تو ساتھ سب کے بھلائی کے انتساب آئے

جہاں کی ظلمتیں کافور ہوگئیں فوراً
یاں مہرِ چرخِ رسالت جو بے نقاب آئے

وہ بے مثال ہیں یکتا بنایا یکتا نے
کہاں سے باعثِ تخلیق کا جواب آئے

تھے آسمانِ نبوت کے سب نبی تارے
ستارے ڈوب گئے سارے کہ آفتاب آئے

وہ میرا جانِ بہاراں چمن میں جب آیا
خزاں رسیدہ گلوں میں بھی تب نکھار آئے

قسم خدا کی وہ آئے تو ساوہ خشک ہوئی
سماوا خشک تھی اس میں کرم کے آب آئے

سکونِ قلب کی باعث ہے نعت خوانی بھی
تو کیوں مُشاہدؔ رضوی کو اضطراب آئے

☆

فریاد

یہ ستم شافعِ محشر نہیں دیکھے جاتے
اہلِ حق ہوگئے بے گھر نہیں دیکھے جاتے

یا نبی اُمّتِ عاصی کی خبر بھی لیجے
وقت نے بدلے ہیں تیور نہیں دیکھے جاتے

کفر و الحاد کے بڑھنے لگے سائے ہر سُو
یہ ہُبل یہ بُتِ آزر نہیں دیکھے جاتے

پھر ضرورت ہے کہ پیدا ہو کوئی موسیٰ کلیم
اب یہ فرعون کے پیکر نہیں دیکھے جاتے

اہلِ ایماں کو مٹانے پہ تُلی ہے دنیا
یہ ستم اب تو اے سرور نہیں دیکھے جاتے

دین و ایماں کو یوں لُٹتے ہوئے دیکھیں کب تک
اب تباہی کے یہ منظر نہیں دیکھے جاتے

بزمِ عالم میں شب و روز یہ خونیں منظر
ہم سے اے ساقیِ کوثر نہیں دیکھے جاتے

خوفِ اللہ سے جو سہمے ہوئے رہتے تھے
ہوگئے آج وہ خودسر نہیں دیکھے جاتے

آپ کے خستہ مُشاہدؔ سے اب اے شاہِ رُسل
قلبِ اسلام میں نشتر نہیں دیکھے جاتے

☆

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جہاں سرکار کے اذکار ہوں گے
وہیں انوار کے آثار ہوں گے

اگر بن جائیں پیکر سُنّتوں کے
تو پھر سے ہم یہاں سردار ہوں گے

اگر یوں تارکِ قرآں رہے تو
مسلسل ہم ذلیل و خوار ہوں گے

کبھی تو سیرِ طیبہ ہوگی اپنی
کبھی تو آپ کے دیدار ہوں گے

میں نازاں اپنی قسمت پہ رہوں گا
تصوّر میں مرے سرکار ہوں گے

شبِ تُربت کی ظلمت دور ہوگی
نبی کے قبر میں انوار ہوں گے

بروزِ حشر نعتِ مصطفیٰ سے
ترے بیڑے مُشاہدؔ پار ہوں گے

☆

مصطفاے ذاتِ یکتا

مصطفاے ذاتِ یکتا کی نرالی شان ہے
آپ کا خُلقِ معظّم بے گماں قرآن ہے

بحرِ عصیاں میں سراپا غرق تھا جو، وہ عرب
حق شناسی پا گیا یہ آپ کا احسان ہے

وہ کہ جو اَخلاق سے عاری تھے بزمِ دہر میں
حُسنِ سیرت کی نبی نے دیدیں اُن کو دان ہے

وہ کہ جو تھے ہر نفَس فتنہ و شر میں منہمک
جذبۂ ایثار کا بخشا اُنھیں سامان ہے

دخترِ حوّا کو حاصل ہوگیا جینے کا حق
یارسولِ ہاشمی یہ آپ کا فیضان ہے

برقِ انگشتِ نبی کا اب بھی ہے مہ میں نشاں
آج تک اس بات پر سارا جہاں حیران ہے

ہے مُشاہدؔ آپ کا واصف رضا کے فیض سے
ہند میں لاریب! جو کہ آپ کا حسّان ہے

☆

مصطفیٰ مصطفیٰ کی صدا

مصطفیٰ مصطفیٰ کی صدا لب پہ جاری رہے دل میں یادِ خدا اور دل نورِ احمد سے میرا چمکتا دمکتا رہے
نعت پڑھتا رہوں شاہِ کونین کی اُسکی خوشبو سے ہو فکر اُجلی مری ہو مصفّا جگر اور ماحول سارا مہکتا رہے

یہ زمین وزماں یہ مکین ومکاں یہ چنیں وچناں یہ دہن میں زباں یہ بدن میں ہے جاں آپ ہی کے سبب اے شہ دوجہاں
آپ ہوتے نہ گر کچھ بھی ہوتا نہیں آپ ہوئے سب ہوا آپ وجہِ بنا آپ سے سب بَنا آپکے دم سے عالم چمکتا رہے

نرگس ویاسمن سوسن ونسترن پھیلی مشکِ ختن انجمن انجمن ہاں چمن در چمن میرے جانِ چمن آپ ہی کے سبب اے شہ ذوالمنن
مُشک سے بھی سوا آپکا عرقِ تن خوشبوئے زُلف ایسی کہ عنبر ہوں ماند آپکے تلووں کا جو کہ دھووَن ہوا اُس سے جنّت کا گلشن لہکتا رہے

چاند شق ہو گیا پیڑ سجدہ کریں جانور بول اُٹھیں عرضِ مطلب کریں بے زباں کنکری کلمہ پڑھنے لگیں آپکی قدرتیں ایسی ہیں یانبی
ٹوٹی ہڈی جڑے آنکھ بھی ہو بھلی انگلیوں سے رواں چشمۂ آب ہو پیٹ ستّر بھریں پیالہ بھر شِیر سے آپ اشارہ کریں ڈوبا سورج بھی فوراً پلٹتا رہے

عرش پر ہے گزر فرش پر ہے نظر جتنے ہیں بے خبر سب سے ہیں باخبر نورِ شمس وقمر جانِ جنّ و بشر واقفِ خشک وتر آپ ہیں مصطفیٰ نورِ ربُّ العلا
مالکِ بحر وبر شافع حشر ونشر آپ ہیں آسرا میرے میزان پر قبر میں بھی معین آپ ہیں بالیقیں فضل سے آپکے حشر میں یانبی پُل سے عاصی سنبھل کر گزرتا رہے

صدق صدیق سے عدل فاروق سے حلم عثمان سے اور ہمت ملے شاہِ خیبر شکن مرتضیٰ شیر سے صبر حسنین سے عشق حسّان سے روز افزوں رہے روح میں آپکا یانبی
فیضِ شیرازی سے عُرفی وجامی سے رومی وسعدی سے عشقی وعلمی سے شاہِ احمد رضا مصطفیٰ نوری کے فیضِ روحانی سے یہ مُشاہدؔ سدا یانبی آپکی نعت لکھتا رہے نعت پڑھتا رہے

☆

اُن کے الطافِ خسروانہ سے

اُن کے الطافِ خسروانہ سے میرے گھر میں نزولِ برکت ہے
مجھ پہ پژمُردگی کیا چھائے گی مجھ پہ جب اُن کی چشمِ رحمت ہے

اُن کے روضے کی بات کیا کہیے، مرکزِ اہلِ عشق واُلفت ہے
فیصلہ ہے یہی مرے دل کا، بالیقیں وہ زمیں پہ جنّت ہے

اُن کے اَخلاق ہی کی خوشبو سے، زندگی ہے بہار کی حامل
مصطفیٰ جانِ امن کے صدقے، ہر تشدد جہاں سے غارت ہے

ہے یہ روشن عمل سے آقا کے، دوسروں کی خوشی، خوشی سچّی
بےکسوں بےبسوں کے کام آنا، رحمتِ دوجہاں کی سُنّت ہے

بے حیائی عرب کا کلچر تھا، رحم وانصاف وعدل عنقا تھے
آپ آئے تو سارے عالم میں، چار سُو الفت ومروّت ہے

صنفِ نسواں کی کچھ نہ تھی وقعت، زندہ درگور اُس کو کرتے تھے
بنتِ حوّا کو آپ نے بے شک، بخش دیں عزّت اور عصمت ہے

کچھ نہ اِس کی بساط تھی لوگو! ، نعتِ اکرم جو یہ رقم کرتا
اِس مُشاہدؔ پہ ہے رضا کی نظر، اِس کا خامہ جو وقفِ مدحت ہے

☆

میخانۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انسان ہے وہی، وہی انساں بلند ہے
جس کو غلامیٔ شہِ طیبہ پسند ہے

دنیا جسے سمجھتی ہے دیوانۂ رسول
میری نگاہ میں تو وہی ہوش مند ہے

عشقِ □ جہاں کا دل میں وہ لائیں خیال کیوں
عشقِ نبی ہی جن کے لیے سُود مند ہے

دل سے بھلا دیے ہیں جو فرمانِ مصطفیٰ
دوزخ سے صرف اُن کو ہی خوفِ گزند ہے

محبوب ہے گدائیٔ خیرالوریٰ جسے
اللہ کی جناب میں وہ ارجمند ہے

جاری ہے اب بھی پینے پلانے کا سلسلہ
مَے خانۂ رسول غلط ہے کہ بند ہے

سرکار ناخدا ہیں تو کشتی کی فکر کیا؟
مانا مُشاہدؔ جوش میں موجِ سمند ہے

☆

درود و سلام

طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو
محبوبِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس پہلے سجدے پر ترے، قلبی درود ہو
اُمّت کے غم گُسار پہ لاکھوں سلام ہو

روضہ کی جالیوں پہ ہزاروں درود ہو
گنبد پہ اور مَنار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس مُشک آسا عرقِ بدن پر درود ہو
ہر مُوئے خوشبودار پہ لاکھوں سلام ہو

آقا کی بے مثالی پہ بے مِثل ہو درود
رب کے وہ شاہ کار پہ لاکھوں سلام ہو

نُوری بشر پہ دل سے نُوری درود ہو
اُس نورِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس سیرِ لامکاں پر اعلیٰ درود ہو
اُس رفعت و رفتار پہ لاکھوں سلام ہو

اُنگلی کے پانیوں پہ پڑھو، کوثری درود
انگشتِ فیض بار پہ لاکھوں سلام ہو

اوصافِ مصطفیٰ پہ قرآنی درود ہو
ممدوحِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

جس دل کو شوقِ دیدِ مدینہ، وہ خوش نصیب
طیبہ کے انتظار پہ لاکھوں سلام ہو

کہتا رہے مُشاہدؔ رضوی بصد خلوص
طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو

☆

مناقب وقصائد

نعرۂ غوثؔ وخواجہؔ، رضاؔ و عشقیؔ، عیسیٰؔ اور نوریؔ
پیارے نبی کے عشق وادب اور ایماں کی پہچان ہے

نذرانۂ عقیدت بحضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کیسے ہو رتبہ بیاں حضرتِ صدیق کا
جب کہ واصف ہے قرآں حضرتِ صدیق کا

انبیا و مرسلیں کے بعد افضل آپ ہیں
کیسا اعلیٰ عزّ وشاں حضرتِ صدیق کا

اتقا کہہ کے قرآں میں رب نے جب اکرام دی
کیوں بنوں نہ مدح خواں حضرتِ صدیق کا

بیعَتِ فاروق و عثمان و علی سے بن گیا
سلسلہ عظمت نشاں حضرتِ صدیق کا

اے مُشاہدؔ دیکھ رفعت کیوں کہ مدفن بن گیا
پہلوئے تکوینِ جاں حضرتِ صدیق کا

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

دل میں جاگا آج جذبہ مدحتِ فاروق کا
اے قلم اب کر بیاں تو شوکتِ فاروق کا
رحمتِ عالم نے اُن کی شاں بیاں فرمائی ہے
مرتبہ کیسے بیاں ہو حضرتِ فاروق کا

حضرتِ فاروق ہیں دینِ مبیں کے اک ستوں
قلبِ مضطر کو ملے گا نام سے ان کے سکوں
اُن کی مرضی رب کی مرضی دیکھ لو قرآن میں
اے مُشاہدؔ کس طرح سے اُن کی مدحت کو لکھوں

”بن کے شمشیرِ مجسم ابن خطاب آئے تھے“
عزم لے کر نُورِ احمد کو بجھانے کے لیے
دیکھتے ہی سیدِ عالم کے روئے پاک کو
پھینک کر تلوار فوراً کلمہ پڑھنے لگ گئے

حضرتِ فاروقِ اعظم جب مسلماں ہو گئے
تب روانہ سوئے مَسجد اہلِ ایماں ہو گئے
میں نے جب فاروقِ اعظم کو پکارا رنج میں
درد و غم خود ہی مرے، لوگو! پریشاں ہو گئے

ہیں مُرادِ شاہِ کوثر آپ ہی تو بالیقیں
آپ سے خائف رہے دشمنِ دینِ مبیں
ذاتِ والا کی بھلا تاثیر کیسے ہو رقم
نام سے ہی بھاگ اُٹھا جب کہ شیطانِ لعیں

جذبۂ ایثار کا پیغام دنیا کو دیا
نظم و ضبط و حِلم میں کوئی نہیں فاروق سا
عدل و انصاف و مروّت میں نہیں ثانی کوئی
اہلِ مغرب کرتے ہیں تعریف اُن کی برملا

نذرانۂ عقیدت بحضور سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

شہرت ہے جہاں بھر میں عثماں کی سخاوت کی
اُس شانِ خلافت کی اُس کانِ مروّت کی

جنّت کو مدینے میں سرکار نے جب بیچا
اُس وقت خریدی کی عثمان نے جنت کی

جس طرح سے بیعَت لی سرکارِ دوعالم نے
تمثیل ملے گی نہ عثمان کی بیعَت کی

ذوالنّور لقب پایا عثمان نے جو لوگو!
رفعت ہو بیاں کیسے عثمان کی نسبت کی

تجھ کو اے مُشاہدؔ غم چھو بھی نہیں سکتے
محفل جو سجائی ہے عثمان کی مدحت کی

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور سیدنا علیِ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

علی شیرِ خدا مشکل کشا خیبر شکن ہیں آپ
گلِ باغِ خلافت اور ولایت کے چمن ہیں آپ

ہیں فرمانِ شہِ دیں سے مراتب آپ کے ظاہر
کہ بابِ علم و حکمت زینتِ دہنِ حَسن ہیں آپ

بڑا عالی ہے رتبہ، زوجہ ہیں سرکار کی دختر
پدر حَسنین کے دامادِ شہنشاہِ زمن ہیں آپ

چلا ہے سلسلہ آلِ نبی کا آپ سے مولا
گلِ سرسبدِ باغِ مصطفائی پنجتن ہیں آپ

مُشاہدؔ کے دلِ ظلمت زَدا کو کیجیے صیقل
صفائے ظاہر و باطن کی اِک نُوری کرن ہیں آپ

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور امام حسین رضی اللہ عنہ

اُصولِ احمد زمانے بھر میں چمک رہا ہے، دمک رہا ہے
حسین تیرے لہو کا صدقہ، لہک رہا ہے، مہک رہا ہے

وہ جس کا کوثر پہ ہے اجارا، کھڑا ہے کربل میں بھوکا پیاسا
نبی کی آنکھوں کا ہو کے تارا، یزیدیوں کو کھٹک رہا ہے

نبی کا وہ لاڈلا نواسا، سواری جس کی تھی دوشِ آقا
مگر یہ شمرِ لعین کیوں کر، اُسی کی جانب لپک رہا ہے

کھڑے ہیں رضواں جناں کے در پر، کہ آنے والے ہیں آلِ حیدر
ہے سبطِ احمد کی آج آمد، کہ باغِ جنت لہک رہا ہے

ہیں رن میں لپکے جوان اکبر، یزیدیوں کا ہے حال ابتر
حُسینِ اعظم کے اس پسر سے، نبی کا جلوہ جھلک رہا ہے

ہے کلکِ اختر کی یہ عنایت، ہے فیضِ نوری رضا کی برکت
مُشاہدِ رضوی تیرے خامہ سے ذکرِ شُہدا اٹپک رہا ہے

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

فدائے رسالت مرے غوث ہیں — نشانِ ولایت مرے غوث ہیں
سراپا محبت مرے غوث ہیں — نگاہِ عنایت مرے غوث ہیں
جو اسلام پر وقت آئے کبھی — پئے استقامت مرے غوث ہیں
کوئی دکھ کا مارا جو آواز دے — پئے استعانت مرے غوث ہیں
نظر آتی ہے مجھ کو راہِ خدا — کہ میری بصارت مرے غوث ہیں
ولی جتنے تھے سب کی گردن جھکی — کہ شاہِ ولایت مرے غوث ہیں
ہر اک کی مدد کی ہر اک حال میں — سراپا سخاوت مرے غوث ہیں
نہ بھٹکوں کبھی زیست کی راہ میں — کہ شمعِ ہدایت مرے غوث ہیں

مُشاہدؔ نہ غم کر کسی بات کا
کہ جب حق کی نصرت مرے غوث ہیں

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

غلامِ کم تریں کا غوث بیڑا پار کر دیجو
کرم کی اک نظر ہم سب پہ اے سرکار کر دیجو

نکالی دم میں وہ کشتی جو برسوں پہلے ڈوبی تھی
ہماری ڈوبتی نیا ترا کر پار کر دیجو

نہ بڑھنے پائے دشمن کا کبھی بھی حوصلہ یا غوث
ذرا تیغِ دودم لے کر کہ پھر اک وار کر دیجو

فزوں تر ہے یہاں پر حاسدوں کا شر مرے آقا
کرم سے اپنے ان کے دل کو اب ہموار کر دیجو

دلِ بے کل ترستا ہے تمہاری دید کو ہر دم
عطا یا غوث ہم کو دولتِ دیدار کر دیجو

غمِ دنیا، غمِ عقبیٰ، غمِ قبر و غمِ ہستی
ہمارے دل سے آقا دور ہر آزار کر دیجو

پتہ نہ ملے سکے ہستی کا میری خود مجھے یا غوث
تمہارے عشق میں کچھ اس طرح سرشار کر دیجو

نگاہِ لطف کا ہے ملتجی خستہ مُشاہدؔ یہ
مٹا کر ظلمتِ دل مسکنِ انوار کر دیجو

☆

ندرانۂ عقیدت بحضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

مرے وطن کے تمہی تو ہو پاسباں بے شک
کرم غریبوں پہ کرتے ہو بے گماں بے شک

زبانِ حال سے کہتے ہیں دل غریبوں کے
تمہیں "غریب نواز" اور "مہرباں" بے شک

بنا ہوں آپ کا جب سے غلام میں خواجہ
خیال وخواب سے بھی دور ہے زیاں بے شک

وہ ایک اُجڑی ہوئی تھی زمین صحرا کی
بنایا آپ نے اجمیرِ گلستاں بے شک

یہ کون کہتا ہے اسلام جنگ سے پھیلا
تمہی سے برپا ہوئی ہند میں اماں بے شک

تمہی تو شاہِ ولایت ، شہِ کرامت ہو
کرامتوں سے تمہاری ہوا عیاں بے شک

تمہارے فیض وکرم سے چلا قلم میرا
ہے اب بھی فیض کا دریا رواں دواں بے شک

رضا کا فیض تو اختر کا التفات ہے یہ
مُشاہدؔ ہوں میں جو خواجہ کا مدح خواں بے شک

ندرانۂ عقیدت بحضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

دلّی راجستھان تمہارا یا خواجہ
سارا ہندوستان تمہارا یا خواجہ

ہم کو پڑھایا درسِ وحدت آ کر
پیارا ہے احسان تمہارا یا خواجہ

شاہِ دنیٰ کا عشق و الفت بخشدیا
اعلیٰ ہے فیضان تمہارا یا خواجہ

شاید ہم بھی بُت خانوں میں جا بستے
صدقہ ہے ایمان تمہارا یا خواجہ

آپ سے ہم نے کلمہ نمازیں، روزہ پایا
بھولیں کیوں احسان تمہارا یا خواجہ

رنج وغم میں ساتھ ہمارے ہوتا ہے
آسرا ہر آن تمہارا یا خواجہ

مجھ کو غم نے گھیرا ہے غم دور کرو
میں ہوں مدح خوان تمہارا یا خواجہ

بد خصلت ہوں کر دو نگاہِ لطف و کرم
بن جاوں انسان تمہارا یا خواجہ

کیونکر خوف حشر و نشر و قبر رہے
جب ہے خود رحمٰن تمہارا یا خواجہ

ذاتِ والا فہمِ عاجز سے ہے ورا
کس کو ہو عرفان تمہارا یا خواجہ

ہو جاے گر آپ کا لطفِ بے پایاں
ہو جاے عرفان تمہارا یا خواجہ

اہلِ باطل دیکھ کے ڈر ڈر جاتے ہیں
الفت کا پیکان تمہارا یا خواجہ

ساگر کا سب پانی سمایا کوزے میں
سنتے ہی فرمان تمہارا یا خواجہ

مجھ کو میرے گھر والوں کو دکھلا دو
دربارِ ذی شان تمہارا یا خواجہ

دل میں تمنا پیارے خواجہ ہے یہ بسی
بن جاوں دربان تمہارا یا خواجہ

صرف فقیرانِ جہاں ہی منگتا نہیں
منگتا ہر سلطان تمہارا یا خواجہ

اہلِ حاجت کا ہے ڈیرا صبح و مسا
منگتا ہر انسان تمہارا یا خواجہ

ہندو، مسلم، سکھ ہو یا عیسائی ہو
منگتا ہر انسان تمہارا یا خواجہ

ذکر تمہارا کرتے کرتے مُشاہدؔ بھی
بن جاے حسّان تمہارا یا خواجہ

نذرانۂ عقیدت بحضور بہاؤالدین انصاری رضی اللہ عنہ

اے کہ تو وجہِ بہارِ گلستانِ قادری
تیرے دم سے ہند میں ہے بوستانِ قادری

تو بہارِ باغِ عرفاں، قادریت کا چراغ
قادری منزل کا ہم نے تجھ سے پایا ہے سُراغ

تیرے دربارِ معلّیٰ کی بیاں کیا شان ہو
قادریوں کے تمہی تو ہند میں سلطان ہو

ارضِ مارہرہ ، بریلی ، کالپی و بلگرام
ہر طرف لاریب! جاری ہے تمہارا فیضِ عام

پارہے ہیں آپ ہی کے دم سے سب اہلِ ولا
"طورِ عرفان و علو و حمد و حُسنیٰ و بہا"

ہم غلامانِ رضا پر کیجیے لطف و کرم
دور کر دیجے ہمارے درد و غم رنج و الم

اک نگاہِ التفات اے میرے شاہا کیجیے
"دور ساحل موج حائل پار بیڑا کیجیے"

خالی دامن لے کر آیا ہوں اسی اُمید پر
اے بہاؤالدیں بھروگے بے بہا اس میں گہر

مجھ پہ فیضِ خاص کی کچھ اس طرح تنزیل ہو
میرے جملہ نیک مقصد کی شہا تکمیل ہو

علم و عرفان و عمل کی دو متاعِ بے بہا
اے بہاؤالدیں ، مُشاہدؔ کو پے احمد رضا

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

کون تھا جو دہلی سے اُٹھا بگولوں کی طرح
حُرّیت کا اپنے ہاتھوں میں علَم تھامے ہوئے
کون آزادی کی راہ ہموار کرنے کے لیے
بڑھ رہا تھا اپنے ہاتھوں میں قلم تھامے ہوئے

ہر کسی کے دل میں پیدا ہو گیا شوقِ جہاد
اس طرح کس نے کیا آزادی کا ذکرِ جمیل
رِند کی تو بات کیا ساقی ہی پیاسا تھا جہاں
لے کے آیا کون پیمانوں میں موجِ سلسبیل

لرزہ براندام تھے افرنگ جس کے نام سے
تھا جہادِ حُریت کا کون وہ فردِ فرید
ہمدمِ انگریز اسماعیل واحمد بھی اے دوست
کانپتے تھے اس سے یہ دونوں ہی مُرشد اور مُرید

کون تھا وہ جس کو انڈومان میں بھیجا گیا
اور اس پر اُس جگہ توڑا گیا کوہِ ستم
کس نے سمجھایا مسلمانانِ ہندوستان کو
غیر ممکن ہے نظیرِ سرور و شاہِ اُمم

جس کے علم و فضل کا تھا غلغلہ ہر سو بپا
”وہ امام فلسفہ وہ مفتیِ اہلِ سُنن“
گرمیِ گفتار اس کی آج تک جاوید ہے
”جامعِ دہلی کو گرماتا رہا جس کا سخن“

جنگِ آزادی کا قائد ، راہ نما و راہ بر
”تھا کتابِ حُریت کا بے گماں پہلا ورق“
اے مُشاہدؔ نام اس کا اس طرح لے باادب
”مردِ حُر، غازی، مجاہد، حق پرست و فضل حق“

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور ساداتِ مارہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہم

ارضِ مارہرہ ہے یارو! نُور والوں کا مکاں
ہر طرف ہے اُن کے فیض وجُود کا دریا رواں
سیدالسّادات ہیں آلِ رسول اچھے میاں
سیّدِ علما ہوئے پایا رضا نے آستاں
ان کی عظمت ہے مسلّم اور مقدم بے گماں
عظمتِ ساداتِ مارہرہ سے واقف اک جہاں
ہو کے مارہرہ کے مدنی بن گئے ہم دوستو!
عاصیوں پر ہو گئے جب شاہِ برکت مہرباں
دستِ بوبکر و عمر اور دستِ عثمان و علی
دستِ سیّد حمزہ نے پہنچا دیا ہم کو کہاں
آلِ احمد کے کرم سے سلسلے سب ہی ملے
نقشبندی، سہروردی، قادری، چشتی یہاں
جن کا نعرہ تھا رضا کا مسلکِ حق زندہ باد
سیّد آلِ مصطفیٰ تھے سُنّیت کے نگہباں
مصطفیٰ حیدر حسن تھے شہ سوارِ علم و فن
مسلکِ احمد رضا کے عمر بھر تھے پاسباں
اے امین باصفا اے قوم و ملّت کے امیں
کیا علوِ شان تیری کر سکوں گا میں بیاں
اشرفِ برکات اے سیّد حسن کے نورِ عین
آپ کا دیدار ہے وجہِ سکون و اطمیناں
حضرتِ نظمیؔ ہیں محوِ نظمِ نعتِ مصطفیٰ
گلستانِ نعت میں اک بُلبلِ شیریں بیاں
فیضِ اخترؔ ازہری سے ہے مُشاہدؔ نعت گو
نعت گو آقاوں سے سیکھیں سخن آرائیاں

نذرانۂ عقیدت بحضور حسان الہند غلام علی آزاد بلگرامی رضی اللہ عنہ

اے بہارِ باغِ زہرا، بلگرامی یاسمن
بھیک لینے تیرے در پر آئے ہیں اہلِ سنن

تیرے در کی عظمتیں کیسے بیاں آزاد ہوں
آئیں عاصی، عصیاں سے شاہِ شہاں آزاد ہوں

اللہ اللہ! رفعتِ دربارِ والا کیا کہوں
تاجدارِ وقت آئیں برہنہ پا کیا کہوں

''تاجِ خود را کاسہ کردہ گوید ایں جا تاجور''
بھیک دیدو ہم کو بھی شہزادۂ خیر البشر

اُن دعاوں کی اجابت کرتا ہے ربِّ غفور
جو کہ تیرے در پہ مانگے بندۂ بے کس حضور

ہم پریشاں حال ہیں ناگفتہ بہ حالت ہوئی
ہم کو تیرے فیض کی سرکار اب حاجت ہوئی

اب بنا دینا شہا بگڑے ہوئے ہر کام کو
دور کر دینا ہمارے رنج و غم آلام کو

ہم کو حاصل ہو شفا اور دور ہوں بیماریاں
کُن نگاہِ لطف و رأفت سوئے جملہ سُنّیاں

اب تو کرنا نام لیوا پر شہا ایسا کرم
خلدِ طیبہ دیکھ لوں میں دیکھ لوں پیارا حرم

دولتِ علم و عمل زہد و ورع بھی بخش دے
ایک جُرعہ جامِ عرفاں سے پلا دینا مجھے

اے مرے حسّانِ ہندی اس مُشاہدؔ کو بنا
گلشن نعتِ نبی کا عندلیبِ خوش نَوا

نذرانۂ عقیدت بحضور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

جوشِ عشقِ نبی آپ سے ہے ملا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ
ہدیۂ دل لیے چل پڑے ہم رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

ہند میں جب ضلالت کا طوفاں اُٹھا، پرچمِ حق بلند آپ ہی سے ہوا
آپ کی رہبری مرحبا مرحبا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

حفظِ ناموسِ مرسل بخوبی ہوا، حق و باطل کا پردہ بھی اُٹھتا گیا
راہِ حق میں رضا کا قلم چل پڑا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

آپ ہی مخزنِ علم و حکمت بھی ہیں، ماہرِ حفظِ دین و شریعت بھی ہیں
اہلسنّت کا ڈنکا ہے نامِ رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

پیکرِ اِتّقا، شاعرِ خوش نوا، حافظ و قاری و مفتیِ باصفا
آپ کا کوئی ہمسر نہ دیکھا رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

اے امامِ ہدا، وارثِ انبیاء، عارفِ کبریا، عاشقِ مصطفیٰ
ہے رضا کو مجدّد سبھی نے کہا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

جتنے بیباک حفظِ شریعت میں ہیں، اُتنے ہی باصفا وہ طریقت میں ہیں
رہنما ہے رضا آپ کا نقشِ پا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

جلنے والوں کے گُل ہو گئے ہیں دیے، ہاں مگر روشنیِ رضا اب بھی ہے
آپ کا فیض جاری رہے گا سدا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

اے بہارِ گلستانِ شرعِ متیں، اک مُشاہدؔ ہی مدّاح تیرا نہیں
ہیں ترے مدح خواں جا بجا یا رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

اے کہ تو وجہِ بہارِ گلشن عشقِ نبی　　دل کی دنیا تیرے دم سے مسکن عشقِ نبی

اے کہ تیرے خوش نما باغاتِ بخشش کے طفیل　　صحرا صحرا کھل رہا ہے گلبُن عشقِ نبی

اے کہ تیرے ترجمہ میں کنزِ ایماں موجزن　　ہر ورق لاریب! اس کا معدنِ عشقِ نبی

اے کہ تیرا لمحہ لمحہ وقفِ نعتِ مصطفیٰ　　ذاتِ والا سر سے پا تک مخزنِ عشقِ نبی

اے کہ تجھ سے حفظِ ناموسِ رسالت بھی ہوا　　ایک اک تصنیف تیری اُستُن عشقِ نبی

اے کہ تجھ سے نجد کے ایواں میں آیا زلزلہ　　اور پھلا پھولا جہاں میں سَوسَن عشقِ نبی

عشقِ سرکارِ دو عالم کا تُو ہی گلزار ہے
''بالیقیں تُو تو رضائے احمدِ مختار ہے''
نام لیوا یہ مُشاہدؔ سُرخرو ہوگا ضرور
''جو ترا دشمن ہے بے شک دین کا غدار ہے''

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

کس نے روح و قلب میں کنزِ ایماں بھر دیا
روحِ قرآں سے کیا کس نے جہاں کو آشنا
کس نے اعدائے شہِ کونین سے روکا ہمیں
کس نے عشقِ مصطفیٰ کو عام دنیا میں کیا
کس نے علم و فضل کے روشن کیے صدہا چراغ
ورثۂ پیغمبری کا حق ادا کس نے کیا
کس نے روح و قلب میں طرزِ الفت بار سے
مصطفیٰ پیارے کے ارشادات کو پہنچا دیا
کس نے لاینحل مسائل جبر کے یوں حل کیے
کر اُٹھے عش عش مہارت دیکھ کر کے سر ضیا
کون تھا جس نے مٹایا بدعتوں کو دہر سے
کون تھا جس نے ہمیں پابندِ سنت کر دیا
کون تھا جامع علوم و ماہرِ جملہ فنون
دینیات و سائنس اور فلسفہ و ہیئت کا
کون تھا جس نے دکھایا راہِ اصلاح و فلاح
کون کارِ خیر کا یہ درس ہم کو دے گیا
ہیں فصیحانِ عرب یہ کس کے شیدائے سخن
کون ساری دنیا میں اب مرجعِ تحقیق ہوا
اے مُشاہدؔ کر رہا ہے کس کا یوں ذکرِ جمیل
کون ہے فکر و نظر کا آج مرکز حبّذا
وہ مفکّر ، وہ محدّث ، وہ مفسّر باصفا
وہ محقّق ، وہ مصنّف ، وہ سراپا اتّقا
وہ مدبّر ، وہ معلّم ، وہ ہمارا رہنما
گلشن عشقِ نبی کا عندلیبِ خوش نَوا
وہ امامِ عشق و الفت وہ فنا فی المصطفیٰ
وہ مجدّدِ دین کا وہ سیدی احمد رضا

نذرانۂ عقیدت بحضور مفتیِ اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی رضی اللہ عنہ

مظہرِ غوث الوریٰ احمد رضا کا آئنہ
ہیں رضائے مصطفی حامد رضا کا آئنہ

”مفتیِ اعظم یکے از مردمانِ مصطفیٰ“
ہے بجا کہیے جو زہد و اتّقا کا آئنہ

نوری صورت، نوری سیرت، عکسِ غوث پاک ہے
ہیں رضائے مصطفیٰ غوث الوریٰ کا آئنہ

نور تن میں، نور من میں، جان بھی پرنور ہے
پرتو نورِ رضا نورِ ہدیٰ کا آئنہ

ہیں مرے احمد رضا حسّانِ ثانی بالیقیں
اور نوری نعت گوئی میں ہیں اُن کا آئنہ

مفتیِ اعظم کا تقویٰ کیوں نہ ہو بے مثل جب
ہیں وہ غوثِ پاک امامِ اتقیا کا آئنہ

ہو ہر اک دھڑکن مُشاہدؔ نغمۂ نعت رسول
فیضِ نوری سے ہو دل حبِّ نبی کا آئنہ

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور صاحب عُرسِ قاسمی مارہرہ رضی اللہ عنہ

نورِ شمعِ معرفت حضرتِ قاسم میاں
نیّرِ چرخِ ولایت حضرتِ قاسم میاں

آتے ہیں خالی مگر جاتے ہیں دامن بھر کے سب
منبعِ جُود وسخاوت حضرتِ قاسم میاں

سرزمین پاک مارہرہ بھی نازاں آپ پر
آپ ہیں شمعِ ہدایت حضرتِ قاسم میاں

مجھ کو رکھیے فتنوں سے مامون اے آقائے من
رہنمائے اہلسنّت حضرتِ قاسم میاں

منتظر ہے ایک مدت سے نگاہِ خاص کا
ہو مُشاہدؔ پر عنایت حضرتِ قاسم میاں

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور مرشدی

علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم

شمعِ بزمِ اہلسنّت حضرتِ اختر رضا
نازِ بزمِ قادریت حضرتِ اختر رضا

ان کے دم سے روشنی ہے انجمن در انجمن
اخترِ برجِ ولایت حضرتِ اختر رضا

سادگی میں شان، تقویٰ میں ہے شوکت آپ کی
آپ کو زیبا وجاہت حضرتِ اختر رضا

صورت و سیرت میں یکساں رب تعالیٰ نے کیا
آپ کو اے پاک طینت حضرتِ اختر رضا

راہ تھی دشوار کتنی، آپ نے آسان کی
رہبرِ راہِ طریقت حضرتِ اختر رضا

شاہِ دیں سے غوث اعظم کو اور اُن سے آپ کو
آپ سے ہے مجھ کو نسبت حضرتِ اختر رضا

خالقِ ارض و سما نے کی ودیعت آپ کو
راہِ حق میں استقامت حضرتِ اختر رضا

کرتے ہیں احقاقِ حق، ابطالِ باطل روز و شب
آپ پائیں حق کی نصرت حضرتِ اختر رضا

اہلسنّت کے سروں پر دائماً رکھے خدا
آپ کا سایہ سلامت حضرتِ اختر رضا

اک نظر سے آپ کی، بگڑی مری بن جائے گی
ہو مُشاہدؔ پر عنایت حضرتِ اختر رضا

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور مرشدی

علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم

ہاں میاں نوری ہیں، ظلِّ غوث الوریٰ
اُن کے مظہر ہوئے حضرت اختر رضا

میرے اللہ! تجھ سے یہی ہے دعا
اُن کا سایہ سروں پر رہے دائما

جانشیں مفتیِ اعظمِ ہند کے
پرتوِ نورِ نوری ضیاے رضا

آپ نے عرض کی نوری سرکار میں
”تیرے اختر کو کافی ہے تیری رضا“

آپ کے روئے انور کے دیدار سے
دل کو راحت ملی روح کو آسرا

نورِ اختر بھی نورٌ علیٰ نور ہے
بکھری ہے اہلسنّت کے رخ پر ضیا

چشمِ باطل میں سوزش انھیں کے سبب
دیکھتے ہی انھیں یہ جَلا وہ جَلا

میں بھی بدبخت تھا دامِ اغیار میں
فیض سے آپ کے دفعتاً بچ گیا

دور ہو دل سے ہر ایسا ویسا خیال
روح کی تہ میں ہو عشقِ احمد بسا

یاد جب آگئے غم کے بادل چھٹے
ہیں مُشاہدؔ وہ ہر رنج و غم کی دوا

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور شارح بخاری مدظلہ العالی

ہر سو بکھری ہے دیکھو یہاں پر ضیا — آج برَکاتی مفتی ہے دولھا بنا

قلبِ دشمن پہ طاری ہے خوف اس قدر — دیکھ کر دشمن دیں تمہیں، جل اٹھا

اہلسنّت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تم — پرتوِ نورِ امجد، اے نوری ضیا

فتح دی حق نے اعدائے دیں پر تمہیں — آپ غالب رہے دشمنوں پر سدا

نائب ہو مفتیِ اعظمِ ہند کے — ہند میں ہے نہیں کوئی بھی آپ سا

صاحبِ نزہتِ قاری اے بحرِ فن — آپ کا مرتبہ ہے بیاں سے سوا

اے مُشاہدؔ صلہ پائے گا ایک دن
لکھّی شارحِ بخاری کی جو یہ ثنا

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی

کس کے کلکِ خنجر آسا سے ہوا ایسا اثر — نجدیت کے واسطے بند ہو گئی راہِ مفر

شہرِ باطل میں بپا کس نے کیا تھا ''زلزلہ'' — روحِ باطل کو رکھا کس نے سدا ''زیروزبر''

فکر و فن کے چار سو موتی لٹا کے دہر میں — کس نے کی ہے ''لالہ زار'' اے دوستو! ارضِ ہنر

ایشیا سے لے کے یورپ بلکہ امریکہ تلک — فکرِ رضوی کے لٹائے ہر جگہ لعل و گہر

سنّیت کے واسطے تسخیرِ دہلی خوب ہوئی — یہ بھی ہے اُس شخص ہی کی کاوشوں کا اک ثمر

حق ادا سچّی قیادت کا وہ کرتا ہی رہا — روحِ ملت کو رکھا کس نے ہمیشہ تازہ تر

تھی کبھی شعلہ نوائی تھیں کبھی خاموشیاں — کر رہا تھا کون ایسے نزہتِ قلب و نظر

ہو رہا ہے اس طرح سے آج کس کا ذکرِ خیر — اے مُشاہدؔ اب تو اس کے نام کا اظہار کر

عاشقِ احمد رضا ہیں اور ہیں باطل شکن
حافظِ ملت کے گلشن کے شگفتہ اک سمن
ماہرِ دیوبندیات و واقفِ شعر و سخن
ارشدِ شیریں بیان و نازشِ بزمِ سخن

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب مدظلہ العالی

علمائے حق کے رہبر مفتی مجیب اشرف
بحرِ عمل کے گوہر مفتی مجیب اشرف

جو کلمہ گو ہیں سوزِ عشقِ نبی سے عاری
اُن کیلئے ہیں خنجر مفتی مجیب اشرف

رضوی چمن میں نوری نکہت بسی ہوئی ہے
ہیں اس کا اک گُلِ تر مفتی مجیب اشرف

پُر پیچ وادیوں میں ہیں راہ بر ہمارے
راہِ ولا کے اختر مفتی مجیب اشرف

دیدہ ورو! جو دیکھو انصاف کی نظر سے
اَسلاف کے ہیں پیکر مفتی مجیب اشرف

بزمِ سنن کی رونق، مفتیِّ دین برحق
تسکین جانِ مضطر مفتی مجیب اشرف

یہ بے نوا مُشاہدؔ چپ چاپ تک رہا ہے
لطف و کرم ہو اس پر مفتی مجیب اشرف

☆

نذرانۂ عقیدت بحضور علامہ مفتی محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ

یہ کس کی قلبِ مضطر میں ہوئی ہے جلوہ سامانی
کہ ظلمت خانۂ دل ہو گیا ہے میرا نورانی

وہ اک مردِ خدا، پابندِ سنّت، شرع کا حامل
کہ جو کرتا ہے علم و آگہی کی نور افشانی

نگہ پڑتے ہی لگتا ہے وہ کوئی مردِ مومن ہے
جبیں پر ہے تقدس کی لکیریں ساری نورانی

لباسِ سادگی تن پر، عمامہ سادہ ہے سر پر
نظر آتی ہے اس کو دیکھ کر سنّت کی لمعانی

خموشی میں تکلم کی حلاوت اس کے رہتی ہے
بیاں میں اس کے پوشیدہ ہے معنیٰ کی فراوانی

وہ علم و فضل کا دریا، صفا و صدق کا پیکر
زمانے بھر میں ہے وہ بے گماں اک مردِ لاثانی

مصنف ہے، محقق ہے وہ شاعر بھی بڑا خوش گو
دکھاتا ہے قلم کی وہ عجب ہی اپنے جولانی

رضا کے علم و مسلک کی ہو ترویج و اشاعت، بس
اسی کے واسطے دن رات دیتا ہے وہ قربانی

شریعت کا امیں وہ ہے طریقت کا بھی رہبر ہے
لٹائے جا رہا ہے فیضِ رضوی نوری بُرہانی

مسّرت بخش اُن ایام کو کیسے بھلائیں ہم
جب اس مردِ خدا ہیں کی ہمارے یاں تھی مہمانی

رہے گا ہر گھڑی سرسبز اُس کی یاد کا گلشن
دلوں پر ثبت ان مٹ نقش سی ہے یادِ نعمانی

ہے تجھ سے ملتجی خستہ مُشاہدؔ اے خداوندا!
کہ اُن کا سایہ تو سر پر ہمارے دائماً رکھنا

بر رحلتِ حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ

مسلکِ احمد رضا کا ترجماں جاتا رہا
مفتیِ اعظم کے فن کا رازداں جاتا رہا

نزہۃ القاری ہے جس کے علم کا شہ کار ایک
ماہرِ قولِ شفیعِ عاصیاں جاتا رہا

مفتیِ اعظم کا نائب، شارحِ قولِ رسول
واقفِ فرمانِ شاہِ انس و جاں جاتا رہا

گلشن رضوی و نوری امجدی کا پھول وہ
سنّیت کا چھوڑ کر اب گلستاں جاتا رہا

کانپتے تھے اہلِ باطل سن کے جس کے نام کو
تھا جو باطل کیلئے تیغ و سناں جاتا رہا

سنّیت کا اے مُشاہدؔ ہے یہ نقصانِ عظیم
مسلکِ احمد رضا کا پاسباں جاتا رہا

☆

بر رحلتِ حضور فخرِ خاندیش

سماں سماں میں رنج و غم کا کیف ہو گیا رواں
رواں ہوئے جہاں سے اب وہ خطیبِ خوش بیاں

خوش بیان و خوش خصال و خوش مزاج و خوش زباں
خوش زباں عبد الغنی بدل گئے سماں سماں

اُن کے وعظ کی تمامی مجلسیں رہیں گی یاد
جذبۂ اصلاحِ قوم اُن کے دل میں تھا نہاں

مسئَلے جو پیش آئے آپ نے حل کر دیے
کسطرح سے آپ کی بھولیں فہم آرائیاں

خموشیوں میں تھیں نہاں حلاوتِ تکلُّم، اور
بیاں میں اُن کے تھا نہاں معنی کا اک نیا جہاں

مفتیِ اعظم سے پائے آپ نے وہ فیضِ خاص
سادگی، حق گو طبیعت، اتّقا، بیباکیاں

قبر میں روشن رہے تا دیر لعل شب چراغ
سُنّیوں کی ہے دعا یہ ہر گھڑی وردِ زباں

اے مُشاہدؔ اس طرح مصرع کہہ اب آخری
خوش زباں عبد الغنی چل دیے سوئے جناں

☆

ختمِ قرآن کی محفل

(ایک دینی مدرسے میں ختمِ قرآن کے مبارک موقع پر)

ختمِ قرآن کی یہ محفل ہے — اِس پہ قربان جان ہے دل ہے
لمحہ لمحہ نبی کی رحمت اور — فضلِ ربِّ عظیم نازل ہے
خوش ہیں بچوں کے اہلِ خانہ بہت — اُن کے دل کو سکون حاصل ہے
چہرے چہرے سے ہے خوشی ظاہر — گھر میں سب کے سُرور داخل ہے
دور رکھنا ہر ایک سُنّی سے — راستہ، جو خدایا! باطل ہے
اُس کی روزی میں دے خدا برکت — آج کی بزم میں جو شامل ہے

ہم کو ذکرِ رضا سے ہو رغبت
عشقِ سرکار کا جو حامل ہے

☆

مرکزِ علم وفن حنفیہ سُنّیہ

مرکزِ علم و فن حنفیہ سُنّیہ — نازِ اہلِ سُنن حنفیہ سُنّیہ
درسِ قرآں حدیث وفقہ کے لیے — جاری تیرا جتن حنفیہ سُنّیہ
تشنگی جانے کتنوں ہی کی بجھ گئی — ساغرِ علم و فن حنفیہ سُنّیہ
صحرا صحرا میں تیرے سبب علم کی — پھیلی بُوئے خُتن حنفیہ سُنّیہ
شمعِ علم وعمل تجھ سے روشن رہی — انجمن انجمن حنفیہ سُنّیہ
اہلِ علم ویقیں کی زبانوں پر آج — ہے ترا بانکپن حنفیہ سُنّیہ
تجھ سے بُطلانِ باطل ہوا روز وشب — حق کی نوری کرن حنفیہ سُنّیہ
مسلکِ اعلیٰ حضرت کا تُو خوش نما — سَوسن و یاسمن حنفیہ سُنّیہ

ہے دعاے مُشاہدؔ کہ تجھ پر رہے
فیضِ شاہِ زمن حنفیہ سُنّیہ

☆

قطعات

خیالاتِ غلط دل سے مٹا دے
شہِ کونین کی الفت بسا دے
مجھے بیگانۂ دردِ جہاں کر
غمِ عشقِ محمد مصطفا دے

☆

ہر سمت ایک عالمِ بے چارگی ہے آج   مصروفِ جستجوئے سکونِ دلی ہیں سب
ذکرِ خدا، رسول سے دوری ہے اس کا راز   یوں ہی نہیں اسیرِ غم و بے کلی ہیں سب

☆

نعت لکھتا رہوں شہ دیں کی   دل میں ہے ایسا پاک تر مقصد
نام لکھ جائے نعت خوانوں میں   اور نہیں کوئی بھی دگر مقصد

☆

کتابِ پاک ہے پہلا نمونہ نعتِ سرور کا   ملا حسّان سے سب کو خزینہ نعتِ سرور کا
کلام احمد رضا پڑھ کے جھوم اُٹھا مشاہدؔ بھی   اُن ہی کے در سے سیکھا ہے سلیقہ نعتِ سرور کا

☆

جانبِ طیبہ مرا دل خود بخود بڑھنے لگا   درد و غم رنج و الم اَندوہ سب مٹنے لگا
عشقی و عینی و نوری نظمی کی برکت ہے یہ   خامۂ خامِ مُشاہدؔ نعت جو لکھنے لگا

☆

مرے نور الہدیٰ آئے جہاں میں روشنی پھیلی   مرے بدر الدجیٰ آئے جہاں میں روشنی پھیلی
جہاں میں کفر کی ظلمت جہالت کا اندھیرا تھا   مرے شمس الضحیٰ آئے جہاں میں روشنی پھیلی

☆

ریاضِ طیبہ کی ہے آرزو نہیں جاتی   نسیمِ صبحِ جہاں بے وضو نہیں جاتی
دیارِ ہند میں رہ کر قریبِ طیبہ ہیں   مُشامِ دل سے مدینے کی بو نہیں جاتی

☆

مرے نبی کی نکہتیں پھیل گئیں چمن چمن   جن سے مہک مہک اُٹھے لالہ و گُل کے پیرہن
طیبہ کی جس گلی سے بھی گزرے ہیں شاہِ دو جہاں   ایسے مہک مہک اُٹھی شرمائی نکہتِ چمن

☆

☆

جا کے صحرائے عرب سروِ چمن بھول گیا
نخلِ طیبہ وہ جچے سروِ سمن بھول گیا

اے مُشاہدؔ تری اس بھول پہ ہر یاد نثار
گھر فراموش ہے طیبہ میں وطن بھول گیا

☆

جاوں طیبہ میں تو پھر لوٹ کے آوں نہ کبھی
ایسا کھو جاوں کہ میں خود کو بھی پاوں نہ کبھی

رب تعالیٰ یہ مُشاہدؔ کی دعا کر لے قبول
تیرے محبوب کے گھر جاوں تو آوں نہ کبھی

☆

کیسے کرے انساں بیاں وصف شہ ابرار کا
جب کہ خالق خود ہے واصف احمدِ مختار کا

نعت ہے سرکار کی خلاقِ باری کی کتاب
ذکر ہے ہر سُورتِ قرآن میں سرکار کا

☆

زُلف مہکی مہکی ہے ہر سُو ہے رچی خوشبو
عَرَقِ تن بھی ہے خوشبو گردِ راہ بھی خوشبو

عطر و بوئے دنیا سے کیا غرض اُسے ہوگی
جانِ گلشن جنت کی جس کو مل گئی خوشبو

☆

عشقِ نبی میں اشک بہیں جو موتی ہیں وہ پانی نہیں
اُن کا ہو کر باقی بن جا اُن کی محبت فانی نہیں

چاند کے جیسا اُنکے رخ کو کہنا نا انصافی ہے
مہر و ماہ میں اُنکے تلووں سی بھی تو تابانی نہیں

☆

ہر ورق میں قرآں کے نعتِ نبی تحریر ہے
ہر سطر سے پھوٹتی سیرت کی تنویر ہے

عشقِ احمد میں فنا ہونا یقیناً ہے بقا
جانِ رحمت کی محبت جان کی اِکسیر ہے

☆

مجھ کو بھی اجازت ہو حاضریِ طیبہ کی
دید کا تمنائی یہ غلام ہے آقا

جان میری جب نکلے سامنے مدینہ ہو
التجا مرے لب پر یہ مدام ہے آقا

☆

☆

ارضِ جنت کی طلب میں کیوں گزاروں زندگی
روبرو ہو سبز گنبد اور واروں زندگی

میرے قلب و روح کی آلائشیں ہو جائیں صاف
عشقِ احمد کے سہارے جو سنواروں زندگی

☆

میں نے آقا کا جب ذکرِ اطہر کیا
خانۂ دل کو رب نے منوّر کیا

بزمِ احساس میں روشنی ہوگئی
جوں ہی روضہ کا میں نے تصوّر کیا

☆

ریاضِ خلد مہکتا ہے جس کی خوشبو سے
یقیں کرو کہ وہ سرکار کا پسینہ ہے

میں نعت پڑھتا رہوں اور نعت لکھتا رہوں
یہی تو میرے لیے قیمتی خزینہ ہے

☆

شہِ کون و مکاں کے عشق میں مجھکو فنا کر دے
دلِ عاصی کی ظلمت کو منوّر یا خدا کر دے

مٹا کر دل سے دنیا کی محبت خالقِ عالم
کتابِ زیست کا عنوان عشقِ مصطفیٰ کر دے

☆

سب اہلِ عقل ہیں گُل کی شگفتگی پہ فدا
عزیز اہلِ محبت کو خارِ طیبہ ہیں

مقامِ شکر کہ حج کا زمانہ پھر آیا
عطا ہو اِذن ہم اُمیدوارِ طیبہ ہیں

☆

لمحہ لمحہ یادِ نبی سے روشن قلب و نظر ہیں
اُنکے پسینے کی برکت سے خوشبوئیں باغ و ثمر ہیں

شرک کی تاریکی تھی پھیلی آپکی آمد کے صدقے سے
کعبہ بنا توحید کا مرکز اندھیارے سب نور سے پُر ہیں

☆

درِ رسُول پہ جانے کی آرزو رکھنا
کہ اُن کا وصف ہے بندے کی آبرو رکھنا

تری پکار یقیناً سنیں گے شاہِ دنیٰ
تو ذہن میں درِ اقدس کو روبرو رکھنا

☆

☆

جب سے مجھے مدینے کی لوگو! یاد آتی ہے
بزمِ ذہن و دل میں وہ خوشبوئیں بساتی ہے
دل پہ کیا گزرتی ہے لفظوں میں بیاں کیا ہو
جب مدینے جانے کی آس ٹوٹ جاتی ہے

☆

قلب ونظر پہ خوشبو نے فوراً کیا پڑاو
لوگو! فقط خیالِ رسالت مآب سے
نہ مل سکے گا سن لو کسی سے کبھی ہمیں
ادراکِ زیست ہوگا اُنہی کی جناب سے

☆

مماثل دو جہاں میں آپ کا پایا نہیں جاتا
شمار وحصر میں اوصاف کا لایا نہیں جاتا
یہاں تقسیمِ نعمت میں نہیں تفریق کوئی بھی
یہاں منگتا کو خالی ہاتھ لوٹایا نہیں جاتا

☆

نبی کا روضۂ انور نظر میں رہتا ہے
حسین نقش اُسی کا جگر میں رہتا ہے
نبی کا درد قرارِ دل ونظر بن کر
ہر اہلِ دل کے دلِ معتبر میں رہتا ہے

☆

نبی کے نام سے رونق ہے بزمِ عالم میں
یہ نام پست کو بالا مقام دیتا ہے
یہ نام باعثِ تسکینِ قلبِ مضطر ہے
یہ نام درد کے عالم میں کام دیتا ہے

☆

روضۂ پاک آرزوئے روح
نعتِ سرکار آبروئے روح
ارضِ طیبہ پہ گر کرے پرواز
ہے یہی تو علوئے روح

☆

اے کاش آپ کی الفت میں یہ حال ہمارا ہوتا رہے
ہم ٹھنڈی آہیں بھرتے رہیں اور ذکرِ مدینہ چلتا رہے
صدقے میں سوزِ بلالی کے اس درد کا طالب ہوں آقا
یہ آنکھ ہمیشہ روتی رہے دل عشق میں آپ کے جلتا رہے

☆

☆

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین

فقہ وافتا حدیث وعلومِ قرآنی
انہیں صحابہ نے بخشی اُنھیں درخشانی
مثیل کیسے کوئی ان کی پیش کر پائے
غلام احمدِ مختار کے ہیں لاثانی

علومِ رضا

خزاں تو آنی ہی تھی حاسدوں کے گلشن میں
رضا کے باغ میں اب بھی بہار باقی ہے
ملے تو کیسے کسی کو بھی اُن کے علم کی تھاہ
ابھی علومِ رضا کا شمار باقی ہے

نوازشِ احمد رضا

نعت کے میداں کا گر بننا ہے تم کو نکتہ داں
پیشِ نظر ہمیشہ رہے نگارشِ احمد رضا
بساط کیا مُشاہدؔ کی جو لکھ سکے نعتِ رسول
جو کچھ ہے یہ رقم ہوا بنوازشِ احمد رضا

شارحِ بخاری

صاحبِ شرحِ بخاری، مفتیِ دینِ حنیف
مفتیِ اعظم کے نائب انکے اعدا کے حریف
واعظِ بے مثل تھے آپ اور مناظر بے بدل
کانپتے تھے نام سُن کر جن کا باطل کے حلیف

☆

غواصِ بحرِ علمِ حدیثِ رسول تھے
گنجینۂ علوم وفروع و اصول تھے
اُن کی مہک مُشاہدؔ رضوی عجیب تھی
رضوی چمن کے امجدی گلشن کے پھول تھے

حضور سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی

گم شدگانِ راہ کی خاطر اندھیری رات میں
آپ کا نقشِ قدم منارۂ تنویر ہے
مسلکِ احمد رضا کے حاسدوں کے واسطے
اے حسینیؔ کلک تیرا برہنہ شمشیر ہے

الرحیل: مجموعۂ کلام علامہ بدرالقادری مصباحی، ہالینڈ

ذہن ودل میں غافلوں کے پھونک دے روحِ ضیا
نسخۂ تعمیرِ ملک اور قُم جہاں ہے الرّحیل
سرخروئی، سرفرازی، کامرانی کا پیام
منزلِ مقصود کا بے شک نشاں ہے الرّحیل

☆

ترانۂ سُنّی یتیم خانہ

کامیابی کا یہی زینہ ہے سب سے بہتر	نقشِ نعلین مقدس ہے نشانِ رہبر
ہم کو پھیلانی ہے اخلاق کی بھینی خوشبو	اور خودداری و ایثار کا اعلیٰ جوہر
ہم کو دنیا سے فنا کرنا ہے بے کاری کو	خود کفیلی کو بھی پھیلائیں گے ہم سب گھر گھر
ہم کو ظلمت کے بسیروں کو ضیا دینی ہے	سب کو کرنا ہے ہمیں علم و عمل کا خوگر
ہم کو بننا ہے وفاداری کا عادی لوگو!	امن وانصاف و مروت کے بنیں گے پیکر
ہم کو سچائی ہے اظہار سے ہوگی رغبت	جھوٹ کا ہونے نہیں دیں گے کبھی لب پہ گزر

امن وخوش حالی ہو دنیا میں سدا یا اللہ
ہے مُشاہدؔ کی دعا از پَے شاہِ کوثر

☆

جامعہ حنفیہ سُنّیہ کے سنگِ بنیاد پر

خدا کرے کہ ہو تکمیل آرزو سب کی
ریاضِ علم ہمارا مہک مہک اُٹھے

یہاں سے نکلیں سدا بُلبلانِ خوش الحان
کہ جن سے گلشنِ سُنت چہک چہک اُٹھے

اُنھیں وہ پھر سے چلائیں رہِ ہدیٰ کی طرف
جو راہِ حق سے خدایا! بہک بہک اُٹھے

رضا کے مسلکِ حق کی کریں حفاظت وہ
کہ اُن سے نجد کا ایوں دہک دہک اُٹھے

فقہ و علمِ حدیث و قرآن سیکھیں سب
یہاں سے علم کا گلشن لہک لہک اُٹھے

ہر ایک دل میں تمنا یہی مچلتی ہے
ہمارے خوابوں کی تعبیر پوری ہوں ساری
ہو جلد جامعہ تعمیر شان و شوکت سے
یہی دعا ہے لبوں پر صبح و مسا جاری

☆

نجدی درندے

سکوں کی خاطر ترس رہے ہیں طریق افرنگ پہ چلنے والے
تنزّلی کا لباسِ خوش رنگ فریب کھا کر پہننے والے

مٹانے والو نبی کے آثار خود مٹو گے جہاں سے اک دن
ہیں جو بھی غدّارِ مصطفیٰ وہ نہیں کبھی بھی پنپنے والے

ہے نجدیوں کی درندگیت، یہ سعودیوں کی ہے شیطنیت
جو ڈھایا اُمِّ نبی کا مدفن مٹیں گے اب یہ بھٹکنے والے

نبی کی عظمت کا پاس کچھ بھی نہیں یہ رکھتے رذیل نجدی
بنا ہے دل پر نشان کالا نہیں یہ کافر سمجھنے والے

نشست غیروں کے ساتھ رکھیں، اُنہی کی خاطر دعائیں مانگیں
بنے ہوئے آج خود ہیں رہزن، وہ رہنما خود کو کہنے والے

ہو کیوں نہ محفوظ عقیدہ تیرا، مُشاہدؔ رضوی سُن تو تیرا
رضا کے دامن سے جو ہیں لپٹے نہیں کبھی وہ بھٹکنے والے

☆

فکرِ رضا کے جلوے

(مفتی محمد توفیق احسنؔ برکاتی مصباحی کی تالیف "فکرِ رضا کے جلوے" پر منظوم تاثر)

'فکرِ رضا کے جلوے' رسالہ ہے خوش نُما
دل سے صدا نکلتی ہے توفیق حبّذا

توفیق کو خدا نے وہ توفیق بخش دی
باغِ رضا میں لالۂ خوش رنگ لگا دیا

اسلوب ہے سلیس و شگفتہ و دل نشیں
کرتا ہے جو بصیرت و فرحت سے آشنا

فکرِ رضا پہ کام کا انداز دیکھیے
موضوع ہر اک مقالے کا لاریب! ہے نیا

کر ان پہ فضل خاص کی تنزیل یا خدا!
اور ان کے جملہ کاموں کی تکمیل یا خدا!

☆

آزاد منظومات

سورۃ الفاتحہ

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے
آغازِ نطق بیان ہے
کونین کی ساری خوبیاں
اوصاف تہنیت اور تقدیس
لاریب! خالق کل کو ہی سزوار ہیں
وہی سارے عالمین کا
لاریب! پالنہار ہے
کمال مہربان رحم والا
روزِ جزا کا مالک ہے
ہم خدایا! تجھ کو پوجیں
استعانت تجھ سے چاہیں
ہم کو چلا ربُ العلا
صراطِ مستقیم پر
ان کی راہوں پر خدا
جن پر ترا انعام ہے
نہ کہ اُن کا راستہ
جو ترے مغضوب ہیں
اور جو گمراہ ہوئے، (آمین)

حمد

حمد ہے لفظِ مکرم
حمد ہے لفظِ معظم
حمد خود وجہِ بزرگی، حمد خود فن کی حیات
حمد ہے جانِ سخن، حمد سامانِ نجات
حمد ہے وجہِ سکوں
حمد ہے خالق کل کے اوصاف اِعلیٰ کا بیان
حمد ہے معبودِ یکتا کے تشکر کا نشان
حمد سے تحریر کا گُل پاتا ہے شگفتگی
حمد سے فکر و نظر کو ملتی ہے پاکیزگی
حمد کے انوار سے مہتاب ِعالم میں ضیا
حمد کے جلال سے مہرِ منور میں تپش
حمد ہے نورِ نگاہ
حمد رونق قلوب
حمد وہ بحرِ بیکراں جس کا کنارا ہی نہیں
برگ و گل بنیں اوراق
شجر شجر بنیں قلم
سیاہی بنیں سارے بحر
واجباتِ حمد کی
تکمیل پھر بھی نہ ہو گی
تکمیل پھر بھی نہ ہو گی

حمد

حمد ہے تجھ کو خدائے کارساز
تجھ سے قائم ہے زمانے کا نظام
تو نے بخشی ہے حیات و تازگی
زندگی دی مردہ دل تھے ہم سبھی
ہے رواں دریا، رواں ہے آبشار
جھرنوں سے جاری ہے کل کل بار بار
تیری ہی تخلیق ہے سارا جہاں
تو ہی خالق،
تو ہی مالک،
تو ہی رازق یا خدا
نور تیرا ہر جگہ موجود ہے
عالم امکاں منور تجھ سے ہے
تیری خوشبو ہر جگہ موجود ہے
ہشت جنت کی بہاریں تجھ سے ہیں
ہر جگہ تیرا ظہور ہے بے گماں
ہے وریدوں میں تو ہی شریاں میں تو،

گلستانوں میں تو ہی، صحرا میں تو،
کہساروں، سبزہ زاروں میں بھی تو،
تو منزّہ ہر مکاں سے یا خدا
تو مبرّہ این و آں سے بے گماں
ہے تو ہی اوّل بھی تو آخر بھی تو،
ہے تو ہی باطن بھی اور ظاہر بھی تو،
نا کوئی معبود ہے تیرے سوا
تو ہی واحد،
تو اَحَد ہے یا خدا
کر دے میرے دل کے ہر اک تار کو
آشنا تو نعتیہ نغمات سے
گرمیِ گفتار میری دُور کر
یاد میں محبوب کے ہوں روز و شب
عشق دیدے سیّدِ ابرار کا
تو کریم
تو ہی معطی ہے یا خدا
حمد ہے تجھ کو مرے ربّ عظیم

نعت

نعت حرفِ معتبر
نعت لفظِ محترم
نعت ہے وجہِ نجات
نعت ہے نورِ لحد
نعت ہے رُوحِ حیات
نعت کا مرہونِ منت قلبِ مضطر کا قرار
نعت ہی سے ہیں فروزاں قنادیلِ قلب ونظر
نعت ہی سے محتشم ہر محفلِ لوح وقلم
نعت حریمِ جاناں میں ہے اذانِ شوق بھی
نعت آبروئے فن نعت معراجِ ذوق بھی
پھوٹتی ہے خالقِ کل کے کلامِ پاک سے
لمعاٗ نعتِ رسول
نورانیت وصفِ حضور
لاریب! ذکرِ مصطفیٰ
تمثیل بندگی بھی ہے
معبود کی سنّت بھی ہے
معبود کی سنّت بھی ہے

عزمِ جنوں انگیز

میرے خامۂ خام کو
نعتِ شہ ابرار کا
عزمِ جنوں انگیز ہے
اوصاف آقا آپ کے
فکرو تخیل سے ورا
لاریب! آقا آپ ہیں
ممدوحِ خلّاقِ جہاں
پھر کس طرح انساں کرے
مدح وثنا کا حق ادا
یہ سوچ کر کرتے ہیں سب
آپ کا ذکرِ جمیل
ہوں آپ راضی اور خدا
ہوں آپ راضی اور خدا

دافعِ بلا

ظلمت کے بحرِ بیکراں میں
غرق ہوتا جارہا ہوں
بجز حضور! آپ کے
کوئی نہیں ہے آسرا
آپ ہی دافعِ بلا
الغیاث یارسول
الغیاث یارسول
طوفانِ غم کی موجوں سے
آپ ہی لگائیں گے
کشتیوں کو ساحل سے
آپ کو پکارا ہے
آپ ہی دافعِ بلا
میری مدد کو آئیں گے
میری مدد کو آئیں گے
جب بھی پکارا آپ کو
دردو الم میں یا نبی
رنج ومحن سے مل
فوراً نجات اور مفر
آپ ہی دافعِ بلا
آپ پر لاکھوں سلام
آپ پر لاکھوں سلام

سرورِ کائنات

بارگاہِ مولا میں
آپ ہی مرے آقا
معظّم ہیں
مکرّم ہیں
سب سے اعلیٰ برتر ہیں
خاتم المرسلین بھی
امام المرسلین بھی
آپ کی توصیف میں
آپ کی تعریف میں
ہر ورق صحیفے کا
بے گماں فروزاں ہے
دُرود بھیجتا ہے خود
سلام بھیجتا ہے خود
خالق کون ومکاں بھی
آپ کی ثنا خوانی میں
مصروف ہیں فرشتے بھی
سلامی عرض کرنے کو

روز ہی ملائکہ
باادب دربار میں
حاضری لگاتے ہیں
ذکر آقا آپ کا
چار سمت جاری ہے
جنّ و بشر، حور وملک
نجم وفلک، شمس وقمر
غنچہ وگل، برگ وثمر
ارض وسماو بحر وبر
تمام نوعِ خلائق کے
ساری کائنات کے
لاریب! آپ ہی سرور
لاریب! آپ ہی سرور

نورِ اسلام وایمان

ظلمتوں کا دور تھا جب
تاریکیاں تھیں ہر طرف
فکر ونظر مسموم تھے
علم وتہذیب کا گلستاں
رنگ و بُو سے خالی تھا
فتنہ وشر تھا ہر طرف
رُوحِ امن واماں ہی کیا
رُوحِ انسانیت بھی تھی
جاں بلب جہاں بھر میں
بُت پرستی عروج پر تھی
زنا، فحاشی، بے حیائی،
شراب نوشی بھی عام تھی
دخترانِ حوّا کو
زندہ درگور کرنا
تہذیب کا ایک حصہ تھا
دیکھ کر یہ کفر وشرک
یہ تاریکیاں، یہ گمراہیاں

رحمتِ خداوندی
جوش پر آہی گئی
اُس نے بھیجا اس جہاں میں
''نور'' اور ''روشن کتاب''
جس نے آ کر اس جہاں میں
پھیلائی وحدانیت کی مستی
مٹائی دنیا سے بت پرستی
ساتھ ساتھ اُن کے تھا
بلند حوصلگی اور یقین واعتماد کا
ایک لشکرِ جرّار
جس سے شکست کھا گئیں
تاریکیاں، گمراہیاں
اور نور پھیلا ہر طرف
اَخلاق کا، ایثار کا
اَخلاق کا، ایثار کا
اسلام کا، ایمان کا
اسلام کا، ایمان کا

فنِ نعت

پی کر مَے توحید اور
مصفّا کر کے قلب و جگر

خیالاتِ پاکیزہ سے
آراستہ کر کے فکر و نظر
رضا کی تحریرِ شگفتہ کے بحرِ جمال میں ہو غرق
اُس کے صدفِ شیریں سے
پھر نکال نکال کر
نعتِ رسول پاک کے دُرہائے بیش بہا
شش جہت میں بکھیر

اور پھر اسی طرح
خوش نُما باغاتِ بخشش سے حسیں گُل بوٹے چُن
اور امام احمد رضا کے فیضِ تخیل کے طفیل
عشقِ حبیبِ کبریا
دنیائے قلب پر بسا
توقیر کے حروف سے
تعظیم کے الفاظ سے
تشکیل کر کے خوشنما
گلدستۂ نعتِ رسول
قرطاسِ عقیدت پر سجا

نعتِ شہ کونین

اے شہِ کون و مکاں
آپ کا ذکرِ جمیل
انساں کے بس کی بات نہیں
اُس نے بیاں فرمائے ہیں
اوصاف آقا آپ کے
اپنے کلام پاک میں
خالق ہے جو مالک ہے جو
بے شک شروع سے ختم تک
ہر اک ادائے دل نواز
ہر ایک خوئے پاک باز
سرکارِ دو جہان کی
قرآں میں موجود ہے
حق بات کہہ دوں الغرض
قرآں شروع سے ختم تک نعتِ شہ کونین ہے

التجا

میرے اندرون سے یہ اپیل ہو رہی ہے
نعت وہ لکھو پیارے
شعر شعر میں جس کے
عجز کے عقیدت کے
خلوص کے محبت کے
خوش گوار رنگوں کی
خوب خوب آمیزی ہو
حرف حرف روشن ہو
لفظ لفظ مدحت میں
سرورِ دو عالم کی
سرتاسر ڈوبا ہو
سوچ سوچ ندرت ہو
لہجہ لہجہ امرت ہو
ورق ورق سطر سطر
عظمتِ شہِ دیں کے
خیالات پاکیزہ سے
مسطور ہو معمور ہو
میرے اندرون سے یہ اپیل ہو رہی ہے
نعت وہ لکھو پیارے
شعر شعر میں جس کے
عجز کے عقیدت کے
خوش گوار رنگوں کی

خوب خوب آمیزی ہو
اس میں شک نہیں پیارے
مدحتِ شہِ کونین
انساں کے بس کی بات نہیں
لب کشا ہے تو جو یہ
فضل ہے اُنہی کا یہ
بہرِ بیانِ عظمت رسول
اپنے خامۂ خام کو
فیضِ رضا سے جنبش دے کر
دل سے پھر تو ذکر کر
مصطفیٰ کی عظمت کا
مصطفیٰ کی رفعت کا
چاند کا ٹکڑے ہونا
سورج کا پلٹ آنا
کلمہ پڑھنا برملا
بے زبان کنکر کا
اَشجار کا سجدہ کرنا
چشمۂ پنجابِ رحمت
اُنگلیوں سے پھوٹ پڑنا
جانوروں کا بہرِ تعظیم
روبرو سر کو جھکانا
چوپایوں کا آ کر کے
بارگاہِ عالی میں
فریاد و التجا کرنا
اور غیب کی خبریں دینا

رب تعالیٰ کی عطا سے
نعمتیں تقسیم کرنا
مصطفیٰ کی قدرت ہے
مصطفیٰ کی طاقت ہے

پھول پھول نکہت ہے
آقا کے پسینے کی
بے مثال خوشبو سے

روح روح مسرّت ہے
آپ کے وسیلے سے

رنج رنج راحت ہے
آپ کی محبت سے

درد درد فرحت ہے
آپ کی عنایت سے

دُور دُور کلفت ہے
آپ کی عطاوں سے

قوسِ قزح کا سات رنگ
شفق شفق کی سُرخیاں
آپ ہی کے تلووں کی
رنگتوں کا صدقہ ہے

نجم نجم روشن ہیں
مہر و ماہ مجلا ہیں
روئے تابانِ آقا کے
صدقہ و وسیلہ سے
عرش کو بھی رفعت ہے

قدوم نازِ مصطفیٰ کی
بے پناہ برکت سے
عرض ہے خدائے پاک
قلب قلب میرا بھی
زیست زیست میری بھی
نفس نفس ڈوبی رہے
مصطفیٰ کی الفت میں
مصطفیٰ کی چاہت میں
مصطفیٰ کی سیرت پر
روز و شب عمل کرتے
زندگی مکمل ہو
اس رضا کے صدقے میں
جو ہے عاشقِ صادق
جو ہے عاشقِ صادق

یا حبیبی، یا رسول
آپ سے ہے ملتجی
بے نوا مشاہدؔ یہ
شہرِ محبت میں بلا کر
ارضِ مقدس میں بلا کر
مسافتیں فنا کر کے
تکمیل آرزو کیجے
اس تنِ ناتواں کو
خاک خاک کر دیجے
فخرِ جناں کی خاک میں
فخرِ جناں کی خاک میں

کلیسا میں اذان

خیرالبشر کے اُمتی
ملتِ بیضا کے نوجوان
تو کہاں جارہا ہے
تیرے قدموں نے خاروں کو گلزار بنایا
اور آج تو کیا ہے؟
آہ! حیف! افسوس ہے
پستی و نکبت کی سمت تیرا یہ سفر
نور سے ظلمت کی سمت
تو رواں دواں ہے کیوں
تیری تنزّلی کا ذکر کرتے کرتے
اقبال محوِ خواب ہوئے
رضا گئے سوئے عدم
ماضی نہ تو، اپنا بھُلا
چھوڑ کر تو، سُنتیں
پستی میں گرتا جائے گا
ظلمات کا لاریب! تو،
کردے گا سینہ چاک چاک
ہے تیرے پاس وہ شرر
ہے تیرے پاس وہ ہنر
اسلاف کی طرح تو،
یورپ کے کلیساوں میں
تکبیر کردے پھر بلند
تکبیر کردے پھر بلند

فریاد

حضورِ اکرم نورِ مجسّم
رحمتِ عالم، شاہِ رُسُل
ایک خستہ حال اُمتی
اُمت کی زبوں حالی پر
التجائیں کررہا ہے
حضور! آقا و مولا
آج دیارِ غیر میں
آپ کے غلاموں کا
سکون و اطمینان سے
زندگی بسر کرنا
دشوار ہوگیا ہے خوب
اَغثنی اے شہِ کونین!
آقا! رحمتوں والے
پڑے ہوئے ہیں مسلماں کی زیست کے لالے
آج عبادت گاہوں پر
ظالموں کی نظریں ہیں
آج خود مسلماں بھی

باہم دست و گریباں ہیں
کمزور ہیں لاچار ہیں
دیکھ کر یہ ناتوانی
دیس کے دشمن، عقل کے رہزن
ظلم و بربریت کا
توڑ رہے ہیں یا نبی! آپکے غلاموں پر
روز ہی کوہِ گراں
فریاد ہے فریاد ہے
اغثنی اے شہِ کونین!
آقا! رحمتوں والے
بھیجئے پھر زمانے میں
طارق، سعد و خالد سا
زنگی، ایوبی، غزنی سا
ابدالی، غوری، موسیٰ سا
مجاہد، قائد، راہ نما
واپس لے آئیں پھر سے جو
روشن و تابناک ماضی کو
روشن و تابناک ماضی کو

سکون کی تلاش

سکون کی تلاش میں بھٹک رہا ہے دربدر
ادھر گیا، اُدھر گیا، یہاں گیا، وہاں گیا
سکون دل ملا نہیں اُسے کسی جگہ بھی پر
بے کلی کا بوجھ وہ اُٹھائے ہر طرف پھرا
سکونِ دل ملا نہیں اسے کسی جگہ بھی پر
گیا وہ مے کدوں میں بھی
گیا وہ مندروں میں بھی
گیا وہ مسجدوں میں بھی
گیا شوالوں میں بھی وہ
صومعوں میں بھی تو گیا
گیا وہ خاک چھاننے
کلیسا، گرودوارہ کی
سکونِ دل ملا نہیں اُسے کسی جگہ بھی پر
پاک قرآں نے پکارا
اِدھر آ اے دلِ بے کل
سکون کی تلاش میں بھٹک نہ تو اِدھر اُدھر

تو میرے ساز کو تو سُن
یہ ساز ہے سازِ حق
تو میرے نغموں کو تو سُن
یہ نغمے ہیں نغماتِ حق
سکونِ دل ملے گا تجھ کو
میرے تابندہ اوراق میں
بھٹک نہ تو اِدھر اُدھر
سکون کی تلاش میں
اطمینانِ قلب وجگر
ہے فقط ذکرُ اللہ میں
بن جا تو ذاکرِ خدا
سکونِ دل بنے گا پھر دیکھنا ترا غلام

حافظِ دین وملت

آج ہے شہرہ سارے جہاں میں مصباحی حضرات کا
تحریر سے، تقریر سے
مسلکِ حق اور فکرِ رضا کی
اشاعت میں مصروف ہیں
فیضان ہے یہ اُس ذات کا
کہتے ہیں جسے سب حافظِ ملت
وہ حافظِ ملت کہ جس نے
ہاتھوں میں اپنے سنبھالے ہوئے
علم وہنر کی، حُسنِ نیت کی
درخشاں درخشاں قندیلیں
ظلمت کدوں میں جہل کی
نورِ علم ویقیں پھیلاتے
آگے ہی آگے بڑھتے گئے
بسایا علوم اسلامی کا
ایک شہرِ خوش نما
لاریب! جو کہ آج ہے

باعث اِفتخارِ سُنن
وہ حافظِ ملت کہ جو تھے
تقریر کے شاہنشاہ
تحریر میں بھی یکتا تھے
تھے علم حدیث وقرآں میں
وہ صدرِ شریعت کے نائب
جو ابر اُن کے در سے اٹھا
وہ برسا ساری دنیا پر
اس شان سے بانٹا علم وفن
ہر ایک شاگرد ہے اُن کا
یکتا، یگانہ، بے مثال
پڑھتے ہیں یہ سب دیکھ کر
سب اہل سنت جھوم کر
جس نے پیدا کیے کتنے لعل وگہر
حافظِ دین وملت پہ لاکھوں سلام

وارثِ رضوی علوم

اے امیرِ کشورِ فُہوم
اے اخترِ برجِ ولا
اے وارثِ رِضوی علوم
اے جانشین نوری رضا
آپ انجمِ چرخِ شریعت
آپ سراپا اتّقا
آپ نیّرِ بُرجِ طریقت
آپ رہبرِ راہِ ہدیٰ
آپ مرکزِ دائرۂ اصول
آپ منطقۂ آسمانِ فرع
آپ رونقِ بزمِ سخن
آپ عندلیبِ چمنِ رضا
لاریب! ہیں آپ ہی
اقلیمِ علم وفن کے
شہنشاہِ عصرِ رواں
تاج الاسلام والمسلمین
اے معظّم محترم

اے مکرّم محتشم
مُرشدی اختر رضا
خانوادۂ رضویہ کے
آپ ہیں روشن چراغ
جس کی شعاعِ نوری سے
شبِ ظلمتِ فکرونظر کو
ادراکِ نورِسحر ہوا
آپ کے دامن کرم سے
وابستگی ہے بے گماں
وجہِ سکونِ بے کلی
وجہِ نجاتِ سرمدی
لب پر دعا ہے صبح وشام
بتوسل خیرالوریٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
اہل سنت کے سروں پر
دائماً قائم رہے
ظلِ ہمایوں آپ کا
ظلِ ہمایوں آپ کا

حضورنظمی کے نام

ترا ہر کلام اعلیٰ، ترا ہر سخن فروزاں
ترا ہر خیال روشن
ترا حرف حرف تاباں
ترا لفظ لفظ انجم
تری سوچ سوچ ندرت
ترا لہجہ لہجہ امرت
تری بات بات جگنو
تری فکر فکر خوشبو
تو چمنستانِ نعت کا لاریب! بلبلِ خوش بیاں
ترا ہر کلام اعلیٰ ترا ہر سخن فروزاں
تو فصاحتوں کا دریا
تو بلاغتوں کا ساگر
تری ذات بحرِ معانی
ترا قول، قولِ الفت
ترا عشق، عشقِ صادق
تری نظم، نظمِ سرمد
تری بزم، بزمِ عرفاں

تو فصاحتوں کا دریا
تو بلاغتوں کا ساگر
ترا ہر کلام اعلیٰ، ترا ہر سخن فروزاں
ترا ہر خیال روشن
موجزن تری کاوشات میں
امام احمد رضا کے
اشعارِ خوش جمال کا
لاریب! عکس نور افزا
لاریب! عکس نور افزا
تری ذات مظہرِ جمیل
تری ذات پرتوِ حسین
احمد رضا کے کلام کی
احمد رضا کے کلام کی
تو چمنستانِ نعت کا لاریب! بلبلِ خوش بیاں
ترا ہر کلام اعلیٰ، ترا ہر سخن فروزاں

ماہرِ رضویات علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام

اے باعثِ افتخارِ سخن
اے نازشِ قرطاس و قلم
اے شہریارِ علم و ہنر
اے شناورِ بحرِ علومِ رضا
اے واقفِ اسرارِ تدقیقاتِ رضا
آپ رئیس التحقیق
آپ شہزادۂ تحریر
آپ کی تصنیفات کے
آپ کی تالیفات کے
فروزاں ہیں ورق ورق
قنادیلِ تحقیق سے
طبیعت وجد کرتی ہے
منفرد اسلوب سے
بحرِ بیکراں نہاں
تحقیق کا تحریر میں
آپ کی تحقیق کا
آپ کی تحریر کا
محور رضا کی ذات ہے
مرکز رضا کی ذات ہے
اِقلیمِ علم و فن کے شہنشاہ کی ذات ہے

متنوع صفات کے حامل امام کی طرف
محققین وناقدین اور مصنفین کو
آپ نے راغب کیا
آپ نے مائل کیا
فکرِ امام احمد رضا کے گوہر ہائے آبدار
چار سُو اکنافِ عالم میں لٹائے آپ نے
میں ہوں جو اِس جگہ حاملِ فکرِ رضا
لاریب! ہے مرہونِ منّت
آپ کی تحقیقات کا
آپ کی تصنیفات کا
ثبت ہیں قلب وجگر کے
خوش نما قرطاس پر
آپ کی عقیدت کے
آپ کی محبت کے
لاریب! نقوشِ جاوداں
خالقِ کُل سے دعا ہے یہ مری بہرِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
اہلِ سنت کے سروں پر
اے ماہرِ رضویات
سلامت رہے دائماً
آپ کا ظلّ عاطفت
آپ کا ظلّ عاطفت

علامہ یٰسین اختر مصباحی کے نام

اے آبروئے علم وقلم
اے نازشِ اہلِ سنن
اے اخترِ برجِ تحقیق
اے رونق بزمِ سخن
مسلکِ احمد رضا کے داعی ونگہباں
کشورِ ہندوستاں میں
فکرِ رضا، ذکرِ رضا
تیرے خامۂ فیض بار نے
خوب خوب عام کیا
اکنافِ عالم میں ہے شہرہ
تیرے علم وفضل کا
سکّہ جما ہے بے گماں
قلوبِ دشمناں پر بھی
تیری تحقیقات کا
تیری تصنیفات کا
اے اخترِ برجِ تحقیق لاریب! آپ کی

فروزاں فروزاں تحقیقات سے
روشن روشن تصنیفات سے
نورِ یقین ملتا ہے
تاریک تاریک ذہنوں کو
منزلِ حق پاتے ہیں
گم گشتہ مسافرین
آہویانِ گمراہ بھی
سوئے حرم پہنچ کر
اطمینان پاتے ہیں
اے آبروئے علم وقلم
اے اخترِ برجِ تحقیق
تو صحافی، تو مفکر، تو مدبّر، تو خطیب
تو محقق، تو مصنف، تو معلم، تو ادیب
تو سراپا فیضانِ حافظِ دین وملت
اے حاملِ مصباحی ردا
اے رونقِ بزمِ سخن
سلامت رہے دائماً
اہلِ سنت کے سروں پر
تیرا سایۂ فکروفن

بر رحلتِ رئیس القلم علیہ الرحمہ

دلوں پہ بجلیاں گریں
نشانِ کیف مٹ گیا
غم والم کا سائباں
سروں پہ آج چھا گیا
کیوں کہ سر سے اُٹھ
ظلِ رئیس القلم
نسیم کیسی یہ چلی
خزاں رسیدہ کر گئی
جو گلستانِ سنیت
ہم سے وہ بچھڑ گیا
کہ جس کے جاتے ہی حسین گلستاں اُجڑ گیا
وہ علم وفضل کا چراغ
جس نے شعاعِ تاباں سے
ظلمتِ فکر ونظر کو
لاریب! آشنا کیا
نورِ ایقانِ حق سے
نورِ ایقانِ حق سے

مسلکِ احمد رضا کا بے گماں تھا وہ سفیر
لرزہ براندام تھی اس سے قوتِ باطل

زیروزبر ہوتی رہی
اس کی تحریرات اور اس کی تقریرات کی
بے پناہ قوت سے
وہ مفکر، وہ مدبّر، وہ محدث، وہ ادیب
وہ مصنف، وہ محقق، وہ مدرس، وہ خطیب
وہ ذات باکمال تھی
وہ ذات بے مثال تھی
نظیر ملنا ہے مشکل
مثیل ملنا ہے مشکل
اے خدائے لم یزل
بتوسّل خیر الوریٰ (ﷺ)
ان کی تربتِ خاکی کو
نور سے معمور کر
نور سے معمور کر

ان کے علمی فیض سے
ہمیں بھی مالا مال کر
ان کے مراتب عالی کو
اور بھی بلند کر
اور بھی بلند کر
دنیائے سنیت کو نعم البدل بخشدے
اس بے مثال ذات کا
اس باکمال ذات کا

تمغۂ تحقیق

(ڈاکٹر غلام جابر شمسؔ مصباحی پورنوی)

بحرِ مکتوباتِ رضا میں
ہوگیا تو غوطہ زن
کرتا رہا شناوری
کرتا رہا شناوری
آخر کو تو نے پالیا
نایاب دُرجِ بے بہا
جہانِ رضویات میں
اک دل کش ہار کا
تو نے اضافہ کر دیا
تہنیت! تیری کاوشات کو
تحسین! تیری تحقیقات کو
تبریک! تیرے عزمِ جنوں انگیز کو
اور تیرے تمغۂ تحقیق کو

باسمہ تعالیٰ

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی ۔۔۔۔۔۔۔اک تعارف

از: محمد رضا عبد الرشید، مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

میرے برادرِ اکبر محمد حسین رضوی علمی، ادبی اور مذہبی دنیا میں محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ محمد حسین رضوی انکا نام ہے اور مُشاہدؔ تخلّص ۔۔۔محرم الحرام ۱۴۰۰ھ/ دسمبر ۱۹۷۹ء میں اسلامپورہ، مالیگاؤں کے ایک متوسط مومن انصاری خانوادہ میں موصوف کی ولادت ہوئی، والد ماجد کا نام عبد الرشید برکاتی ہے ہمارے دادا بزرگوار حاجی احمد مرحوم سلسلۂ کاملیہ کے مشہور بزرگ حضرت صوفی جان محمد میاں علیہ الرحمۃ سے بیعت و رادت رکھتے تھے آپکے والد عبد الشکور مرحوم نے ٹانڈہ (یوپی) سے ہجرت کرکے مالیگاؤں میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔ میں نے ہمارے دادا مرحوم کو تاعمر سُنّت کیمطابق سر پر عمامہ سجائے ہوئے دیکھا آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوتِ قرآن کے انتہائی پابند تھے، والد گرامی حاجی عبد الرشید برکاتی اور والدہ حجن خدیجہ دونوں بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مذہب سے گہرا لگاؤ رکھنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہیکہ ہمیں اپنی استطاعت کیمطابق عصری تعلیم کیساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دلوائی اور اس احسن انداز سے تربیت فرمائی کہ ہم پر مذہبی تعلیم کا رنگ نمایاں ہے۔

برادرِ اکبر مُشاہدؔ صاحب کی ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ حزب الرسول (ﷺ) انصار روڈ اور مدرسہ اہلسنت تجوید القرآن، واقع سنّی دفتر انصار روڈ اسلامپورہ میں ہوئی، بعد ازاں دار العلوم حنفیہ سُنّیہ اسلامپورہ میں کچھ سال رہ کر اعلیٰ دینی تعلیم کا حصول کیا مگر بدقسمتی سے تکمیل نہ ہوسکی، اسی طرح ابتدائی عصری تعلیم سوئیس پری پرائمری اور میونسپل اردو مدرسہ نمبر ۶۸ میں حاصل کی بعدہٗ اے ٹی ٹی ہائی اسکول سے دسویں کا امتحان پاس کیا اور وہیں کی جونیئر کالج سے بارہویں کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے اردو مضمون میں پونہ بورڈ میں سکنڈ ٹاپ پوزیشن حاصل کی، بارہویں کے بعد جے اے ٹی جونیئر کالج آف ایجوکیشن، امام احمد رضا روڈ سے ڈی ایڈ کیا اور پونہ یونیورسٹی سے اردو ادب میں بی۔اے۔ اور ایم۔اے۔ کے اندر امتیازی درجہ سے کامیاب ہوئے، اسی دوران ایم۔اے۔ سکنڈ میں رہتے ہوئے آپ نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGS) کے زیرِ اہتمام کالجز اور یونیورسٹیز میں لکچررشپ کیلئے ملک گیر

سطح کے مقابلہ جاتی امتحان NET (نیشنل ایجوکیشنل ٹیلنٹ) میں شریک ہوئے اور اس مشکل ترین امتحان میں فرسٹ اٹیمپٹ میں کامیابی حاصل کرکے مُشاہدؔ بھائی ایم اے سکنڈ پارٹ میں رہتے ہوئے NET جیسا مشکل ترین امتحان فرسٹ اٹیمپٹ میں کامیاب کرنے والے مالیگاؤں کے پہلے مسلم طالبعلم کہلائے، فی الحال پی ایچ ڈی میں مصروف ہیں۔۔۔جس کا موضوع ہے "مصطفی رضا نوریؔ بریلوی کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی مطالعہ"

مُشاہدؔ بھائی مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کیجانب سے بارہویں، بی اے اور ایم اے میں اردو مضمون میں ٹاپ پوزیشن حاصل کرنے پر تین مرتبہ نقد ایوارڈز سے نوازے جاچکے ہیں۔ اسی طرح ہائی اسکول کے زمانۂ طالب علمی میں فن خوش نویسی، غزل خوانی، اور تقریری وتحریری مقابلوں میں متعدد مرتبہ انعامات حاصل کرچکے ہیں۔۔۔

والدین کی تربیت سے مُشاہدؔ بھائی کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بے حد شوق و ذوق ہے۔ علمی، ادبی، سماجی، جغرافیائی، تاریخی، ثقافتی، سیاسی، سائنسی اور مذہبی موضوعات پر کتابیں خرید کر پڑھنا مُشاہدؔ بھائی کا نہ صرف شوق و ذوق ہے بلکہ عشق ہے۔ یہی وجہ ہیکہ آپ کے کتب خانے میں ہر موضوع پر کوئی نہ کوئی کتاب دستیاب ہو ہی جاتی ہے جس سے میرے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا سامان بھی فراہم ہوجاتا ہے۔

علم وادب کے مطالعہ کے اس گہرے لگاؤ میں مُشاہدؔ بھائی کے نزدیک مذہبی کتب ورسائل کے مطالعہ کی اہمیت مسلّم ومقدّم ہے۔ اسی سبب سے انھیں شعر وادب میں اردو ادب سے عموماً اور مذہبی ادب سے خصوصاً دلچسپی اور شغف ہے۔ نثر ونظم دونوں اصنافِ ادب میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اردو کے اُبھرتے ہوئے نعت گو شاعر اور قلم کار میں مُشاہدؔ بھائی کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کا طرزِ تحریر انتہائی دل نشین، شگفتہ اور سلیس ہے، مذہبی، اصلاحی، سماجی، تعلیمی، اور ادبی موضوعات پر اب تک درجنوں مضامین و مقالات نہ صرف مقامی اخبارات بلکہ ملکی وبین الاقوامی اخبارات ورسائل اور جرائد میں شائع ہوچکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ موصوف کے کئی اہم مضامین کے دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہوئے ہیں۔ شاعری میں موصوف نے نعت گوئی اور اولیائے کرام کی شان میں مناقب نگاری کو اپنا مطمحِ نظر بنایا۔

موصوف کا اولین نعتیہ دیوان "لمعاتِ بخشش" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں حمد

ومناجات ودعا اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتیہ نغمات کے علاوہ امام حسین، سرکار غوثِ اعظم، خواجہ غریب نواز، حضرت بہاؤ الدین انصاری، بزرگانِ مارہرہ مطہرہ، علامہ غلام علی آزاد بلگرامی، علامہ فضلِ حق خیر آبادی، امام احمد رضا بریلوی، حضور مفتیِ اعظم ہند رضی اللہ عنہم وعلیہم الرحمۃ والرضوان کی شان میں مناقب اور مرشدِ گرامی حضور تاج الشریعہ، حضور نظمی میاں، حضور شارح بخاری، علامہ ارشد القادری، علامہ محمد عبدالمبین نعمانی، علامہ یٰسین اختر مصباحی، مفتی محمد مجیب اشرف، ماہرِ رضویات پروفیسر محمد مسعود احمد، وغیرہم کی شان مین قصائد ومنظومات موجود ہیں۔

مُشاہدؔ بھائی کے اندر ایک اچھے نعت گو کی تمام خوبیاں موجود ہیں آپ کا کلام عشقِ رسول ﷺ کی لطافت وحلاوت سے معمور ہے۔آپ کے اشعار ادبیت کے دلکش موتیوں سے آراستہ و مزین ہیں۔آپ کا دیوان ”لمعاتِ بخشش“ معنویت، جدتِ ادا، ندرتِ خیال، پیکر تراشی، ترکیب سازی، صنائع معنوی ولفظی سے سجا سنورا ہے، آپ کا شعر شعر کیف وسرمستی، سوز وگداز اور عاشقانہ شگفتگی وشیفتگی سے معطر ومعنبر ہے، امام احمد رضا محدث بریلوی کے کلام بلاغت نظام کے دلدادہ وشیدائی ہونے کی حیثیت سے مُشاہدؔ صاحب نے امام احمد رضا کے مجموعۂ کلام ”حدائقِ بخشش“ سے بہت فیض اُٹھایا ہے یہی وجہ ہے کہ خیالات کی بے راہ روی، افراط وتفریط اور تکلف وتصنع سے آپ کا کلام یکسر پاک ومنزہ ہے، شرعی بنیادوں کی مکمل پاسداری کے ساتھ الفاظ ومعنی کے جلوے لمعاتِ بخشش میں جا بجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔۔مُشاہدؔ صاحب کے چند اشعار ملاحظہ ہوں :

بُطونِ سنگ میں کیڑوں کو پالتا ہے تُو ہی / صدف میں گوہرِ نایاب ڈھالتا ہے تُو ہی
جو لوحِ ذہنِ مُشاہدؔ میں بھی نہیں یارب / وہ حرفِ تازہ قلم سے نکالتا ہے تُو ہی
عبیر وعنبر سارا کو دیدے مات کیا کہیے / گزرگاہِ حبیبِ کبریا کی بات کیا کہیے
کئی پُشتوں تلک خوشبو پسینے کی نہیں جاتی / نبی پاک کے عَرَقِ بدن کی بات کیا کہیے
خلوص عدل ومساوات ونظم وضبط ووفا / جہاں میں بانٹتا محبوبِ کردگار آیا
انھیں کا عشق ہے مشعل فروزِ قلب ونظر / وہ خوش نصیب ہے جس دل میں انکا پیار آیا
مجھے طلب نہ ہو دنیا کے سیم وزر کی خدا / فقط ہو دل سے مرے دل کو آرزوئے نبی
نہ جامِ جم کی طلب ہے نہ تختِ قیصر کی / مجھے تو چاہیے یارب زمینِ کوئے نبی

وہ جن کو سرورِ عالم کا درد ہو حاصل / انھیں ہی سمجھو میسّر سکون و راحت ہے
حضور! بڑھتا رہے دل میں نخلِ عشق مرے / بہار بداماں یہ الفت کی ڈال ڈال رہے
گنہ خطا مرا شیوہ ہے روز وشب لیکن / قسیمِ نعمتِ رب مائل نوال رہے
آقا سے ہم کو درسِ مساوات کے طفیل / انسان دوستی کا اصولِ حسیں ملا
شوقِ زیارتِ رسول میری متاعِ بے بہا / عشقِ حبیبِ کبریا ، زادِ سفر کی آبرو
ہر درد کی ہے دوا سوزشِ عشقِ مصطفی / کیف ونشاطِ جاوداں، قلب وجگر کی آبرو
صبیح آپ صباحت کی آبرو بھی آپ / ملیح آپ ملاحت کی آبرو بھی آپ
سراپا آپ کا معمور نکہتوں سے ہے / نفیس آپ نفاست کی آبرو بھی آپ
زبان گنگ فصیحانِ کائنات کی ہے / فصیح آپ فصاحت کی آبرو بھی آپ
بلاغتوں میں جو یکتا تھے بن گئے گونگے / بلیغ آپ بلاغت کی آبرو بھی آپ
جو قتل کرنے کے درپے تھے وہ بھی کہتے تھے / امین آپ امانت کی آبرو بھی آپ

مُشاہد بھائی کی مرتبہ چہل حدیث مع گلدستۂ احادیث اور اردو کی دلچسپ اور غیر معروف صنعتیں جیسی تالیفات منظرِ عام پر آچکی ہیں۔علاوہ ازیں امام احمد رضا! گوناگوں خصوصیات، شہنشاہِ اقلیمِ ولایت (تذکرۂ غوثِ اعظم)، کعبۂ نیاز منداں عشق (تذکرۂ غریب نواز)، بچوں کے بڑے مولانا! اعلیٰ حضرت، تذکرۂ مجیب، نثرِ رضا کے ادبی جواہر پارے، دارالعلوم حنفیہ سُنّیہ! ایک اجمالی تاریخی منظر نامہ، ہندوستان میں اردو نعت گوئی کا تاریخی منظر نامہ (۱۴۱۲ء سے حضور مفتی اعظم تک)، مفتی اعظم! حیات، خدمات اور نعتیہ شاعری، اور نوائے مُشاہدؔ (مضامین ومقالات کا مجموعہ) منتظرِ طباعت ہیں۔

خدائے واحد سے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے صدقہ وطفیل دعا ہے کہ مُشاہدؔ صاحب کی ان خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے اسے ہمارے والدین اور اہلِ خانہ کے لیے توشۂ نجات بنائے (آمین بجاہِ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

محمد رضا عبدالرشید، مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، بریلی شریف